فیصلۂ مقدسہ

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ کے وصال کے دو سال بعد
ترتیب دی جانیوالی کتاب "حدائقِ بخشش حصہ سوم" اور اس
کے مرتب مولانا محبوب علی خاں لکھنوی کی تحیر خیز داستان
مع "اظہارِ حقیقت برماتم اوراقِ غم" از علامہ ابوالحسنات قادری رحمہ اللہ تعالیٰ

ترتیب

مولانا محمد عزیز الرحمٰن بہادر پوری

النوریۃ الرضویۃ پبلشنگ کمپنی
لاہور پاکستان

فیصلۂ مقدّسہ

امام احمد رضا بریلوی قدس سرّہٗ کے وصال کے دو سال بعد
ترتیب دی جانیوالی کتاب "حدائق بخشش حصہ سوم" اور اس
کے مرتب مولانا محبوب علی خاں لکھنوی کی تحیّر خیز داستان

مع اظہارِ حقیقت بر ماتم اوراقِ غم" از علامہ ابوالحسنات قادری رحمۃ اللہ تعالٰی نے

ترتیب: مولانا محمّد عزیز الرحمٰن بہاولپوری

النوریہ رضویہ پبلشنگ کمپنی

بلال گنج رشید روڈ بلال گنج لاہور۔ پاکستان

+92 42 37247702

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب: فیصلۂ مقدسہ

تصنیف: مولانا عزیز الرحمٰن بہاولپوری

پروف ریڈنگ: مولانا حافظ عبدالستار سعیدی

اشاعت اول: ذوالحجہ ۱۴۰۴ھ بمطابق ۱۹۸۴ء

مرکزی مجلس رضا لاہور

اشاعت دوم: نوریہ رضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور

سن طباعت: ۲۵ صفر المظفر ۱۴۳۲ھ جنوری 2011ء

زیر اہتمام: محفوظ احمد قادری رضوی مصطفوی

ناشر: محمد مصطفیٰ اشرف، محمد مختار اشرف

ملنے کا پتہ

دارُالنُّور مرکز الاویس دربار مارکیٹ لاہور پاکستان

فون: +92-42-37247702, +92-300-8539972 - 314-4979792

مسلم کتابوی: دربار مارکیٹ لاہور — مکتبہ قادریہ: دربار مارکیٹ لاہور

اسلامک بک کارپوریشن: راولپنڈی — مکتبہ غوثیہ: کراچی

مکتبہ رضویہ: آرام باغ کراچی — عباسی کتب خانہ: جونا مارکیٹ کراچی

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امام احمد رضا بریلوی اور حدائقِ بخشش حصہ سوم

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ چودھویں صدی کے یکتائے روزگار عالم ہیں، ان کا ایک امتیازی وصف یہ ہے کہ انہوں نے تقدیسِ الوہیت، تعظیم رسالت، صحابہ کرام، اہلِ بیت عظام علماءِ دین اور اولیاء کاملین کے احترام کا نہ صرف پہرہ دیا، بلکہ احترام و عقیدت کے جذبات مسلمانوں کے دل و دماغ کی گہرائیوں میں بسا دیئے۔ ان کا قلم ساری زندگی حمد و نعت اور منقبت کے پھول پیش کرتا رہا۔ ان کے گلستان نظم و نثر کی آب و تاب اور رعنائی آج بھی وہی ہے اور ان کے گلشن عقیدت و محبت کی عطر بیز بہار سے آج بھی پڑھنے والے کی رُوح مہک اٹھتی ہے۔

ان کا تخصص یہ ہے کہ انہوں نے سلف صالحین کے مسلک، مسلک اہل سنت و جماعت اور مذہب حنفی کی بھرپور حمایت کی اور جسے صراطِ مستقیم سے منحرف ہوتا ہوا پایا، اس کے خلاف ان کا برق بار قلم حرکت میں آگیا اور اپنے پرائے کا فرق کیے بغیر اعلانِ حق کرتا گیا، چونکہ ان کے قلم کی جولانگاہ بہت وسیع تھی، اس لیے جو فرد یا گروہ ان کی تنقید کی زد میں آتا گیا، وہ مخالفت پر کمربستہ ہوتا گیا۔ یہاں تک بات تو سمجھ میں آتی ہے لیکن مخالفین نے بڑھ کر ان پر ایسے ایسے الزامات عائد کیے جن سے ان کا دامن بے داغ تھا انصاف اور دیانت داری سے جائزہ لیا جائے، تو ان الزامات کا بے بنیاد ہونا کھل کر سامنے آجاتا ہے۔

امام احمد رضا بریلوی کا دیوان حدائقِ بخشش ۱۳۲۵ھ/ ۱۹۰۶ء میں دو جلدوں میں مطبع حنفیہ پٹنہ سے چھپ کر منظرِ عام پر آیا۔ اس دیوان نے اس قدر مقبولیت حاصل کی کہ پاک و ہند کے مختلف

۱؎ محمد ظفر الدین بہاری، ملک العلماء: مجمل معدد (مرکزی مجلس رضا لاہور، ۲۰۰۶ء) ص ۲۳

marfat.com

اداروں کی طرف سے اس کے بیسیوں ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ دُنیا کے جس خطے میں اُردو سمجھنے والے مسلمان رہتے ہیں وہاں آپ کی پُر کیف نعتوں اور وجد آور مشہورِ عالم سلام کی گونج سُنی جا سکتی ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا وہ انعام ہے جو بہت کم لوگوں کے حصے میں آیا ہے۔

۲۵ صفر المظفر ۱۳۴۰ھ / ۱۹۲۱ء کو امام احمد رضا بریلوی کا وصال ہوا، اُس وقت تک ان کا بہت سا عربی، فارسی اور اُردو کلام مطبوعہ کتابوں اور غیر مطبوعہ بیاضوں میں بکھرا پڑا تھا، اسے جمع کرنے کی طرف مولانا حسن رضا خاں حسن بریلوی نے توجہ فرمائی اور مختلف غزلیں، قصیدے اور اشعار بغیر کسی ترتیب کے ایک مجموعے میں جمع کیے۔ پھر یہ مجموعہ بھی بریلی سے غائب ہو گیا۔

مفتیٔ اعظم مولانا مصطفےٰ رضا خاں رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں،

"پھر یہ مجموعہ بھی غائب ہو گیا۔ میں بہت ہی کم عمر تھا جب یہ مجموعہ میں نے دیکھا تھا۔ مجھے یاد ہے کہ بدایوں کے بعض اصحاب آئے۔ مجھ سے مجموعہ دیکھنے کو لیا۔ پھر وہی بدایوں لے گئے یا کیسے غائب ہوا؟ معلوم نہیں وہی مارہرہ شریف پہنچا یا اس کی نقل اور کب پہنچی؟" [۱]

ذوالحجہ ۱۳۴۲ھ / ۱۹۲۳ء کو مولانا محمد محبوب علی خاں قادری نے امام احمد رضا کا کلام متفرق مقامات سے حاصل کر کے حدائقِ بخشش حصہ سوم کے نام سے شائع کر دیا، خود اُن کا بیان ہے:

"مجھے حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کچھ کلام جو اب تک چھپا نہیں ہے، بڑی کوشش و جانفشانی سے بریلی شریف و سرکار مارہرہ مطہرہ و پیلی بھیت و رام پور وغیرہ وغیرہ مختلف مقامات سے دستیاب ہوا جو آج برادرانِ اہلِ سنت کی خدمات میں حدائقِ بخشش حصہ سوم کی شکل و صورت میں پیش کر رہا ہوں۔" [۲]

---

[۱] محمد عبد الرحمن بھاگلپوری: فیصلہ مقدسہ شرعیہ قرآنیہ (۱۳۷۵ھ) ص ۳۳

[۲] محمد محبوب علی خاں، مولانا: حدائقِ بخشش حصہ سوم ص ۱۰

marfat.com

نامی پریس، نابھہ کا چھپا ہوا تیسرا حصہ ہمارے سامنے ہے، اس کے صفحہ ۲۷-۴۶ پر ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی شان میں انتیس اشعار کا ایک قصیدہ ہے۔ اس کے بعد ص ۳۷ پر علیحدہ کا عنوان قائم کر کے نو اشعار درج کیے ہیں، جن میں سے تین شعر یہ ہیں؛

تنگ و چُست ان کا لباس اور وہ جوبن کا ابھار
مسکی جاتی ہے قبا سر سے کمر تک لے کر

یہ پھٹا پڑتا ہے جوبن میرے دل کی صورت
کہ ہوئے جاتے ہیں جامہ سے بروں سینہ و بَر

خوف ہے کشتیٔ ابرو نہ بنے طوفانی
کہ چلا آتا ہے حُسن اہلہ کی صورت بڑھ کر[1]

اس کتاب کی اشاعت کے بتیس برس بعد ۱۳۷۴ھ/۱۹۵۵ء میں دیوبندی مکتبِ فکر کی طرف سے بمبئی اور پورے ہندوستان میں ایک تحریک اٹھائی گئی کہ اس کتاب میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان میں گستاخی کی گئی ہے، لہٰذا اس کتاب کو جلا دیا جائے اور اس کے مرتب مولانا محمد محبوب علی خاں کو بمبئی کی سُنّی جامع مسجد سے برطرف کیا جائے۔

مفتیٔ اعظم ہند مولانا مصطفےٰ رضا خاں تحریر فرماتے ہیں؛

"مجھے جہاں تک معلوم ہوا، غالباً کاظم علی دیوبندی نے کانپور میں اپنی تقریر میں اسے ذکر کر کے فتنہ اُٹھانا چاہا، پھر جگہ جگہ وہ اس سے سُن کر اور وہابی اسے دہراتا رہا۔"[2]

روزنامہ انقلاب بمبئی اس معاملے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہا تھا، دیوبندی مکتبِ فکر سے متعلق علماء اور واعظ دھواں دار تقریریں کر رہے تھے اور مختلف علماء سے فتاویٰ حاصل کر کے اخبارات اور رسائل میں چھپواتے اور عوام میں اشتعال اور ہیجان پھیلانے کی کوشش کرتے تھے۔

---

[1] محمد محبوب علی خاں، مولانا، حدائقِ بخشش حصہ سوم، ص ۳۷

[2] محمد عزیز الرحمٰن، فیصلہ مقدسہ شرعیہ قرآنیہ، ص ۸۱

marfat.com

اعلانِ توبہ بخاری، مسلم شریف، ترمذی شریف، نسائی شریف اور حدیث کی دوسری کتابوں میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ایک حدیث مروی ہے کہ گیارہ مشرکہ عورتوں نے باہمی طور پر طے کیا کہ ہر ایک اپنے شوہر کے اوصاف بیان کرے گی اور کچھ چھپائے گی نہیں۔ ان میں سے ایک اُمِ زرع تھی، جس نے اپنے شوہر کی دل کھول کر تعریف کی۔ پھر ساتھ ہی ابوزرع کی بیٹی کا ذکر کرتے ہوئے کہا:

طَوْعُ اَبِیْھَا وَطَوْعُ اُمِّھَا وَمِلْءُ کِسَائِھَا۔[1] وہ اپنے ماں باپ کی فرمانبردار ہے اور اس کا جسم اس کی چادر کو بھرے ہوئے ہے

اس حدیث کے آخر میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرمایا:

کُنْتُ لَکِ کَاَبِیْ زَرْعٍ لِاُمِّ زَرْعٍ۔ میں تم پر اس طرح مہربان ہوں جیسے ابوزرع اُمِ زرع کے لیے تھا۔

مولانا محبوب علی خاں نے جس بیاض سے حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان میں قصیدہ نقل کیا، اسی بیاض سے سات شعر وہ نقل کیے جو ان گیارہ مشرکہ عورتوں کے بارے میں تھے۔ ان سات شعروں پر بھی لفظ "علیحدہ" لکھ دیا، لیکن کاتب نے دانستہ یا نادانستہ انہیں ام المومنین کے مدحیہ قصیدہ میں مخلوط کر دیا اور کتاب اسی طرح چھپ گئی۔ مولانا محبوب علی خاں کو اطلاع ہوئی، تو ان کا خیال تھا کہ دوسرے ایڈیشن میں تصحیح کر دی جائے گی اور قارئین خود محسوس کر لیں گے کہ یہ اشعار غلطی سے اس جگہ درج ہو گئے ہیں۔ خطیب مشرق علامہ مشتاق احمد نظامی (مصنف خون کے آنسو) نے بمبئی کے ایک ہفت روزہ اخبار میں مراسلہ شائع کروایا اور حضرت مولانا محبوب علی خاں کو اس غلطی کی طرف توجہ دلائی۔

مولانا محبوب علی خاں کے دل میں چور تو تھا نہیں، انہوں نے کمال دیانت داری سے وہ کام

---

[1] مسلم ابن الحجاج القشیری، امام: مسلم شریف عربی (مطبوعہ نور محمد کراچی) ج ۲، ص ۲۸۸

کیا جو ایک مومن کے شایانِ شان ہے۔ انہوں نے ماہنامہ سُنّی لکھنؤ شمارہ ذوالحجہ ۷۴ ۱۳ھ ۱۹۵۵ء میں توبہ نامہ شائع کرایا۔ اس توبہ نامہ کا خلاصہ مفتیٔ اعظم دہلی مولانا مفتی محمد مظہر اللہ دہلوی کے الفاظ میں ملاحظہ ہو:

"وہ ماہنامہ پاسبان کے ایڈیٹر کو مخاطب کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ آج ۹ ذیقعدہ ۱۳۷۴ھ کو بمبئی کے ہفتہ وار اخبار میں آپ کی تحریر حدائق بخشش حصہ سوم کے متعلق دیکھی، جواباً پہلے فقیر حقیر اپنی غلطی اور تساہل کا اعتراف کرتے ہوئے اللہ تبارک و تعالیٰ کے حضور میں اس خطا اور غلطی کی معافی چاہتا ہے اور استغفار کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ معافی بخشے۔ آمین!

اس کے بعد اس غلطی کے واقع ہونے کی وجہ بتلائی، جس کا خلاصہ یہ ہے:

قصیدۂ مدحیہ سیدتنا حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور سات اشعار قصیدہ اُمِ زرع والے مصنفہ حضرت علامہ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ پُرانی قلمی بوسیدہ بیاض سے نہایت احتیاط کے ساتھ نقل کیے، لیکن امِ زرع والا قصیدہ چونکہ پورا دستیاب نہ ہوا تھا، ان سات شعروں کے تین حصّہ کر کے ہر حصّہ پر لفظ "علیحدہ" جلی قلم سے لکھ دیا تھا کہ ہر حصّہ کا مضمون علیحدہ تھا۔ جب حدائق بخشش حصہ سوم کی طباعت کا ارادہ کیا تو بعض مجبوریوں کی بناء پر اپنے مقام (پٹیالہ) پر اس کا بندوبست نہ کر سکا۔ ناچار ـــــ نامی سٹیم پریس والے سے معاملہ کرنا پڑا۔ (اس مقام پر انہوں نے تفصیل کے ساتھ اپنی مجبوریوں کا بیان کیا ہے)

پریس والے نے یہ شرط کی کہ اس کی کتابت بھی یہیں ہو گی۔ ناچار یہ شرط بھی منظور کی اور اس کے سپرد کر دیا۔ اتفاق سے کاتب اور مالکِ پریس دونوں بدمذہب تھے، ان لوگوں سے قصداً یا سہواً یہ تقدیم و تاخیر اور تبدیل و تغیر ظہور میں آئی۔ بہت روز کے بعد جب میں اس کتاب کی غلطیوں پر واقف ہوا۔ تو خیال ہوا کہ طباعتِ دوم

marfat.com

میں اس کی اصلاح ہوجائے گی، لیکن حافظ ولی خاں نے بغیر مجھے اطلاع دیئے پھر چھپوا دیا۔ غرض اس میں جو تساہل مجھ سے ہوا، اس پر ہی اپنی غفلت اور غلطی پر خدا تعالیٰ کے حضور میں معافی چاہتا ہوں، وہ غفور و رحیم مجھے معاف فرمائے۔

(ماہنامہ سُنّی ص ۱۷) لہ

پھر یہ اعلان بھی شائع کیا:

ضروری اعلان: حدائق بخشش حصہ سوم ص۳۷ و ص۳۸ میں بے ترتیبی سے اشعار شائع ہوگئے تھے۔ اس غلطی سے بار بار فقیر اپنی توبہ شائع کرچکا ہے، خدا و رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فقیر کی توبہ قبول فرمائیں، آمین ثم آمین! اور سُنّی مسلمان بھائی خدا و رسول کے لیے معاف فرمائیں، جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم۔

فقیر نے اس ورق کو صحیح ترتیب سے چھپوا دیا ہے، جن صاحبوں کے پاس حدائق بخشش حصہ سوم ہو، وہ مہربانی فرما کر اس میں سے ص۳۷ و ص۳۸ والا ورق نکال کر فقیر کو بھیج دیں اور صحیح چھپا ہوا ورق فقیر سے منگوا کر اپنی کتاب میں لگالیں اور جو صاحب کتاب واپس کرنا چاہیں، وہ کتاب فقیر کے پاس پہنچا کر فقیر سے قیمت واپس لے لیں۔ والسلام علیٰ اہل الاسلام

فقیر ابوالظفر محب الرضا محمد محبوب علی خاں قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی غفرلہٗ

پتا یہ ہے: جامع مسجد مدن پورہ، بمبئی ۸ لہ

مولانا محبوب علی خاں نے اس غلطی پر کئی بار زبانی اور تحریری طور پر صریح توبہ کی، چنانچہ ۱۰ر جولائی ۱۹۵۵ء کو ان کا توبہ نامہ شائع ہوگیا۔ پھر رسالہ سُنّی لکھنؤ اور روزنامہ انقلاب

لہ محمد مظہر اللہ دہلوی، مفتی: فتاویٰ مظہری (مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی) ج ۲ ص ۳۰۲

لہ محمد عزیز الرحمٰن بھاگلپوری: فیصلہ مقدسہ شرعیہ قرآنیہ ص ۳۲-۳۱

marfat.com

میں بھی چھپا۔[1]

مخالفین کی یہ کوششیں اخلاص پر مبنی ہوتیں، تو یقیناً قابلِ قدر ہوتیں، کیونکہ عظمتِ نبوت، شانِ صحابہ و اہلِ بیت کا احترام ہر مسلمان کے ایمان کا تقاضا ہے، لیکن حالات و واقعات گواہ ہیں کہ یہ سب کچھ گروہی جانبداری کی بناء پر کیا گیا۔

صراطِ مستقیم پر صاف لکھ دیا گیا:

"اور شیخ یا اسی جیسے اور بزرگوں کی طرف خواہ جناب رسالت مآب ہی ہوں، اپنی ہمت کو لگا دینا اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے برا ہے۔"[2]

حفظ الایمان میں یہ صراحت موجود ہے۔

"پھر یہ کہ آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علمِ غیب کا حکم کیا جانا۔ اگر بقولِ زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کُل غیب۔ اگر بعض علومِ غیبیہ مراد ہیں، تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علم تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون، بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے۔"[3]

الخطوب المذیبہ میں یہاں تک کہہ دیا گیا۔

"ایک ذاکرِ صالح کو مکشوف ہوا کہ احقر کے گھر حضرت عائشہؓ آنے والی ہیں، میرا ذہن معًا اس طرف منتقل ہوا (کہ کمسن بیوی ملے گی) اس مناسبت سے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے جب نکاح کیا تھا، تو حضور کا سن شریف پچاس سے زیادہ تھا اور حضرت عائشہ بہت کم عمر تھیں، وہی قصہ یہاں ہے۔"[4]

---

[1] رضائے مصطفےٰ بمبئی: شمارہ اگست ۱۹۵۵ء ص ۱۷

[2] محمد اسماعیل دہلوی، صراطِ مستقیم (اردو، مطبوعہ کراچی) ص ۱۳۶

[3] محمد اشرف علی تھانوی، حفظ الایمان (کتب خانہ اعزازیہ، دیوبند) ص ۸

[4] الخطوب المذیبہ ص ۱۵

marfat.com

حدائقِ بخشش حصّہ سوم کے مرتب مولانا محمد محبوب علی خاں کو توہین کا مرتکب اور ناقابلِ امامت قرار دینے والے صراطِ مستقیم، حفظ الایمان، الخطوب المذیبہ اور ایسی ہی دوسری کتابوں اور ان کے مصنفین پر بھی وہی فتویٰ لگاتے اور سب سے توبہ کا مطالبہ کرتے، تو اُن کا خلوص شک و شبہ سے بالاتر ہوتا۔ لیکن ہوا یہ کہ محبوب علی خاں چونکہ اپنی جماعت کے فرد نہیں ہیں، اس لیے تمام فتوے ان پر لاگو ہو رہے ہیں۔ باقی حضرات چونکہ اپنی جماعت کے بزرگ ہیں، اس لیے نہ تو قلم ان کے خلاف حرکت میں آتا ہے اور نہ ہی ان کے حق میں فتویٰ جاری ہوتا ہے۔

توبہ کا دروازہ بند ہوگیا

مولانا محبوب علی خاں کا اعلانِ توبہ لائقِ تعریف تھا، باوجودیکہ حضرت ام المومنین کی شان میں نہ تو گستاخانہ اشعار لکھے اور نہ ان کی طرف منسوب کیے۔ صرف اتنا ہوا کہ کتاب کی طباعت پر وہ بوجوہ پوری نگرانی نہ کر سکے اور اشعار غلط ترتیب سے چھپ گئے۔ پھر بھی انہوں نے اعلانیہ توبہ کی اور اسے متعدد رسائل و اخبارات میں چھپوایا۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ ان کے اس اقدام کی پیروی کی جاتی اور علماء دیوبند حفظ الایمان اور الخطوب المذیبہ وغیرہ کتب کی عبارات سے توبہ کا اعلان کر کے مسلمانوں کو افتراق و انتشار سے بچا لیتے، لیکن افسوس کہ انہوں نے نہ صرف یہ کہ خود توبہ کا اعلان نہیں کیا، بلکہ مولانا محبوب علی خاں کی صاف اور صریح توبہ کو بھی ناقابلِ قبول قرار دے دیا اور بڑے بڑے اشتہار شائع کیے کہ "توبہ قبول نہیں ہے۔"[۱]

ماہنامہ رضائے مصطفےٰ بمبئی میں ہے:

انقلاب کو چاہیے تھا کہ وہ مولانا موصوف کو مبارک باد دیتا کہ واقعی مولانا موصوف نے مثال قائم کر دی کہ دیوبندیوں کی طرح اپنی لغزش پر اڑے نہیں رہے، بلکہ اظہارِ ندامت کر کے اپنی ساری غلطیوں کو توبہ کے پانی سے دھو ڈالا اور شرعی الزام سے قطعی پاک ہوگئے۔[۲]

مشکلے دارم ز دانایانِ عالم باز پرس
توبہ فرمایاں چرا خود توبہ کمتر می کنند

[۱] [illegible] بمبئی، ص ۱۶

[illegible]

marfat.com

روزنامہ انقلاب، بمبئی کے ایڈیٹر عبدالحمید انصاری نے اس توبہ کو ناقابلِ قبول قرار دیا اور کہا کہ توبہ کی مقبولیت کا انحصار رائے عامہ کی عدالت پر ہے۔ مدیر رضائے مصطفٰے، بمبئی اس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں،

"قرآنِ عظیم کا صریح ارشاد ہے۔ اِلَّا مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ (گنہگاروں کے لیے جہنم ذلت والا عذاب ہے، مگر جو توبہ کرلے اور ایمان لے آئے اور نیک عمل کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دے گا) اور اس مضمون کی سینکڑوں آیات اور ہزاروں احادیث بلکہ تمام کتب سماویہ میں توبہ و استغفار اور اس کی مقبولیت مندرج ہے۔

مگر انصاری عبدالحمید نے ان تمام آیاتِ کریمہ و کتب سماویہ و احادیث کو ٹھکرا کر ایک نیا مذہب نکالا کہ کسی کی توبہ کی قبولیت "رائے عامہ کی عدالت" پر ہے۔ اسی سے ظاہر ہوگیا کہ انصاری صاحب کس دین و ملت کے انصار سے ہیں۔

کیا انصاری صاحب اپنے اعوان و انصار سے زور لگوا کر بتا سکتے ہیں کہ فیصلہ قرآنی کے مقابلے میں آپ کی عدالتِ رائے عامہ کی کیا حقیقت باقی رہ جاتی ہے اور کیا رائے عامہ کی بنا پر فیصلہ قرآنی بدل دیا جائے گا؟[1]

فیصلہ مقدسہ شرعیہ قرآنیہ اٹھاون صفحات پر مشتمل یہ رسالہ اسی واقعہ سے متعلق استفتاء اور اس کے جوابات پر مشتمل ہے۔ ابتدا میں محدثِ اعظم ہند مولانا سید محمد اشرفی کچھوچھوی کا فتویٰ ہے۔ اس کے بعد علماء کے تصدیقی دستخط ہیں۔ اس فتوے میں اس امر کی تحقیق کی گئی ہے کہ مولانا محبوب علی خاں کی توبہ شرعی طور پر مقبول ہے، لہٰذا تمام مسلمانوں کو چاہیے کہ اسے دل سے قبول کریں۔

---

[1] رضائے مصطفٰے، بمبئی: شمارہ اگست ۱۹۵۵ء، ص ۱۴

marfat.com

ص ۸ سے ۱۱ تک مفتی اعظم دہلی مولانا محمد مظہر اللہ دہلوی کا فتویٰ ہے۔ ص ۱۲ سے ۱۸ تک مفتی اعظم ہند مولانا مصطفےٰ رضا خاں کا فتویٰ ہے ص ۲۲ سے ۲۶ تک مفتی اعظم دہلی کا دوسرا فتویٰ ہے۔ ص ۳۰ سے ۳۴ تک ملک العلماء مولانا محمد ظفر الدین بہاری کے دو فتوے ہیں ص ۳۹ سے ۴۶ تک مولانا عبد الباقی بُرہان الحق قادری جبلپوری کا فتویٰ ہے۔ مفتیٔ اعظم ہند بریلوی سے دوبارہ استفتار کیا گیا، جس کا جواب ص ۴۷ سے ۵۲ تک ہے۔ فیصلہ مقدسہ میں ایک سو انیس علماء کے فتاویٰ اور تصدیقی دستخط ہیں۔

ص ۵۳ سے ۵۶ تک مسلم شریف کی وہ حدیث عربی مع ترجمہ نقل کی گئی ہے جس میں گیارہ کافرہ مشرکہ عورتوں کا ذکر ہے۔ ص ۵۶ سے ۵۸ تک اشعارِ قصیدہ صحیح ترتیب سے نقل کیے گئے

اُلٹی گنگا

اس کارروائی کے بعد رفتہ رفتہ یہ ہنگامہ فرو ہو گیا۔ مخالف بھی اس واقعہ کو بھول گئے کہ جس پر الزام تھا اُس نے توبہ کر لی۔ اہل سنت وجماعت بھی بھول گئے۔ حدائقِ بخشش کے صرف دو حصے چھپتے رہے جو امام احمد رضا بریلوی کے خود مرتب کیے ہوئے تھے۔ تیسرا حصہ جو مولانا محبوب علی خاں کا مرتب تھا، گوشۂ گمنامی میں چلا گیا اور ساتھ ہی توبہ نامہ اور اس سے متعلق فتاویٰ بھی دوبارہ شائع نہ کیے گئے۔

گزشتہ چند سالوں سے مخالفین نے اس گڑے مُردے کو نئے انداز سے اٹھانے کی کوشش کی اور حدائق بخشش حصہ سوم کے حوالے سے پروپیگنڈا کر رہے ہیں کہ مولانا احمد رضا خاں نے معاذ اللہ! ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی توہین کی ہے۔ بعض لوگوں نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ وہ شیعہ تھے اور بطورِ تقیہ سنیت کا لبادہ اوڑھا ہوا تھا اور دلیل یہ دی کہ انہوں نے ام المومنین کی شان میں گستاخی کی ہے۔ [1]

دراصل امام احمد رضا بریلوی نے اپنے دور میں جو دیوبندی اور غیر مقلد علماء کے خلاف قلمی اور علمی جہاد کیا تھا، اس کا آج تک دلیل و بُرہان کی زبان میں جواب نہ دیا جا سکا، البتہ

---

[1] احسان الٰہی ظہیر: البریلویۃ (مطبوعہ لاہور) ص ۲۱

marfat.com

سب وشتم اور اتہام پردازی کے ذریعے انتقام لینے اور اپنا دل ٹھنڈا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

اس حقیقت سے قطع نظر اس جگہ چند امور قابلِ غور ہیں:

۱۔ مشرکہ عورتوں کے بارے میں اشعار جس مآخذ (بیاض) سے لیے گئے ہیں، وہ مجہول الحال ہے: آیا وہی مجموعہ ہے جو مولانا حسن رضا خاں بریلوی نے جمع کیا تھا یا اس کی نقل ہے۔ مفتیٔ اعظم ہند کے حوالے سے یہ بات اس سے پہلے گزر چکی ہے، البتہ یہ طے شدہ بات ہے کہ یہ مجموعہ امام احمد رضا کا جمع کردہ نہ تھا۔ مولانا محبوب علی خاں سے یہ بھی تسامح ہوا کہ انہوں نے اس مجموعہ کا نام حدائقِ بخشش حصہ سوم رکھ دیا اور ٹائیٹل پیج پر ۱۳۲۵ھ بھی لکھ دیا۔ حالانکہ یہ پہلے دو حصوں کا تاریخی نام تھا اور یہ مجموعہ ۱۳۴۲ھ میں مرتب ہوا، اس لیے اس مجموعے کا نام "باقیاتِ رضا" وغیرہ ہونا چاہیے تھا۔

۲۔ یہ بھی مشکوک ہے کہ یہ سات اشعار امام احمد رضا کے ہیں بھی یا نہیں۔

ان کے صاحبزادے مولانا مصطفےٰ رضا خاں بریلوی فرماتے ہیں،

"اور یہ بھی کہا گیا کہ بعض کلام اعلیٰ حضرت بریلوی کا معلوم نہیں ہوتا کسی اور صاحب متخلص بہ رضا کا کلام ہے۔ مولانا (محبوب علی خاں) یا وہ شخص جس نے اس مجموعے میں وہ قصیدہ درج کیا۔ اس کلام کو بھی اعلیٰ حضرت کا کلام سمجھا۔ اس لیے مجھے ناگوار ہوا کہ یونہیں اور ہم لوگوں میں سے کسی کو بے دکھائے چھاپ دیا۔ بارہا لوگوں کے سامنے میں نے اس پر اظہارِ ناراضگی کیا": [1]

دوسرے فتوے میں حضرت مفتیٔ اعظم ہند مولانا مصطفےٰ رضا خاں بریلوی فرماتے ہیں،

"ہو سکتا ہے کہ وہ شعر اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کے متعلق اُمِ زرعٔ وغیرہا مردانِ حجاز ہوں کہ وہ ابتدائی کلام ہے، بعض باتیں کسی موقع پر خلاف تقدس سمجھی جاتی ہیں اور اور وہی بعض موقع پر کچھ منافی تقدس نظر نہیں آتیں" [2]

---

[1] محمد عزیز الرحمن بجا و پو۔ پی: فیصلہ مقدسہ شرعیہ قرآنیہ ص ۳۲

[2] ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ص ۸۳

marfat.com

مقصد یہ ہے کہ ان سات اشعار کی نسبت امام احمد رضا بریلوی کی طرف غیر یقینی ہے کہ انہوں نے یہ اشعار کافرہ عورتوں کے بارے میں کہے ہیں یا نہیں، جبکہ یہ امر یقینی ہے کہ یہ اشعار ام المومنین کے بارے میں ہرگز نہیں کہے گئے۔

حضرت مولانا مصطفےٰ رضا خاں بریلوی فرماتے ہیں:

"اعلیٰ حضرت تو اعلیٰ حضرت کوئی بھی ادنیٰ سے ادنیٰ جاہل با حمیت و غیرت معاذ اللہ انہیں منقبت میں نہ لکھے گا۔"[1]

۳۔ یہ ایک کھلی ہوئی حقیقت ہے کہ حدائق بخشش حصہ سوم، امام احمد رضا بریلوی کے وصال کے بعد مرتب اور شائع ہوا، کیونکہ ان کا وصال صفر ۱۳۴۰ھ / ۱۹۲۱ء میں ہوا اور حصہ سوم ذوالحجہ ۱۳۴۲ھ / ۱۹۲۳ء میں مرتب ہوا۔[2]

پھر کتاب کے ٹائٹل پر بھی واضح طور پر لکھا ہوا ہے:

الشاہ عبد المصطفےٰ محمد احمد رضا خاں صاحب فاضل بریلوی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ و رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

تعصب اور عناد سے ہٹ کر غور کیا جائے، تو کسی طرح بھی ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان میں گستاخی اور بے ادبی کا الزام امام احمد رضا بریلوی پر عائد کرنے کا جواز پیدا نہیں ہوتا۔

جناب مقبول جہانگیر، راجا رشید محمود کی تصنیف اقبال قائد اعظم اور پاکستان پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"مولانا اشرف علی تھانوی کی ایک تالیف احکام اسلام عقل کی نظر میں" کے بارے میں یہ کہنا کہ مولانا تھانوی نے اس کتاب میں مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابوں

---

[1] محمد عزیز الرحمٰن بھاولپوری: فیصلہ مقدسہ شرعیہ قرآنیہ ص ۳۵

[2] محمد محبوب علی خاں، مولانا: حدائق بخشش حصہ سوم (مطبوعہ نابھہ سٹیم پریس، ناہن) ص "

marfat.com

سے مضامین سرقہ کیے ہیں، قطعی غیر مستند دعویٰ ہے اور یہ دعویٰ قادیانیوں کی طرف سے کیا جا رہا ہے، جس کی تائید راجا صاحب نے کر دی ہے۔

حالانکہ وہ تحقیق کی ذرا زحمت برداشت کرتے، تو انہیں پتہ چل جاتا کہ اس دجل و تلبیس کی بنیاد بڑی ہی کمزور ہے۔ جس کتاب کا ذکر کیا جا رہا ہے، وہ سرے سے مولانا تھانوی کی تصنیف یا تالیف ہے ہی نہیں۔ ان کی وفات کے آٹھ برس بعد پہلی بار چھپی اور جس نے چھاپی، خواہ وہ ان کے لوگ ہی ہوں، بہر حال اس کتاب کی تالیف کی ذمہ داری مولانا تھانوی پر ہرگز عائد نہیں ہوتی اور نہ یہ قیاس کیا جا سکتا ہے کہ مولانا تھانوی جیسی علمی اور دینی شخصیت مرزائے قادیانی کی کتابوں سے مضامین کا سرقہ کر کے اپنے نام سے شائع کرا سکتی ہے[۱]

اگرچہ ہمارے ایک کرم فرما مولانا محمد شفیع رضوی کے پاس اس کتاب کا وہ نسخہ بھی موجود ہے، جو مولانا تھانوی کی زندگی میں چھپا تھا، تاہم مقبول جہانگیر صاحب کے پیش کردہ فارمولے کے مطابق یہ ماننا پڑے گا کہ مولانا احمد رضا خاں کی وفات کے دو سال بعد شائع ہونے والی ایک دوسرے عالم کی مرتب کردہ کتاب حدائق بخشش حصہ سوم کے غلط ترتیب سے چھپ جانے والے اشعار کی ذمہ داری فاضل بریلوی پر ہرگز عائد نہیں کی جا سکتی

۴۔ جب یہ بات واضح ہو گئی کہ امام احمد رضا بریلوی نے ام المومنین کی شان میں بے ادبی کے دو اشعار نہیں کہے۔ مولانا محبوب علی خاں کی مجبوری اور غفلت میں وہ اشعار غلط ترتیب سے چھپ گئے۔ پھر انہوں نے علی الاعلان بار بار توبہ بھی کی۔ اس کے باوجود جو شخص ان حضرات پر گستاخی کا الزام عائد کرتا ہے، وہ خود دانستہ یا نادانستہ گستاخی کا مرتکب ہو رہا ہے۔

مفتی اعظم دہلی مولانا محمد مظہر اللہ دہلوی فرماتے ہیں:

"جب یہ ثابت کیا جا چکا ہے کہ یہ شخص یعنی زید حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

---

[۱] مقبول جہانگیر: روزنامہ امروز، میگزین سیکشن، ۴ مارچ ۱۹۸۰ء، ص ۱۰

marfat.com

پر تہمت لگانے اور ان کی اہانت کرنے سے بری ہے اور اس نے جو اپنی بریت کے وجوہ پیش کیے ہیں، اس کے صدق پر تجربات شاہد ہیں، تو اب اس کی طرف اہانت کی نسبت محض اس پر تہمت ہے۔

حقیقت میں اہانت کرنے والا وہ شخص (ب) ہے، جو زید کی طرف نسبت کرتے ہوئے حضرت عائشہ کی شان میں یہ اشعار کہہ رہا ہے، اس لیے کہ کسی کی اہانت کرنے کا ایک یہ ہی (بھی) طریقہ ہے اور بڑا خوبصورت کہ اپنے کو اس کا خیر خواہ اور غم خوار ظاہر کرتے ہوئے اور دوسرے شخص پر تہمت لگاتے ہوئے یوں کہتا ہے کہ فلاں شخص آپ کو ایسی ایسی فحش گالیاں دیتا ہے۔ اس طریقہ سے وہ گالیاں دے کر اپنا دل بھی ٹھنڈا کر لیتا ہے اور ظاہر میں اس کا خیر خواہ بھی بنا رہتا ہے۔ بس صورتِ مذکورہ میں اس ہی دوسرے شخص پر توبہ اور جنابِ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بارگاہ میں معذرت اور زید سے معافی حاصل کرنا ضروری ہے کہ یہ دوہرے تہرے اشد درجہ کے گناہ کا مرتکب ہے۔" [۵]

اراکینِ مرکزی مجلسِ رضا لاہور کی مخلصانہ اور اَن تھک مساعی کو داد نہیں دی جا سکتی، کیونکہ ان کی سعیِ بے کراں کا حق داد و تحسین کے چند لفظی پھولوں سے نہیں ادا کیا جا سکتا مجلس رضا کے استغناءِ شاہی سے آراستہ، درویش منش بانی اور سرپرست حکیم محمد موسیٰ امرتسری کو اپنا سب کچھ تج کر بھی اگر کوئی فکر ہے تو یہ کہ اہل سنت اور مسلکِ اہل سنت کی بہتری کے لیے کیا کرنا چاہیے۔ مجلس رضا کا یہ فیصلہ قابلِ تحسین ہے کہ فیصلہ مقدسہ شرعیہ قرآنیہ کی اشاعت کی جائے تاکہ امامِ اہل سنت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ کے دامنِ عظمت کو گرد آلود کرنے کی کوششیں بار آور نہ ہوں۔

اوراقِ غم سے متعلق وضاحتی بیان

علماءِ اہل سنت کا یہ طرۂ امتیاز رہا ہے کہ اگر ان سے تقریر یا تحریر میں کوئی بے احتیاطی صادر

---

[۵] محمد مظہر اللہ دہلوی، مفتی: فتاویٰ مظہری (مطبوعہ کراچی) ج ۲، ص ۳۹۷

marfat.com

ہوئی ہو تو متوجہ کرنے پر نہیں اعترافِ حق سے کبھی عار نہیں رہی۔ مجاہدِ کشمیر حضرت علامہ ابوالحسنات قادری رحمۃ اللہ علیہ کی تالیف اوراقِ غم چھپی تو اس کے بعض مقامات پر اعتراض کیے گئے۔ انہوں نے اظہارِ حقیقت بر ماتمِ اوراقِ غم لکھ کر رجوع کیا اور آئندہ ایڈیشن میں تصحیح کردی گئی۔ یہ نایاب یادگار مولانا محمد شفیع رضوی نے عنایت فرمائی، اسے بھی فیصلہ مقدسہ کے آخر میں شامل کیا جا رہا ہے تاکہ پہلے ایڈیشن کو بنیاد بنا کر اعتراض کرنے والوں کو آئینہ دکھایا جا سکے۔

فیصلہ مقدسہ کا نسخہ پروفیسر بشیر احمد قادری لیکچرر گورنمنٹ کالج شاہ کوٹ نے محدثِ اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد چشتی قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (فیصل آباد) کے کتاب خانہ سے حاصل کیا تھا، وہ انہوں نے ہمیں عنایت فرمایا۔ رضائے مصطفےٰ بمبئی کے چند صفحات کی فوٹو سٹیٹ کاپی حضرت مولانا اختر رضا خاں ازہری بریلوی لے آئے۔ پر جناب عبدالنعیم عزیزی نے بریلی شریف سے بھجوائی۔ مولانا منصور علی خاں ابن مولانا محبوب علی خاں کی تصنیف خوابوں کی بارات حضرت پیر محمد حسن شاہ، مالک نوری کتب خانہ لاہور نے عنایت فرمائی۔ روزنامہ امروز کا شمارہ ۲ مارچ ۱۹۸۴ء مولانا غلام نصیر الدین نصیر نے مہیا کیا۔ مولائے کریم ان تمام حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائے

نوٹ: پروفیسر بشیر احمد قادری (شاہ کوٹ) نے امام احمد رضا بریلوی کا مختلف کتابوں میں بکھرا ہوا کلام باقیاتِ رضا کے نام سے جمع کیا ہے۔ خدا کرے کہ کوئی ادارہ اس کی اشاعت اپنے ذمے لے لے۔

۲ شعبان المعظم ۱۴۰۴ھ

۵ مئی ۱۹۸۴ء

marfat.com

۷۸۶
۹۲

بحمدہٖ تعالیٰ

حضرت اسد السنۃ وحسان الحبیب مولانا الحافظ قاری
شاہ ابو الظفر محب الرضا محمد محبوب علی خاں صاحب دامت برکاتہم
کی توبۂ مبارکۂ شرعیہ کے متعلق حضرات علمائے کرام اہلسنت
دامت برکاتہم العالیہ کے فتاویٰ مبارکہ کا مجموعہ
مسمّی بنام تاریخی

فیصلہ مقدسہ شرعیہ قرآنیہ

۱۳۷۵ ھ

مرتبہ مولانا ابو النعیم محمد عزیز الرحمٰن صاحب حبیب بھاولپوری
قادری رضوی دامت فیوضہم وعمت ارشاداتہم

حسب فرمائش

اراکین بزم قادری رضوی بمبئی

[illegible]

بہ فرمائش ناشر مبارک اصغر نے یونین سول لیتھو ورکس ۳۲ نمبر وزیری اسٹریٹ [?] بمبئی نمبر ۳
سے چھپوا کر بزم قادری رضوی [?] منزل [?] بمبئی نمبر ۲ سے شائع کیا

marfat.com

۷۸۶/۹۲

حضرات علمائے کرام اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ

کا

متفق علیہ

شرعی قرآنی فیصلہ

کیا فرماتے ہیں علمائے شریعتِ غرّا، کا اس مسئلہ میں کہ حدائقِ بخشش حصۂ سوم صـ۳۶ وصـ۳۷ وصـ۳۸ پر حضرت سیدتنا ام المؤمنین عائشہ صدیقہ بنت الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مدحت میں جو قصیدہ چھپا ہے اُس میں سات شعر اُن گیارہ کافرہ مشرکہ دلہنوں کے متعلق ہیں جن کا ذکر بخاری شریف و مسلم شریف و ترمذی شریف و نسائی شریف وغیرہا کتبِ حدیث کی صحیح مرفوع متصل حدیث میں ہے۔ یہ اشعار ناقل یا کاتب کی غلطی سے بے ترتیب چھپ گئے ہیں۔ اس بے ترتیبی کی وجہ سے وہ اشعار حضرت سیدہ ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شدید توہین نظر آنے لگے۔ مولوی محبوب علی خان صاحب جو اس حصۂ دیوان کے مرتب ہیں ان کو جب اس غلطی پر اطلاع ہوئی تو انھوں نے اس غلطی سے کئی بار زبانی اور تحریری طور پر صریح توبہ کی چنانچہ ۱۰ جولائی ۱۹۵۵ء کو اُن کا توبہ نامہ شائع بھی ہوگیا پھر رسالہ سُنّی لکھنؤ میں بھی شائع ہوگیا۔ پھر اخبار انقلاب بمبئی میں بھی توبہ نامہ لکھ کر بھیجدیا اور اس میں بھی شائع ہوگیا۔ اس توبہ کے بعد مسلمانانِ اہلسنّت کو ان کا توبہ نامہ قبول کرلینا اور ان پر طعن و تشنیع سے بچنا چاہیے یا نہیں۔ المستفتین:-

مصلیانِ جامع مسجد، مدنپورہ بمبئی نمبر ۸

الجواب۔ اَللّٰھم ھدایۃ الحق والصواب۔ اَللّٰہُ رَبُّ مُحَمَّدٍ صَلّٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَا وَعَلٰی ذَوِیْہِ وَصَحْبِہٖ اَبَدَ الْاُمُوْدِ وَکَرَّمَا۔ صورتِ مستفسرہ میں جمیع مسلمانانِ اہلسنّت اگر یہ چاہتے ہیں اور ضرور چاہتے ہیں بلکہ جان و دل سے چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ

marfat.com

ان کو بخش دے تو ان کو چاہیے کہ مولوی محبوب علی صاحب کو اُن کے بار بار اعلاناتِ توبہ کے بعد معاف کر دیں اور صرف معاف کرنے ہی پر اقتصار نہ کریں بلکہ درگزر بھی کریں اور مولنا موصوف کو بحکمِ شرع شریف اپنا امام خطیب جانیں مانیں اس لیے کہ حضرت افضل البشر بعد الانبیاء بالتحقیق سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسی عظیم المرتبہ صاحب الفضل والفضیلۃ ذوالقدر والمنزلۃ عظیم الشان مقدس شخصیت کو ربّ غفور و رحیم جل جلالہ نے معاف فرمانے اور درگزر کرنے بلکہ اور سلوکِ خیر کرنے کا قرآن عظیم میں حکم فرما دیا۔ قال اللہ تعالیٰ وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا یعنی اولو الفضل ان کی غلطی وخطا کو معاف کر دیں اور درگزر کریں۔ ان دونوں حکموں پر بھی ربِّ غفور و رحیم جلّ جلالہٗ نے اکتفا نہیں فرمایا بلکہ آگاہ و خبردار کر کے فرمایا اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ یعنی کیا تم اِسے پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمھیں بخشدے۔ اس پر بھی اکتفا نہیں فرمایا بلکہ اپنی دو عظیم الشان صفتوں کو بھی ذکر فرمایا۔ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ یعنی اور اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ مفسرین علیہم الرحمۃ فرماتے ہیں تَاَدَّبُوْا بِاَدَبِ اللّٰهِ وَاغْفِرُوْا وَارْحَمُوْا۔ یعنی اس کا مطلب یہ ہوا کہ اخلاقِ الٰہیہ کے موافق عمل کرو اور بخش دو اور مہربانی کرو۔ پوری آیت شریفہ یہ ہے۔ وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوْٓا اُولِي الْقُرْبٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ یعنی اور تم میں جو فضیلت و وسعت والے ہیں وہ قرابت والوں اور مسکینوں کو اور اللہ کے راستے میں اپنا وطن چھوڑنے والوں کو دینے سے قسم نہ کھالیں اور معاف کر دیں اور درگزر کر دیں۔ کیا تم اس بات کو محبوب نہیں رکھتے ہو کہ اللہ تمھیں بخشدے۔ اور اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے"۔ جب یہ آیتِ مبارکہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم نے تلاوت فرمائی تو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا بلٰی وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاُحِبُّ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لِيْ یعنی کیوں نہیں اللہ کی قسم بیشک میں اس بات کو ضرور محبوب رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بخشدے اور میں مسطح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ جو سلوک کرتا تھا اسکو کبھی موقوف نہ کروں گا چنانچہ مسطح

marfat.com

کے بعد جو سلوک پہلے اُن سے فرمایا کرتے تھے اُسے پھر جاری فرمادیا اور مستم کا کفارہ ادا فرمایا۔ واللہ و رسولہ اعلم جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ وسلم۔

(۱) فقیر ابو المحامد سید محمد اشرفی جیلانی غفرلہٗ (محدث اعظم ہند)

صدر مرکزی جماعت رضائے مصطفیٰ، نزیل بمبئی۔

۱۳ ذی الحجۃ الحرام ۱۳۷۴ھ مطابق ۱۹ اگست ۱۹۵۵ء

تصدیقاتِ مبارکہ علمائے اہل سنت دامت برکاتہم

(۲) الجواب صحیح۔ فقیر سید غضنفر حسین قادری

(۳) قاضی احسان الحق نعیمی (مفتی بہرائچ شریف)

(۴) حامد حسن اشرفی بقلم خود

(۵) محمد اسد الحق عفی عنہ

(۶) خادم العلماء حاجی علی محمد دھوراجوی سلامی (ناظم جماعتِ مبارکۂ رضائے مصطفیٰ صوبہ گجرات)

(۷) خادم القوم سید عزیز حسین چشتی لکھنوی ثم یادروی

(۸) ناچیز محمد یونس مالیگانوی عفی عنہ (۹) محمد رشید القادری

(۱۰) فقیر سید شاہ صغیر حسن رضا قادری)

(۱۱) الفقیر عزیز احمد الرضوی البریلوی عفی عنہ (۱۲) آلِ حسن عفی عنہ

(۱۳) فقیر سید احسان علی عفی عنہ (طوطی حقانی)

(۱۴) محمد عبد الواجد خان ضیا فتحپوری (۱۵) فقیر غلام مصطفیٰ وارثی غفرلہٗ

(۱۶) محمد عبد الرب غفرلہٗ (مدرس جامعہ حبیبیہ الٰہ آباد)

(۱۷) فقیر پیرزادہ سید غازی ربانی بقلم خود (۱۸) سراج احمد محمودی رامپوری

(۱۹) فقیر مداح المصطفیٰ محمد حمید الرحمٰن رضوی غفرلہٗ (خطیب جامع مسجد بریلی شریف)

(۲۰) حقیر فقیر محمد عبد الحمید قادری لکھنوی عفی عنہ

(۲۱) محمد شفقت رسول خان عرف ثقلین رسول

marfat.com

(۲۲) تسلیم قادری (امام جامع مسجد بنارس)

(۲۳) سخاوت علیخاں رضوی عفی عنہ (مدرس دارالعلوم شاہ عالم احمدآباد)

(۲۴) سعید احمد سنبھلی عفی عنہ (۲۵) احقر شریف احمد کمال ناگپوری عفی عنہ

(۲۶) محمد عبد القدیر صدیقی نقشبندی عفی عنہ

(۲۷) الجواب هو الصواب:۔ بلاریب مسلمانوں کا اخلاقی فرض ہے کہ مولٰنا موصوف جب معافی نامہ شائع کر چکے تو معاف کر دیں تاکہ رب اُن حضرات کی خطاؤں اور لغزشوں کو بھی معاف فرمادے واللہ سبحٰنہٗ وتعالٰی اعلم ۔ حررہٗ ابوالجمیل محمد رضوان الرحمٰن الفاروقی عفی اللہ عنہ

(۲۸) الجواب صحیح:۔ سید عبدالحق قادری خطیب مسجد قادری دھوراجی سوراشٹر

(۲۹) محمد امین عفی عنہ (۳۰) سید مظفر حسین اشرفی جیلانی کچھوچھوی

(۳۱) مشتاق احمد نظامی (ایڈیٹر ماہنامہ پاسبان الٰہ آباد)

(۳۲) الجواب صحیح:۔ سید مجتبیٰ اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی

(۳۳) الجواب صواب:۔ واللہ تعالٰی اعلم فقیر ابو الطاہر محمد طیب قادری غفرلہٗ مدیر ماہنامہ رضائے مصطفٰی

(۳۴) حضرات علمائے کرام اہلسنت دامت برکاتہم کا متفق علیہ شرعی قرآنی فیصلہ شریعت مطہرہ کی روشنی میں فقیر کے نزدیک بالکل حق و صحیح اور صدق صریح ہے۔ فقیر ابوالفتح عبیدالرضا محمد حشمت علیخاں غفرلہٗ

ضروری اعلان حدائق بخشش حصہ سوم ص۳۷ و ص۳۸ میں بے ترتیبی سے اشعار شائع ہو گئے تھے اس غلطی سے بار بار فقیر اپنی توبہ شائع کر چکا ہے خدا اور رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالٰی علیہ وعلٰی آلہ وسلم فقیر کی توبہ قبول فرمائیں آمین ثم آمین۔ اور سُنی مسلمان بھائی خدا اور رسول کے لیے معاف فرمائیں جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالٰی علیہ وعلٰی آلہٖ وسلم۔ فقیر نے اُس ورق کو صحیح ترتیب سے چھپوا دیا ہے اور سات شعروں کو بالکل ہی نکال دیا ہے جن صاحبوں کے پاس حدائق بخشش

ف یہ بھی اُن حضرات علمائے اہلسنت میں سے ہیں جن کو دھوکے دیکر انقلاب اینڈ کمپنی نے حضرت استاذ العلماء مولٰنا محمد محبوب علیخاں صاحب دام ظلہم العالی کے خلاف فتویٰ حاصل کرکے شائع کیا تھا۔ مگر حقیقت واقعہ پر مطلع ہونے کے بعد یہی صاحب نے بھی شرعی قرآنی فیصلے کی تصدیق فرمادی ۱۲ رتب عفی عنہ

marfat.com

حصۂ سوم ہو وہ مہربانی فرماکر اس میں سے ص۳۳ و ص۳۴ والا ورق نکال کر فقیر کو بھیجدیں اور صحیح چھپا ہوا ورق فقیر سے منگا کر اپنی کتاب میں لگالیں۔ اور جو صاحب کتاب واپس کرنا چاہیں وہ کتاب فقیر کے پاس پہنچاکر فقیر سے قیمت واپس لے لیں والسلام علی اہل الاسلام

فقیر ابو المظفر محب الرضا محمد محبوب علی خاں قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی

غفرلہٗ۔ پتا یہ ہے جامع مسجد مدنپورہ بمبئی ۸

تصدیقات علمائے اہلسنت ناگپور

(۲۵) المجیب مصیب عبد العزیز خاں عفی عنہ۔ صدر المدرسین جامعہ عربیہ اسلامیہ ناگپور

(۲۶) الجواب صحیح۔ محمد عبد الرشید غفرلہٗ مفتی جامعۂ عربیہ اسلامیہ ناگپور

(۲۷) ذٰلک کذٰلک انی اصدق ذٰلک غلام جیلانی اعظمی عفی عنہ مدرس جامعہ عربیہ اسلامیہ ناگپور

(۲۸) لقد اصاب من اجاب۔ سید حمید اشرف اشرفی کچھوچھوی مدرس جامعۂ عربیہ ناگپور

(۲۹) ھذا ھو الحق الصریح وما سواہ باطل قبیح محمد عبد الوکیل غفرلہٗ مدرس جامعۂ عربیہ اسلامیہ ناگپور۔ ایم۔ پی

(۳۰) مُبَسْمِلاً وَّمُحَمِّدًا وَّمُصَلِّیًا۔ اما بعد مَا قَالَہُ الْعَلَّامَۃُ وَاَفَادَہُ الْفَہَّامَۃُ حَقٌّ صَرِیْحٌ وَّتَحْقِیْقٌ صَحِیْحٌ جَدِیْرٌ بِالْاِعْتِمَادِ وَحَقِیْقٌ بِالْاِسْتِنَادِ وَلَا یُنْکِرُ اِلَّا مَائِلُ الْغَیِّ وَالْعِنَادِ وَالْبَغْیِ وَالْفَسَادِ محمد عبد الحفیظ غفرلہٗ مدرس جامعہ عربیہ اسلامیہ ناگپور

لہ یہ دونوں حضرات علمائے کرام وہ ہیں جن کے سامنے جھوٹا محض فریب استفتا پیش کر کے اُن تینوں شعروں کو انقلاب اینڈ کمپنی معاذ اللہ حضرت سیدتنا ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان میں بتا کر اپنے موافق فتوے حاصل کر کے شائع کر چکی ہے حقیقت حال پر مطلع ہونے کے بعد ان حضرات نے بھی شرعی قرآنی فیصلے کی

marfat.com

۴۱ الجواب صواب والمجیب مثاب :۔ سید محبوب اشرف اشرفی کچھوچھوی
مدرس جامعہ عربیہ اسلامیہ ناگپور

۴۲ خادم العلماء شیخ مراد راندیری چشتی

۴۳ الجواب صواب سید صغیر حسین قادری مقیم بمبئی

۴۴ لقد اصاب مَن اَجاب۔ ریاض الحسن سنبھلی عفی عنہ

۴۵ الجواب فی الصورۃ المسئولۃ صحیح محمد یونس مطب غوثیہ رین روڈ بمبئی

۴۶ الجواب صحیح وَالمجیب نجیح :۔ فقیر خادم السادات ابو الفخر قمر الدین احمد اشرفی
غفرلہٗ مفتی دارالافتائے اشرفیہ دربار یہ نور منزل آگرہ مقیم دادر بمبئی ۱۴ عہ

۴۷ ھٰذا ھُوَ الحقُّ الصَّحِیْحُ وَمَا سِوَاہُ بَاطِلٌ قَبِیْحٌ :۔ احقر سید محمد میاں اختر حسنی
فاضل میرٹھ مہتمم جامعہ اختر بریلی۔ نزیل بمبئی

تصدیقات علمائے اہل سنّت کانپور

۴۸ الجواب صحیح۔ فقیر محمد محبوب اشرفی غفرلہٗ مدرسہ احسن المدارس کانپور

۴۹ الجواب صحیح۔ محمد حاتم اشرفی غفرلہٗ مدرس مدرسہ احسن المدارس کانپور

۵۰ الجواب صحیح عظیم الحق عفی عنہ ۵۱ جواب صحیح ہے عبد المصطفیٰ رحمۃ اللہ اعظمی

۵۲ الجواب صحیح :۔ محمد ذکی صدیقی کانپور

۵۳ الجواب صحیح فضل الرحمٰن عفی عنہ مدرس مدرسہ اسلامیہ تعلیم القرآن ختر خانہ کانپور

۵۴ الجواب صحیح :۔ محمد عبد الجلیل خاں فتحپوری

۵۵ فقیر محمد عبد الہادی وارثی کانپوری ابن مولانا محمد عبد الکافی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

۵۶ الجواب صحیح محمد عبد السمیع اشرفی صدر المدرسین مدرسہ حنفیہ غوثیہ کانپور

۵۷ الجواب صحیح :۔ ابو الفقر قمر رضا محمد عبد السلام قادری غفرلہٗ

marfat.com

تصدیقات علمائے کرام جامعۂ اشرفیہ مبارکپور

۵۸ الجواب صحیح: حدائق بخشش حصہ سوم کے اشعار متنازع فیہا اعلیٰ حضرت قبلہ کے ہرگز نہیں۔ حضرت محدث اعظم قبلہ کا جواب حق وصواب ہے۔ فقط عبدالعزیز صدر المدرسین۔ دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور

۵۹ الجواب صحیح: شمس الحق مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور۔

۶۰ الجواب صحیح سید حامد اشرف غفرلہٗ دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ

۶۱ الجواب صحیح: عبدالرؤف غفرلہٗ مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور ۱۳ محرم الحرام ۱۳۷۵ھ

۶۲ محمد یحییٰ غفرلہٗ مدرس مدرسہ اشرفیہ مبارکپور ضلع اعظم گڑھ

۶۳ الجواب صحیح: محمد سمیع اعظمی مدرس مدرسہ شمس العلوم گھوسی۔ ضلع اعظم گڑھ ۱۳ محرم ۱۳۷۵ھ

دارالافتاء اہلِ سُنّت شہر دہلی کا مبارک فتوےٰ

ھو الموفق: ۔ اس واقعے کے متعلق فقیر کے پاس اس سے قبل بھی دو یا تین مرتبہ سوال آچکے ہیں۔ جس میں کسی خاص شخص کے متعلق سوال نہ تھا۔ اندازِ سوال سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ سوال فریق مخالف کی جانب سے ہے ایک مرتبہ چند اشعار کا ذکر کرتے ہوئے حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی توہین کے متعلق سوال تھا۔ جس کا جواب جیسا ہونا چاہیے تھا دیا گیا۔ پھر اس کی توبہ کے متعلق سوال

marfat.com

آیا جس میں بعض شکوک کا بھی ذکر تھا۔ ہر چند اس سے یہ خیال پیدا ہوتا تھا کہ کسی بد مذہب کے متعلق سوال ہے لیکن توبہ کی جس نوعیت کا ذکر تھا وہ وہ تھی کہ توبہ کی تکمیل میں کوئی دقیقہ ہی باقی نہ چھوڑا تھا۔ اس لئے یہ خیال کرتے ہوئے کہ ہمیں اس کی بد مذہبی سے کیا علاقہ اس خاص گناہ سے تو وہ بری ہو چکا لہٰذا اس کا ویسا ہی جواب دیا گیا اور جو اُس پر شکوک پیش کئے گئے تھے ان کو بھی کما حقہ رفع کیا گیا تھا۔ لیکن اس سوال سے چونکہ حقیقت واقعہ پر پوری روشنی پڑتی ہے اور وہ اوراق بھی جس کے بعض اشعار پر اعتراض کیا جا رہا ہے نیز جس مسودے سے یہ اشعار نقل کیے گئے ہیں اس کی حقیقت بھی میرے سامنے موجود ہے اس لئے میں اب یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ مولانا محبوب علی خاں صاحب سلمہم ہرگز۔ ہرگز ام المومنین حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی توہین کے مرتکب نہیں ہوئے۔ اُن کی غلطی صرف اس قدر ہے کہ جب مسودہ ایسا تھا کہ اس کے اشعار کی بحر عالم کے دوسرا ترتیب دے سکتا تھا تو انہوں نے ایک جاہل ناقص پر کیوں اعتماد کیا۔ ایک معمولی پڑھا لکھا آدمی اگر اُن کو سرسری نظر سے بھی دیکھے تو ہرگز نہیں کہہ سکتا کہ ان اشعار کو اس مقام سے کچھ بھی تعلق ہے بلکہ میرے نزدیک تو اُن کا تعلق اُن مشرکہ عورتوں سے بھی نہیں معلوم ہوتا جن کا ذکر حدیث میں آیا ہے بلکہ مجھ کو تو مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ کے یہ اشعار ہی نہیں معلوم ہوتے خدا جانے اس میں کس کی اور کیا سازش ہے۔ میرے ساتھ بھی کئی مرتبہ ایسی چالیں چلی گئی ہیں لیکن بایں ہمہ جب مولانا موصوف اس معمولی بے احتیاطی کو اپنی غلطی مان کر اس شان سے توبہ کر رہے ہیں جو مرتکب توہین کے لائق ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ مسلمان ان کی توبہ کا اعتبار نہ کریں اور ان کے ساتھ طعن و تشنیع سے پیش آئیں اور ان کو روحانی ایذا دے کر خود مجرم بنیں بِقَوْلِهٖ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ نہایت

marfat.com

درجہ تعجب ہے کہ مسلمان ایسے صریح امور کو جو موجب برادت ہیں کیسے نظر انداز کر رہے ہیں۔ حالانکہ محض ایک ادنیٰ شبہے سے حدود تک ساقط ہو جاتے ہیں کیا اس کو قذف محصنہ گردانا گیا ہے اور اجرائے حد کا مطالبہ ہے تو اول تو اس واقعے کی حقیقت قذف نہیں لِاَنَّہٗ شَرْعًا ھُوَ الرَّمْیُ بِالزِّنَا کَذَا فِیْ عَامَّۃِ کُتُبِ الْفِقْہِ اس کے لئے بھی بہت سے شرائط ہیں جن کا یہاں وجود ہی نہیں پایا جاتا۔ پھر حد بھی شرعاً ایک مقرر سزا ہے اس سے قاذف گناہ سے پاک نہیں ہوتا۔ گناہ سے پاک کرنے والی تو صرف توبہ ہے اور وہ بہمہ شرائط یہاں موجود۔ چنانچہ درمختار میں ہے وَلَیْسَ الْحَدُّ مُطَھِّرًا عِنْدَنَا بَلِ الْمُطَھِّرُ التَّوْبَۃُ قاذفینِ حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر نظر ڈالیے حضرت حسان بن ثابت اور مسطح بن اثاثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما و حمنہ بنت حجش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے علاوہ کئی صحابہ اس جرم عظیم کے مرتکب ہوئے تھے لیکن ان میں سے کسی کے متعلق بھی کسی اصح و مشہور روایت میں نظر سے نہ گزرا کہ اس پر حد جاری کی گئی ہو یا بلحاظ حق عبد انہوں نے حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے معافی طلب کی ہو۔ غالب یہی ہے کہ کسی شبہے کی بنا پر سرکار عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہٖ وسلم اور جناب صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے معاف فرما دیا ہو اور ان کی توبہ ہی اس معافی کا موجب ہو گئی ہو تو اب کونسا اشکال باقی رہ گیا جس کی وجہ سے یہ کہا جائے کہ اس معمولی غلطی کو جو شرعاً قابل گرفت بھی نہیں اُن کی ذات کریمہ معاف نہ فرمائے گی اور فرض کیجیے کہ معاذ اللہ وہ معاف نہ فرمائیں گی تب بھی مسلمانوں کو اس سے کیا علاقہ کہ یہ معاملہ ایک خطاکار بچے کا اور اُس کی مشفقہ ماں کا ہے جس پر کروڑہا ماؤں کے اشفاقہائے بے پایاں نثار۔ پھر یہ معاملہ تو قیامت کا ہے دنیوی احکام تو توبہ پر ختم ہو جاتے ہیں۔ یہاں صحت توبہ پر ایک اور اعتراض کیا جاتا ہے جس کا پہلے سوال کے اندر ذکر تھا کہ مولانا

marfat.com

نے اس غلطی پر واقف ہونے کے فوراً بعد ہی توبہ نہ کی اس لیے مقبول نہیں اور کیا تعجب ہے کہ اس پر آیتِ کریمہ ثُمَّ یَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِیْبٍ سے استدلال کیا جاتا ہو۔ تو یاد رہے کہ یہ استدلال محض باطل ہے۔ مفسرین نے اس آیت کریمہ میں لفظ مِنْ کو تَبْعِیْضِیَّہ فرمایا ہے اور لفظ قریب سے معصیت اور موت کا درمیانی وقت مراد لیا ہے تو معنے یہ ہوئے کہ اس درمیانی زمانے کے جس جزو میں بھی بندہ توبہ کرے گا زمانہ "قریب ہی میں توبہ کرنے والا ہوگا۔ چنانچہ تفسیر سراج المنیر میں ہے مَعْنٰی مِنْ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی مِنْ قَرِیْبٍ لِلتَّبْعِیْضِ اَیْ یَتُوْبُوْنَ بَعْضَ زَمَانٍ قَرِیْبٍ کَاَنَّہٗ سَمّٰی مَا بَیْنَ وُجُوْدِ الْمَعْصِیَۃِ وَبَیْنَ حُضُوْرِ الْمَوْتِ زَمَانًا قَرِیْبًا لِاَنَّ اَمَدَ الْحَیَاۃِ قَرِیْبٌ لِقَوْلِہٖ تَعَالٰی قُلْ مَتَاعُ الدُّنْیَا قَلِیْلٌ ۝ فَفِیْ اَیِّ جُزْءٍ تَابَ مِنْ اَجْزَاءِ ھٰذَا الزَّمَانِ فَھُوَ تَائِبٌ مِّنْ قَرِیْبٍ وَّاِلَّا فَھُوَ تَائِبٌ مِّنْ بَعِیْدٍ انتہی مافیہ علاوہ اس کے اس معنے پر بکثرت شواہد ہیں صحیحین کی حدیث میں ہے اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اعْتَرَفَ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللّٰہُ عَلَیْہِ بندہ جب بھی اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہے پھر توبہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرماتا ہے اور ترمذی کی حدیث میں ہے اِنَّ اللّٰہَ یَقْبَلُ تَوْبَۃَ الْعَبْدِ مَا لَمْ یُغَرْغِرْ بلکہ قرآنِ عظیم میں بکثرت اس کے شواہد موجود ہیں۔ غرض اس دھوکے میں نہ پڑیں کہ توبہ کا وقت نکل چکا اب توبہ قبول نہ ہوگی اور اس کا خوف کریں کہ مولیٰ تعالیٰ ان کو ناجی کردے اور تم کو ناری۔ چنانچہ حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کے دو دوستوں کا ذکر فرمایا جو آپس میں دوست تھے۔ ایک عابد تھا ایک گنہگار۔ عابد ہمیشہ اس کو گناہوں پر تنبیہ کرتا کہ باز آ۔ ایک مرتبہ وہ کہہ اٹھا کہ خدا کی قسم اللہ تجھ کو نہ بخشے گا۔ جب دونوں نے انتقال کیا تو گنہگار کو ارشاد ہوا کہ میری رحمت سے تو جنت میں داخل ہو اور عابد سے کہا کہ کیا تو یہ طاقت رکھتا ہے کہ میرے بندے کو تو

marfat.com

میری رحمت سے محروم کردے۔ عرض کیا کہ نہیں یا الٰہی۔ حکم ہوا فرشتوں کو کہ لے جاؤ اس کو جہنم میں (مشکوٰۃ) اعاذنا اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس سے محفوظ رکھے وہ مولانا موصوف کی مخالفت کرکے اپنی عاقبت خراب نہ کریں فقط واللہ تعالیٰ اعلم **محمد مظہر اللہ** غفرلہ الاکرم مسجد جامع فتحپوری دہلی

۶۵ اہلی و استاذی اعلیٰ حضرت مفتی اعظم دامت برکاتہم العالیہ کا جواب گرامی کامل و اکمل ہے۔ یقیناً در کریم پر جو کوئی بھی پہنچا اُس کو وہ کچھ ملا جس کا شمار نہ کیا جاسکا۔ توبہ کی عدم مقبولیت کا خیال کریم کے کرم عمیم سے صراحۃً انکار کے مرادف ہے۔ اللہ تعالےٰ مسلمانوں کو عشق مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سچی تڑپ عطا فرمائے ؎

دار الافتاء
مسجد فتحپوری
دھلی
۱۳۵۳

ہے تنگ سینہ دل اگر آتشکدہ نہ ہو ہے عار دل نفس اگر آذر فشاں نہ ہو

فقط احقر **محمد احمد** عفی عنہ نائب امام مسجد جامع فتحپوری دہلی

۶۶ حضرت استاد العلماء مفتی مظہر اللہ صاحب مدظلہ العالی کا جواب جامع مانع ہے اللہ تعالیٰ اُن کو جزائے خیر عنایت فرمائے اور سُنیوں کو اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے صدقے میں کفار کی سازشوں سے محفوظ رکھے آمین

۱؎ حضرت مفتی اعظم اہلسنت شہر دہلی دام ظلہم العالی کی خدمت میں بھی انقلاب اینڈ کمپنی نے جھوٹا افترائی استفتاء پیش کرکے فتویٰ حاصل کرکے شائع کیا تھا ۱۲ حشمت علی عفی عنہ

marfat.com

بجاہ غوثنا الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ محمد عبد الرب غفرلہٗ صدر مدرس مدرسہ نعمانیہ فراشخانہ دہلی سم رمحرم ۱۳۷۵ھ۔

حضرت محدثِ اعظم ہند کچھوچھوی دام ظلہم العالی کے فتوائے مبارکہ پر دار الافتائے بریلی شریف کی تصدیقات

ع ۶۷ ھذا الحق: محمد عبد الاحد قادری غفرلہٗ مدرسہ منظر اسلام مسجد بی بی جی بریلی

ع ۶۸ قد اصاب من اجاب: معین الدین غفرلہٗ

ع ۶۹ صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب فقیر محمد ثناء اللہ الاعظمی غفرلہٗ خادم الطلبہ مدرسہ منظر اسلام مسجد بی بی جی بریلی۔

ع ۷۰ حضرات علمائے کرام اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کا شرعی قرآنی فتوے میرے نزدیک بالکل حق صحیح ہے۔ فقیر ابو النصر عطاء الرضا محمد عمر خان قادری برکاتی رضوی لکھنوی۔

ع ۷۱ المجیب مصیب: بشیر الدین احمد برکاتی رضوی لکھنوی خادم الطلبہ مدرسہ منظر اسلام

ع ۷۲ الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم سید محمد افضل حسین غفرلہ برکاتی رضوی لکھنوی مدرس مدرسہ منظر اسلام

ع ۷۳ المجیب المصیب:۔ مجیب الاسلام الاعظمی مدرس مدرسہ منظر اسلام

فتاویٰ مفتی اعظم ہند مولانا مصطفےٰ رضا قادری بریلوی

اعلیٰ حضرت قدس سرہ کا بہت سا کلام اردو فارسی عربی گم ہوگیا تھا انہیں میں

marfat.com

یہ قصیدہ بھی ہے جس میں یہ تین شعر بے جا چھپے۔ قصیدے میں پہلے تشبیب کے اشعار ہوتے ہیں پھر گریز پھر اصل مضمون۔ یہ طریقہ عربی فارسی اور تمام شعراء میں معمول رہا ہے۔ مثلاً قصیدہ بَانَتْ سُعَادُ کہ نعت کا قصیدہ ہے مگر شروع کا ہے بانت سعاد سے، اردو میں حضرت محسن کاکوروی کا قصیدۂ نعتیہ دیکھیے یہاں سے شروع ہے

سمت کاشی سے چلا جانب متھرا بادل
برق کے کاندھے پہ لاتی ہے صبا گنگا جل

ایسے بہت سے اشعار لکھ کر پھر گریز پھر اصل مضمون ہے۔ حضرت عم محترم مولانا حسن رضا خان صاحب حسن رحمہ اللہ تعالیٰ نے جمع کی طرف توجہ فرمائی۔ جہاں جہاں سے جو جو غزل جس جس قصیدے کے جتنے جتنے اشعار ملے وہ ایک مجموعے میں لکھوائے۔ چند شعر کسی کو یاد تھے چند کسی کو۔ جو جو ملتے گئے بے ترتیب مجموعے میں درج ہوتے گئے۔ پھر یہ مجموعہ بھی غائب ہو گیا۔ میں بہت ہی کم عمر تھا جب یہ مجموعہ میں نے دیکھا تھا۔ مجھے یاد ہے بدایوں کے بعض اصحاب آئے مجھ سے مجموعہ دیکھنے کو لیا۔ پھر دی بدایوں لے گئے یا کیسے غائب ہوا۔ معلوم نہیں وہی مارہرہ شریف پہنچا یا اس کی نقل اور کب پہنچی، برسہا برس کے بعد اب جب مولانا مولوی محبوب علی صاحب نے اسے پنجاب میں چھپوایا تو خبر ملی کہ یوہیں بے ترتیب چھاپ دیا ہے۔ اور یہ بھی کہا گیا کہ بعض کلام اعلیٰ حضرت کا معلوم نہیں ہوتا کسی اور صاحب متخلص بہ رضا کا کلام ہے۔ مولانا یا وہ شخص جس نے اس مجموعے میں وہ قصیدہ درج کیا اس کلام کو بھی اعلیٰ حضرت کا سمجھا۔ اس لئے مجھے ناگوار بھی ہوا کرتے ہیں اور ہم لوگوں میں سے کسی کو بے دکھائے چھاپ دیا۔ بارہا لوگوں کے سامنے میں نے اس پر اظہار ناراضگی کیا۔ مجھے فرصت بھی نہیں اور اس ناراضگی کے بعد بھی میں نے وہ چھپا ہوا دیوان نہ دیکھا۔ جب چھپنے کے بہت عرصے بعد مجھے ایک جلد مولانا محبوب علی صاحب نے بھیجی وہ گھر میں

marfat.com

بحثوں سے کسی نیچے نے لے لی ۔ اب جب مجھ سے ان اشعار کا ذکر ہوا میں نے برابر کہا کہ یہ اشعار اعلیٰحضرت کے نہیں کہے جا سکتے ۔ منقبتِ حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں تو بالقطع والیقین یہ اعلیٰحضرت قدس سرہ کے شعر نہیں ۔ تشبیب میں بھی اعلیٰحضرت قدس سرہ کو جس نے دیکھا ہے وہ ان اشعار کو اعلیٰحضرت کے اشعار خیال بھی نہیں کر سکتا ۔ ایسا ہوتا ہے کہ ایک ہی بحر و قافیہ و ردیف میں چند شعرا کا کلام ہوتا ہے کسی کو کسی کے اشعار یاد ہوتے ہیں کسی کو کسی کے یاد ۔ کسی کو چند شعر اِس کے چند اُس کے یاد ہوتے ہیں ۔ یوں یہ تین شعر کسی اور کے اس مجموعہ میں درج ہو گئے ہوں گے ۔ حمید اللہ میلاد خوان مجالس میں میرا کلام بھی پڑھا کرتے ۔ نعت شریف میں کسی پُرانے شاعر کی ایک غزل ہے جو بعض لوگوں کی زبان پر ہے

ع محمد محمد پکارا کروں میں ۔ اس میں ایک شعر یہ بھی ہے ؎

شبِ وصل واللیل پڑھ کے گیسو ۔۔۔ وہ بکھرا کریں اور سنورا کروں میں

میری غزل ہے جس کا مطلع ہے ؎

حبیبِ خدا کا نظارا کروں میں ۔۔۔ دل و جان اُن پر نثارا کروں میں

حمید اللہ جب میری یہ غزل پڑھتے اس میں وہ شعر شب وصل والا اور اُس پرانی غزل کے بعض اور شعر جو انہیں یاد تھے ملا کر پڑھا کرتے کئی بار میں نے خود انہیں اس سے روکا ۔ غالب کی ایک غزل ہے جس کا مطلع ہے ؎

دل ہی تو ہے نہ سنگ و خشت درد سے بھر نہ آئے کیوں
روئیں گے ہم ہزار بار کوئی ہمیں ستائے کیوں ؟

اعلیٰحضرت نے اسی زمین میں یہ غزل فرمائی ؎

پھر کے گلی گلی تباہ ٹھوکریں سب کی کھائے کیوں ÷ دل کو جو عقل دے خدا تیری گلی سے جائے کیوں

پھر قافیہ بدل کر ایک غزل فرمائی ؎

marfat.com

یادِ وطن ستم کیا دشتِ حرم سے لائی کیوں ۔ بیٹھے بٹھائے بدنصیب سر پہ بلا اٹھائی کیوں

پھر اندر ایک غزل فرمائی ؎

پوچھتے کیا ہو عرش پر یوں گئے مصطفےٰ کہ یوں ۔ کیف کے پر جہاں جلیں کوئی بتائے کیا کہ یوں

بعض جنہیں کچھ اِس کے کچھ اُس کے کچھ اُس کے کچھ اِس کے اشعار یاد ہوئے سب ملا کر پڑھ دیئے۔ اتنا معلوم کرا دینے کے بعد بحولہ تعالیٰ ہم کہتے ہیں یہاں یہ دو احتمال ہیں (۱) یہ کہ مولنا محبوب علی صاحب نے وہ مجموعہ لے کر ایسے ہی کتابت کو دے دیا اور کتابت ہو کر ویسا ہی چھپ گیا (۲) یا مولنا نے اسے دیکھا نقل کیا وہ اشعار بھی نقل فرمائے اور غور نہ کیا۔ نقل کے وقت بعض اوقات معنے کی طرف خیال نہیں جاتا یوں بے غوری میں وہ اشعار جو پہلے شخص نے بے جا درج کیے تھے کہ جو ملتے گئے لکھتا گیا ان اشعار کو علیحدہ اس نے نہ لکھا۔ نہ یہ جہاں لکھے ہوئے تھے ادھر کے اشعار کے بعد لفظ علیحدہ لکھ کر انہیں لکھتا ایسا بھی نہ کیا یہ یونہی مولنا نے نقل کر لیے اور چھپوا دیلے کچھ نہ سمجھا کہ یہ اشعار مضمونِ منقبت میں درج ہونے کے نہیں۔ اعلیٰ حضرت تو اعلیٰ حضرت کوئی بھی ادنیٰ سے ادنیٰ جاہل باحمیت وغیرت معاذ اللہ انہیں منقبت میں نہ لکھے گا۔ یہ علیحدہ ہیں یا خیال تو ہو مگر تساہل یا غفلت برتی۔ یا اعلیٰ حضرت قدس سرہ کا انہیں منقبت سیدنا عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں لکھنا (معاذ اللہ) سمجھا اعلیٰ حضرت کا سمجھ کر ان پر اعتماد کر کے انہیں اسی جگہ ثابت رکھا اور اسے اعلیٰ حضرت کے علم وادب وتقدس وحمیت وغیرت کے منافی نہ جانا اور شعراء کی شاعری کی طرح سمجھ کر اور اعلیٰ حضرت کے علم وعمل پر بھروسہ کر کے اسے جائز جان کر یہیں رہنے دیا۔ شعراء فِی کُلِّ وَادٍ یَّهِیْمُوْنَ ہیں عارف نامی حضرت جامی قدس سرہ السامی وغیرہ۔ بعض عرفاء رحمہم اللہ تعالیٰ کے کلام میں بھی وہ واقع ہوا جو نہ ہونا تھا۔ مثلاً زلیخا میں حضرت جامی حضرت زلیخا رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ مؤمنہ

marfat.com

حضرت سیدنا یوسف علیہ الصلاۃ والسلام کے سراپا میں لکھتے ہیں۔ متعلق چاہِ غبغب ؎

قرارِ دل بود نایاب آنجا کہ ہم چاہ ست وہم گرداب آنجا

...... کے متعلق ؎

دو پستاں ہر یکے چوں قبۂ نور حبابے خاستہ از عین کافور

...... کے متعلق ؎

دو نارِ تازہ بر رُستہ زیک شاخ کفِ امید شاں ناکردہ گستاخ

...... کے متعلق ؎

سرینش کوہ اما سیم سادہ چو کوہے کہ کمر زیر او فتادہ

اُن تین اشعار پر جو غلطی سے کہیں لکھ گئے اگر اعلیٰ حضرت کے مانے جائیں یا کسی اور کے غلط درج ہو گئے جن سے خدا نا ترسوں، مُفتّنوں، مسلمانوں میں پھوٹ ڈالنے والوں۔ مومنوں میں اشاعتِ فاحشہ کو درست رکھنے والوں خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی بلکہ اللہ عزوجل کی کھلی کھلی توہینوں صریحہ فاحشہ گالیوں کو اپنا دین جاننے والوں اُن کی دور از کار محض مردود تاویلیں گڑھنے والوں اُن اباطیل کو فراخ دل سے قبول کرنے والوں۔ حد سے بہت زیادہ تجاوز کرنے والوں نے ہم اہلسنت سے اپنا انتقام لینے کو مسلمانوں کو دھوکے دینے کو کیا کیا لکھا کیا بکا۔ بصراحت اسے کفر تک کہا وہ کیا ان اشعارِ حضرت عارف باللہ مولٰنا جامی قدس سرہٗ پر بھی یہی سب کچھ بکیں گے بلکہ اس سے بھی زائد اور ہے اُن میں سے کسی میں دَم کہ اِن سے بھی زائد حضرت سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو واقع ہوا اور بالیقین قصداً ہوا جو اُن تین شعروں کے ضمن اشعار منقبت میں درج ہو جانے سے ہر طرح کہیں بڑھ کر بہت بدتر تہمت ...... کو کفر

marfat.com

کہہ دے جسے اللہ و رسول (جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم) نے کفر نہ فرمایا۔ جن کے بارے میں یہ آیت شریفہ نازل ہوئی وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ یَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِیْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ تفسیرات احمدیہ ص۵۰۲ میں ہے نَزَلَتْ فِیْ حَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) مِمَّا قَالَ فِیْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا صَرَّحَ بِهٖ فِی الْکَشَّافِ ۝ ع ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا؟

قذف حضرت سیدتنا عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اب ضرور کفر ہے جبکہ اللہ عزوجل نے اُن کی برائت فرمادی کہ تکذیب خدا ہے مگر وہ ملاعنہ جو نہ صرف قذف اُم المؤمنین صدیقہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مرتکب بلکہ چند غالباً صرف چھ صحابیوں کے علاوہ سارے صحابیوں حضرت صدیق اکبر و فاروق اعظم و سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہم سب کو کافر کہتے اور تبرا میں کیا کیا گالیاں دیتے ہیں انہیں کسی انقلابی یا وہابی نے کافر یا فاسق یا مردود سب جو مولوی محبوب علی صاحب کو کہا کہیں کہا ہے اس تو پر بھی حق احتجاج اس سے عشر عشیر کیا ہے تو مولوی محبوب علی صاحب کے لئے کیا ان ملاعنہ کی اس ملعون حرکت پر تو یہ کفر باز کافر ساز نہ کبھی دُم ہلاتے ہیں نہ کان وہ تو ان کے نزدیک مخلص مسلمان ع

ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا . خدا شرے برانگیزد کہ خیر ما دراں باشد

کے طور پر مولوی محبوب علی صاحب سے یہ غفلت و لغزش ایسی واقع ہوئی کہ آج انقلابیوں سارے وہابیوں کی حالت ہر ذی انصاف پر عیاں ہوگئی کہ ان کا دین دھرم پروپیگنڈا ہے جیسے بھی ہو اپنا اُلّو سیدھا کرنا ہے۔ ہر انقلابی اور ہر وہابی

marfat.com

(اور ہر وہابی انقلابی ہے کہ اس کا تو مذہب ہی انقلابی ہے۔ انقلاب ہی کے لئے اس مذہب نے جنم لیا۔ تاریخ شاہد ہے شروع سے انقلاب حکومت کی کوشش کرتا رہا۔ اوائل زمانہ میں کبھی انگریزوں کا حامی طرفدار اُن کا جاں نثار کبھی کانگریس کا حامی کار اور اب بھی انقلاب انقلاب اس کا مطمع نظر اور دن رات اس کی فکر ان اشعار سے ظاہر ہے ؎

بڑے پاک طینت بڑے پاک باطن
ریاض آپ کو کچھ ہمیں جانتے ہیں

؎ وہ شیفتہ کہ دھوم تھی حضرت کے زہد کی
میں کیا بتاؤں رات مجھے کس کے گھر ملے

بالجملہ صورت اولیٰ میں تو مولوی محبوب علی صاحب پر سوا اس کے کہ جو چھاپنے کو دیا اُسے پہلے یا وقتِ طبع اس کی کاپیوں، پروف کو کیوں نہ دیکھا اور کوئی الزام ہی نہیں۔ یوں ہی بھول چوک کی صورت ہی کہ حدیث میں فرمایا رُفِعَ عَنْ اُمَّتِی الْخَطَاءُ وَالنِّسْیَانُ۔ دوسری صورت میں ضرور اُن پر الزام شدید ہوتا جبکہ انہوں نے اُن اشعار کو دیکھ کر اور غلطی سے منقبت حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سمجھ کر وہیں رہنے دیا ہوتا[۱]۔ بہرحال جب مولٰنا نے توبہ کر لی تو وہ بالکل پاک صاف ہو گئے۔

---

[۱] مولانا محبوب علی صاحب سے یہ متوقع نہیں کہ وہ بیان احتمالات پر سوء ظن کریں گے۔ اور فرمائیں گے کہ میں واقعہ لکھ چکا۔ پھر قطع شور و شغب کے لئے صاف صریح توبہ نامہ بھی تحریر کر چکا۔ پھر بھی ایسی شق لکھی گئی کہ بیان احتمالات و ذکر شقوق معرض تحقیق میں ضرور، اور ہر شق کا حکم محکوم علیہ کے متعلق نہیں ہو سکتا جو شق واقع میں ہے اسی کا حکم اس سے متعلق ہو گا و بس۔ جب مولٰنا نے واقعہ بیان کر دیا تو دوسری شق کا حکم ان سے واقع میں متعلق نہیں۔ یہ ہم نے اس لئے لکھ دیا ہے کہ کوئی انقلابی وہابی مکار فریبی بھولے بھالے عوام کو شق اخیر کا حکم دکھا کر بہکا نہ سکے کہ دیکھو فلاں نے بھی مولوی محبوب علی کے لئے ایسا لکھ دیا۔ وہابی بھی عجیب مسخرہ شیطان ہوتا

(بقیہ ص ۳۹ پر)

marfat.com

حدیث میں فرمایا اَلتَّائِبُ مِنَ
الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَہٗ گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا پاک صاف ہو جاتا ہے
جیسے وہ جس نے گناہ نہ کیا۔ توبہ کر لینے والے کو بعد توبہ بھی ملزم سمجھنا بڑا ظلم حرام حرام
حرام ہے۔ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو عظیم تراشہ اقبح امر واقع
ہوا توبہ سے پہلے پہلے اس کے احکام یہ تھے اسی کوڑے مارے جائیں اور اُن کی
شہادت کبھی قبول نہ کی جائے اور وہ فاسق ہیں۔ مگر بعد توبہ وہ احکام نہ رہے کہ اسی
آیت میں آگے یہ فرمایا اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِکَ وَاَصْلَحُوْا

(صفحہ ۳۸ کے نوٹ کا بقیہ) ہے جہاں اس کے اپنوں کا قدم درمیان ہوتا ہے انکے ایسے خبیث شنیع قول جن میں اندر دے تحقیق بعد تدقیق کوئی تنقیص ہی نہیں کفر کے سوا کوئی اور پہلو کوئی احتمال نکلتا ہی نہیں وہاں یوں بگڑتی کا ٹتا عوام کو یوں چھلتا چکر میں ڈالتا ہے کہ علما کہتے ہیں ائمہ دین فرماتے ہیں کہ کسی قول میں سو پہلو ہوں ننانوے کفر اور ایک اسلام کا تو کافر نہ کہیں گے"۔ بریلی میں کفر کی مشین ہے ہر ایک کو یہ لوگ کافر کہہ دیتے ہیں۔ بھئی کافر کو بھی کافر نہیں کہنا چاہیئے کیا خبر کب وہ مسلمان ہو جائے"۔ بریلی میں تو کفر کی مشین نہیں یہ تو دیوبند اور ہر وہابی گڑھ میں ہے بلکہ ہر ہر وہابی کا مونہ کفر کی مشین ہے، بریلی میں ان کی کفر کی مشینوں کے مقابل تکفیر کی مشین ضرور ہے اور وہ بریلی ہی نہیں بلکہ ہر ذی علم و عمل سُنّی کے یہاں ہے عرب و عجم ہر کہیں ہے وہ جب ہی چلتی ہے جب کفری مشینیں بکفر ڈھالتی ہیں اور جب یہ ٹھہری کہ کافر کو بھی کافر نہ کہا جائے کیا معلوم کب مسلمان ہو جائے تو پھر مسلمان کو بھی مسلمان نہ کہا جائے کہ کیا معلوم کب مرتد ہو جائے اور یہاں یوں چکر کاٹتا عوام کو چکراتا ہے جہاں اتنے احتمال موجود۔ اور (ناخواندہ) گنگوہی بن جاتا اور ٹٹول ٹٹول کر دہی احتمال پکڑ لیتا ہے اور اسی پر سر منڈا لیتا ہے جس سے توہین کا الزام لگا سکے اور زبردستی دھینگا دھانگی سے اور اسی احتمال کا حکم سر چپیتا ہے العیاذ باللہ تعالیٰ۔ ہمارا مقصود صرف یہی دکھانا ہے ان احتمالوں کے ذکر سے یہ بتانا ہے کہ وہابی کا دھرم غلط پروپیگنڈا ہے وبس ۱۲

marfat.com

فَاِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔ فتوائے میں مسطح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں جو آیت نازل ہوئی گزری اور اس کے نزول پر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو کچھ ارشاد فرمایا گزرا اگر مولوی محبوب علی صاحب سے لغزش واقع ہوئی تو وہ علی الاعلان توبہ کر چکے اب اس کے بعد بھی جو انہیں طعن و تشنیع کریں گے ملزم گردانے جائیں گے اُن کے پیچھے نماز سے بچیں گے تو وہی حد سے بڑھنے والے ہوں گے وہی بعد ارشاد الٰہی اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا فَاِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ کو خیال میں نہ لانے والے ہوں گے وہی ایسے ہوں گے کہ حضرت حسان و حضرت مسطح رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے زمانے میں ہوتے تو انہیں بعد توبہ بھی ملزم ہی ٹھہراتے وَالْعِیَاذُ بِاللّٰہِ تَعَالٰی وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ حضرت ام المؤمنین سیدتنا عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو بظاہر حکم آیۂ کریمہ یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی ارفع و اعلیٰ بلند و بالا ہیں جو بعد حضرت سیدتنا خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور سب ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن سے افضل ہیں جو ہر چار مذہب کی مفتی ہیں ان کی نسبت اعلیٰ حضرت تو اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کوئی بھی "تنگ و چست" اُن کا لباس نہیں کہہ سکتا کہ تنگ و چست لباس کسی مذہب میں جائز نہیں، تو لفظ ہی بتاتے ہیں کہ یہ ہرگز حضرت ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی منقبت کے شعر نہیں ہو سکتے ھٰکذا ینبغی التحقیق واللہ ولی التوفیق وھو خبیر رفیق وھو تعالیٰ اعلم

فقیر مصطفےٰ رضا قادری ۷ محرم ۱۳۷۶ھ

marfat.com

حضرت محدثِ اعظم ہند کے فتوائے مبارکہ پر دارالافتائے اہلِ سنت سنبھل ضلع مراد آباد کی مبارک تصدیقات

جواب صحیح و صواب ہے اور موافقِ سنت و کتاب ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ حضرت مولانا مفتی محبوب علی خاں صاحب کا اپنی غلطی کو مان لینا اور توبہ کی اشاعت کر دینا وہ مبارک اقدام ہے جو قابلِ تقلید ہے اور یہ مبارک فعل وہی شخص کر سکتا ہے جس کے قلب میں خوفِ الٰہی اور احترامِ حکمِ رسالت پناہی ہو اور وہ جذبۂ ایمانی اور امتثالِ احکامِ دینی کی دولت کا مالک ہو بلکہ یہ ان کے سچے عالمِ دین و ملت و عاملِ احکامِ شریعت و مفتیِ ملتِ غرّا و عاملِ سنتِ بیضا ہونے کی روشن دلیل ہے۔ مولنا المکرم نے یہ کام کر کے اس دورِ پرفتن میں سلفِ کرام کی سنت کو زندہ کر دیا اور علمائے حقانی اور علمائے سوء میں امتیاز کی بیّن نظیر قائم کر دی۔ نیز توبہ کی توفیق اسی قلب میں ہوتی ہے جس میں صحتِ عقائد اور سچے عملی جذبات ہوں اور اپنے نفس کے جذبات پر پورا پورا قابو حاصل ہو۔ لوگوں کے طعن اور عار کا دل پر اثر نہ ہو خوفِ الٰہی اس کے سینے میں موجزن ہو۔ لہٰذا ہر منصف مزاج صحیح العقیدہ دیندار مسلمان کے قلب میں تو حضرت مفتی صاحب موصوف کی عزت و عظمت پہلے سے اور زائد ہو جانی چاہیے اور ان کے سچے عالمِ ملت و مفتی شریعت ہونے کا راسخ اعتقاد قائم ہو جانا چاہیے۔ پھر جو شخص حضرت مفتی صاحب کے اس بے مثل خلوصِ مذہبی اور بے نظیر جذبۂ دینی اور اس مبارک اقدام اور قابلِ اتباع کام کی قدر نہ کرے اور اس کے خلاف پروپیگنڈا کرے اس کو یا تو مفتی صاحب سے ذاتی بغض و عناد ہے یا

marfat.com

وہ بدعقیدہ وہابی ہے کہ اس کے ناپاک مذہب میں اپنی غلطی کا اعتراف کر لینا زبردست گناہ ہے اور خدا کے رو برو توبہ و استغفار کرنا جرم عظیم ہے اور انتہائی عار و طعن کا سبب ہے بلکہ اُس کے گندے عقیدے میں لوگوں کا خوف خدا کے خوف سے زائد ہے اور خدا کے سامنے توبہ کرنا بھی بدترین گناہ اور ذلیل ترین کام ہے۔ جیسے اکابر وہابیہ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخیاں لکھیں رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی جناب میں سڑی سڑی گالیاں دیں اور چھاپ کر شائع کیں۔ پھر انہوں نے نہ تو خود اپنی غلطیوں کو مانا نہ علمائے عرب و عجم کے فتووں پر اپنی طرف سے توبہ شائع کی بلکہ انہیں لوگوں کا طعن و عار توبہ سے مانع و حاجب رہا اور وہ آج تک اپنی غلطیوں صریح کفروں کی تائید کر رہے ہیں۔ تو یہ مفتی صاحب کے خلاف پروپیگنڈا کرنے والے قرآن و حدیث کی کس قدر مخالفت پر اتر پڑے ہیں۔ قرآن کریم کی مخالفت تو فتوائے مبارکہ میں پیش کی ہوئی آیت سے ظاہر ہے اور حدیث پاک کی مخالفت ملاحظہ ہو۔ ترمذی شریف و ابن ماجہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَالَمْ يُغَرْغِرْ (مشکوٰۃ شریف صـ۲۰۲) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ قبول فرماتا ہے۔ جب تک اس کی روح گلے میں نہ پہنچے (یعنی حضورِ موت کے وقت توبہ قبول نہیں) حدیث شریف سے ثابت ہوگیا کہ حضورِ موت سے پہلے کی ہر توبہ قبول ہے اور اللہ تعالیٰ بندے کی ہر ایسی توبہ کو قبول فرما لیتا ہے تو مفتی صاحب کی توبہ مقبول ثابت ہوئی لیکن اُن کے مخالفین کے نزدیک غیر مقبول ہے تو انھوں نے حدیث کا کھلا ہوا مقابلہ کیا ابن ماجہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ

marfat.com

کَمَنْ لَا ذَنْبَ لَہٗ (مشکوٰۃ شریف ص۲۰۶) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا گناہ سے توبہ کرنے والا اس شخص کے مثل ہے جس کا کوئی گناہ نہیں ہے۔ اس حدیث شریف سے ثابت ہوگیا کہ توبہ کرنے والا گناہ نہ کرنے والے کے مثل غیر مجرم ہے اور یہ مخالفین اس کو توبہ کے بعد بھی مجرم قرار دے رہے ہیں تو کیا یہ حدیث شریف کی کھلی ہوئی مخالفت نہیں ہے ابن عساکر حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا اِذَا تَابَ الْعَبْدُ اَنْسَی اللّٰہُ الْحَفَظَۃَ ذُنُوْبَہٗ وَاَنْسٰی ذٰلِکَ جَوَارِحَہٗ وَمَعَالِمَہٗ مِنَ الْاَرْضِ حَتّٰی یَلْقَی اللّٰہَ وَلَیْسَ عَلَیْہِ شَاھِدٌ مِّنَ اللّٰہِ بِذَنْبٍ (جامع صغیر للسیوطی مطبوعہ مصر ص۱۸) جب بندہ توبہ کرتا ہے تو اللہ اس کے گناہ حفظہ فرشتوں کو بھلا دیتا ہے اور اس کے جوارح کو اور زمین کے معالم کو بھی بھلا دیتا ہے یہاں تک کہ وہ جب اللہ سے ملاقات کرے گا تو اس گناہ کا کوئی شاہد نہ ہوگا۔ اس حدیث شریف نے تو یہ ثابت کر دیا کہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے کے گناہوں کو اس اہتمام سے میٹ دیتا ہے کہ اس کے گناہ پر کوئی شاہد تک باقی نہیں چھوڑتا اور مخالفین اس کے مقابلے میں توبہ کے بعد بھی اس کے جرم کو اچھالتے ہیں اور اس کے خلاف پروپیگنڈا کر رہے ہیں اور اس کے لئے منافرت پیدا کر رہے ہیں تو یہ مخالفین قرآن وحدیث کی مخالفت کرنے والے، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے خلاف پروپیگنڈا کرنے والے ثابت ہوئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

۲۴؎ کتبہ العبد محمد اجمل غفرلہ اللہ عزوجل مفتی مدرسہ اجمل العلوم فی بلدۃ سنبھل

۲۵ محرم الحرام ۱۳۷۵ھ

۲۵؎ لقد اصاب من اجاب محمد مصطفیٰ علی غفرلہ الولی مدرس مدرسہ

marfat.com

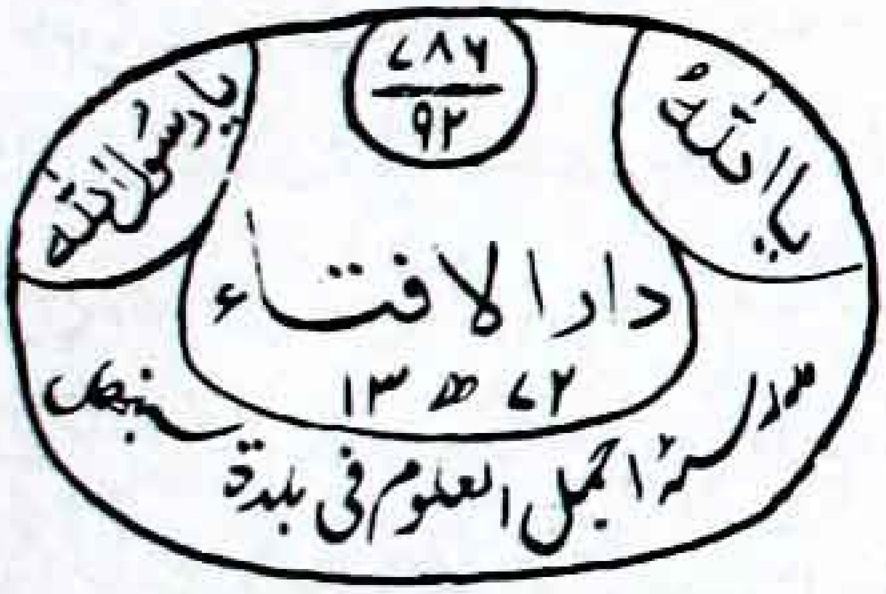

اجمل العلوم سنبھل

۷۶ الجواب صحیح
محمد حسین قادری
عفا اللہ عنہ مدرس مدرسہ
عربیہ اجمل العلوم سنبھل

۷۷ الجواب صحیح :- چراغ عالم عفی عنہ مدرس مدرسہ اجمل العلوم سنبھل مراد آباد

تصدیقاتِ مبارکۂ علمائے کرام اہلسنّت شہر میرٹھ

۷۸ الجواب صحیح فقیر غلام جیلانی صدر المدرسین مدرسہ اسلامیہ میرٹھ

۷۹ الجواب صحیح محمد عبد الرؤف عفی عنہ صدر مدرس مدرسہ عالیہ شہر میرٹھ

۸۰ الجواب صحیح فقیر محمد عبد السلام صدر مدرس مدرسہ قومیہ خیر نگر شہر میرٹھ

۸۱ اللھم ھدایۃ الحق والصواب - حضرت مولنا مولوی محبوب علی خاں صاحب دامت برکاتہم کے اعلان توبہ کے بعد ان کو مسجد کی امامت سے برطرف کرنے کا مطالبہ نہایت بیجا ہے جو لوگ ایسا مطالبہ کر رہے ہیں اُن سے مطالبہ کرتا ہوں کہ وہ اس بات کا ثبوت شائع کریں کہ اگر کسی سے کوئی لغزش ہو جائے اور پھر وہ اُس لغزش سے توبہ واستغفار کر لے تو اس کو توبہ کے بعد کسی قسم کی سزا بھی دی جائے۔ جو لوگ یہ پروپیگنڈا کر رہے ہیں کہ مولنا کو چاہیے کہ وہ بطور سزا کے مسجد کی امامت ترک فرما دیں تو وہ علمائے دین کو اسامی بنانا چاہتے ہیں۔ فی الجملہ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اس قسم کے مطالبے سے دست بردار ہو جائیں

marfat.com

اور اپنی زیادتیوں سے مولانا کے حضور معافی مانگیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ خادم الطلبہ
محمد جلیل مدرس دوم مدرسہ اسلامیہ عربیہ میرٹھ۔ ۲۷ محرم الحرام ۱۳۷۵ھ

۸۲ الجواب صحیح:۔ فقیر **محمد ابرار** صدر مدرس مسلم دار الیتامیٰ والمساکین
خیر نگر گیٹ میرٹھ۔

۸۳ الجواب صحیح۔ فقیر **محمد یوسف** رضوی قادری خیر نگر میرٹھ ۱۵ ستمبر ۱۹۵۵ء

۸۴ الجواب صحیح:۔ **محمد سلیمان** صدیقی بہاری۔ مدرسہ اسلامیہ میرٹھ۔

۸۵ اللّٰھم ھدایۃ الحق والصواب:۔ ہادیٔ عالم رہبر دوجہاں کاشف
اسرار لوح وقلم احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔
(حدیث ابن ماجہ شریف) اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ،
توبہ کے بعد کوئی بات قابل اعتراض کے نہیں ہے۔ اصاب المجیب
فقیر قاضی **ممتاز احمد** فاضل دار العلوم دیوبند خیر نگر شہر میرٹھ۔

۸۶ الجواب صحیح:۔ **محمد حفیظ اللہ** خیر نگر شہر میرٹھ

۸۷ الجواب صحیح **محمد الدین بہاری** مدرسہ اسلامیہ میرٹھ

۸۸ الجواب صحیح **انوار احمد نظامی** بہاری مدرسہ اسلامیہ شہر میرٹھ

۸۹ الجواب صحیح **محمد تمیز الدین سالم** بقلم خود مدرسہ اسلامیہ شہر میرٹھ

۹۰ الجواب صحیح **عبد الصمد آزاد** بقلم خود متعلم مدرسہ اسلامیہ اندر کوٹ
میرٹھ یوپی

۹۱ الجواب صحیح **محمد حنیف** متعلم مدرسہ اسلامیہ میرٹھ

marfat.com

تصدیقات مبارکہ علمائے کرام اہلسنّت مدرسۂ انوار العلوم
تلشی پور ضلع گونڈہ

۹۲ الجواب صحیح عتیق الرحمٰن بستوی ناظم مدرسۂ انوار العلوم تلشی پور ضلع گونڈہ
۷ صفر ۱۳۷۵ھ

۹۳ الجواب صحیح عبد المنان اعظمی مدرسہ انوار العلوم 〃 〃

۹۴ الجواب صحیح تفضل حسین مدرس انوار العلوم 〃 〃

۹۵ المجیب مصیب محمد کاظم علی مدرسۂ انوار العلوم 〃 〃

انقلاب[1] اینڈ کمپنی کے الفاظ میں استفتاء پر دار الافتائے
اہلسنّت دہلی کا حقانیت افروز فتویٰ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ " اگر کوئی ایسا

---

[1] مسلمانان اہلسنّت کی طرف سے جب ۳۲ حضرات علمائے کرام اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کا متفق علیہ شرعی قرآنی فیصلہ شائع ہوا تو انقلاب اینڈ کمپنی کی طرف سے کذب و افترا شائع کیا گیا کہ مصلیوں سے اپنے مطلب و مقصد و مطلب کے مطابق الفاظ میں استفتاء لکھوایا اور اسی کے مطابق جواب حاصل کر لیا" اور لکھا گیا کہ " اگر ان الفاظ کے ساتھ فتویٰ طلب کیا جاتا تو وہ کسی حالت میں بھی ۳۲ علماء کے فتوے حاصل نہ کر پاتے ، اگرچہ یہ انقلابی استفتاء کذبات و افترامات پر مشتمل تھا مگر ہم نے یہی افترائی استفتا شہر دہلی کے دار الافتائے اہلسنّت میں

(بقیہ حاشیہ آئندہ صفحہ)

marfat.com

شخص جو مسلمان ہونے کا دعویدار ہے عالم و مفتی دین بھی ہے کسی کتاب کو چھپوا کر سالہا سال تک ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی توہین کا مرتکب[1] رہا ہو کئی برسوں سے اس کی توجہ اس گناہ کی طرف مبذول کرائی جاتی رہی ہو[2] اور اس کے باوجود وہ لیت[3] و لعل اور تاویلات[4] سے کام لیتا رہے اور کتاب مذکور کو انہیں گستاخانہ اشعار کے ساتھ فروخت کر کے اس کی آمدنی کھاتا رہا ہو اور بعد از خرابی بسیار[5]۔ اپنا گناہ قبول کر کے توبہ کر لے۔ اپنا توبہ نامہ بار بار شائع کرے اور یہ بھی اعلان چھپوا دے کہ میں نے کتاب مذکور کے اس ورق کو صحیح ترتیب کے ساتھ چھپوا دیا ہے جن صاحبوں کے پاس میری چھپوائی ہوئی کتاب ہو وہ اس میں سے وہ ورق نکال کر مجھے بھیج دیں اور صحیح چھپا ہوا ورق مجھ سے منگا لیں" توبہ نامے کے اندر یہ بھی لکھ دے کہ میں نے توبۂ نصوح خدا اور رسول جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے حضور

(بقیہ صفحہ گزشتہ) پیش کر کے فتویٰ حاصل کر لیا۔ سنی بھائی بغور و انصاف ملاحظہ فرمائیں کہ اس فتویٰ مبارکہ میں حکم مسئلہ بالکل واضح و روشن ہے و للہ الحمد ۱۲ مرتب عفی عنہ۔

[1] حضرت مولانا محبوب علی خاں صاحب حفظہٗ ربہٗ پر اس توہین کا الزام انقلاب اینڈ کمپنی کا کھلا ہوا جھوٹ اور افترا ہے ۱۲ مرتب عفی عنہ [2] یہ بھی انقلاب اینڈ کمپنی کا جھوٹا افترا ہے ۱۲ مرتب عفی عنہ [3] یہ بھی افترا اور جھوٹ ہے جس وقت ان اشعار پر دہابیہ کا اعتراض معلوم ہوا اسی وقت کانپور میں اعتراض کا رد کر دیا گیا ۱۲ مرتب عفی عنہ [4] یہ بھی کذب و افترا ہے ہرگز کوئی تاویل نہیں کی گئی بلکہ صرف یہی بتایا گیا کہ یہ اشعار ہرگز ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان میں نہیں بلکہ کافرہ عروسان حجاز کے متعلق ہیں ۱۲ مرتب عفی عنہ [5] یہ بھی کذب محض افترائے بحث ہے۔ بمبئی میں سب سے پہلے ۱۰ر جولائی ۵۵ء کو حضرت مولانا ممدوح دام بالنصر والفتوح کا توبہ نامہ شائع ہو چکا تھا جبکہ یہ انقلابی فتنہ ہرگز پیدا بھی نہ ہوا تھا ۱۲ مرتب عفی عنہ

marfat.com

کرلی ہے۔ میری اس توبہ پر مطلع ہونے کے بعد بھی جو شخص میرے اُسی گناہ سابق کی بنا پر لعن طعن کرے وہ شرعاً فساد انگیز و فتنہ پرداز ہوگا کیونکہ التائب من الذنب کمن لا ذنب لہٗ تو اب اس شخص کی توبہ شرعاً قابلِ قبول ہے یا نہیں اور کیا یہ کہنا شرعاً جائز و صحیح ہوگا کہ اس نے ڈر کر توبہ کی ہے لہٰذا قابلِ قبول نہیں بینوا توجروا۔
المستفتی۔ محمد عزیز الرحمٰن بھاؤ پوری غفرلہٗ ۸ محرم الحرام پنجشنبہ روز جمعہ مبارکہ[1] ۲۷ اگست ۱۹۵۵ء۔

الجواب :۔ مجھے افسوس ہے کہ کتاب مذکور کا وہ حصہ نہ بھیجا گیا جس پر جواب مسئلہ کا دار و مدار تھا۔ اس سوال سے چونکہ واقعے کی حقیقت کا پتا نہیں چلتا اس لئے شخص مذکور پر یقین کے ساتھ کوئی حکم لگانا دشوار ہے۔ اگرچہ سوال کے ابتدائی مضمون میں اس کی ضرور صراحت ہے کہ اس نے حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی توہین کا ارتکاب کیا ہے لیکن وسطِ سوال اس سے آبی ہے اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض اشعار کی ترتیب میں سہواً اُس سے یہ غلطی واقع ہوئی ہے۔ حالانکہ یہ شئے شرعاً قابل مواخذہ نہیں الاشباہ والنظائر میں ہے۔
اِتَّفَقَ الْعُلَمَاءُ عَلٰی اَنَّہٗ (اَیِ النِّسْیَانَ وَالْخَطَأَ) مُسْقِطٌ لِلْاِثْمِ مُطْلَقًا لِلْحَدِیْثِ الْحَسَنِ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی وَضَعَ عَنْ اُمَّتِی الْخَطَأَ وَالنِّسْیَانَ ۔ ہاں اس قدر غلطی ضرور کہی جاسکتی ہے کہ اس کو چاہیے تھا کہ اس غلطی پر اطلاع پانے کے بعد ہی اس کا تدارک کرتا لیکن غالب یہ ہے کہ وہ یہ

---

[1] اسی تاریخ کے انقلاب بمبئی میں یہ انقلابی افترائی استفتاء شائع کیا گیا ہے اگرچہ اس میں امر حق پر کذبات و افتراءات کی بہت کچھ اندھیریاں ڈالی گئی تھیں لیکن آسمانِ فتویٰ پر اصل حکم مسئلہ کے متعلق آفتابِ حق و ہدایت جگمگا کر ہی رہا وللہ الحمد ۱۲ مرتب عفی عنہ

marfat.com

خیال کرتا رہا ہوگا کہ آئندہ اشاعت میں اس کی تصحیح کردی جائے گی جس کو سائل لیت و
لعل کے ساتھ تعبیر کر رہا ہے۔ پس یہ جرم ایسا جرم نہیں کہ بعد ازالۂ غلطی بھی وہ معافی کے
قابل نہ ہو۔ خصوصاً جبکہ وہ اس خطاً غلطی کے ساتھ بھی وہ معاملہ کر رہا ہے جو قصداً گناہ
کرنے والے کو شایان ہے۔ پس مولائے کریم جلّ اسمہٗ کے حضور تو اس شخص کی توبہ یقیناً
قبول ہو چکی اس کے حضور تو گناہ صرف ندامت ہی سے میٹ دیا جاتا ہے لقولہ علیہ و
علیٰ آلہٖ الصلوٰۃ والسلام کَفَّارَۃُ الذَّنْبِ نَدَامَۃٌ خود مولیٰ تعالیٰ کا ارشاد ہے
اَلَمْ یَعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰہَ ھُوَ یَقْبَلُ التَّوْبَۃَ عَنْ عِبَادِہٖ کیا وہ اتنا بھی نہیں
جانتے کہ اللہ تعالیٰ ہی توبہ قبول فرماتا ہے۔ اپنے بندوں کی اس واقعے میں شخص مذکور
پر جو فرض عائد ہوتا تھا وہ اس نے کما حقہٗ پورا کردیا۔ اب جو شخص یہ کہتا ہے کہ
یہ توبہ قبول نہیں اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی کہے کہ آفتاب نکلنے کے باوجود
اندھیرا نہیں گیا۔ ہو سکتا ہے کہ آفتاب گہن لگا ہوا نکلے اور دن میں اندھیرا ہو لیکن
شرعاً یہ ممکن نہیں کہ توبہ اپنی شرائط کے ساتھ صحیح ہو اور قبول نہ ہو۔ صورت مذکورہ میں توبہ
کے قبول ہونے کے لئے جو امور ضروری تھے سب پورے ہو چکے اور یہ کہنا کہ چونکہ ڈر
کر توبہ کی ہے اس لئے قابلِ قبول نہیں۔ یہ بات نہ کہے گا مگر عقل سے بیگانہ۔ آدمی
جب توبہ کرتا ہے اس کو اپنے گناہ کے نتیجے کی برائی کا خوف ہی ہوتا ہے اور اگر اس
کلام کا یہ منشا ہے کہ اس منتقمِ حقیقی کا خوف نہ تھا قلب اس کا اسی توہین پر مطمئن
ہے تو اول تو قصداً توہین ثابت ہی نہیں دوسرے یہ کہ یہ اس کی نیت پر حملہ ہے وہ کون
ہے جس نے اس کے قلب کو چیر کر دیکھا ہے۔ احکام شریعت کا مدار انسان کے
ظاہر حال پر ہے قلب کے حال سے اس کو کیا علاقہ۔ اس واقعے میں اس شخص سے
جس درجے کا بھی گناہ صادر ہوا یا تو اس رؤف و رحیم جلّ مجدہٗ کا ہے یا اس مادر مہربان
کا ہے جس کی شفقت پر ہماری ہزاروں ماؤں کی شفقت قربان (رضی اللہ تعالیٰ عنہا)

marfat.com

تو وہ کریم جل جلالہ تو خطا کار کی صرف ندامت ہی پر خطا کو نسیاً منسیا کر دیتا ہے۔ نہیں بلکہ دوسروں کو بھی اس سے درگزر کرنے اور اس کے ساتھ احسان کرنے پر تنبیہ فرماتا ہے۔ چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایسے ہی واقعے میں حضرت مسطح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں تنبیہ فرمائی اور آیت کریمہ وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنكُمْ وَالسَّعَةِ أَن يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا أَلَا تُحِبُّونَ أَن يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ نازل ہوئی۔ خلاصہ اس واقعے کا یہ ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت مسطح بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خرچ کے کفیل تھے مسطح رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چونکہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر تہمت لگانے والوں کے ساتھ موافقت کی تھی اس بنا پر حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قسم کھالی کہ میں اب مسطح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ سلوک نہ کروں گا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (اور تم میں جو فضیلت وسعت والے ہیں وہ قرابت داروں، اور مسکینوں کو اور اللہ کی راہ میں گھر بار چھوڑنے والوں کو دینے سے قسم نہ کھائیں اور چاہیے کہ معاف کر دیں اور درگزر کریں۔ کیا تم اس بات کو محبوب نہیں رکھتے ہو کہ اللہ تم کو بخش دے۔ اور اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے) حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جب یہ آیت حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر تلاوت فرمائی تو انہوں نے عرض کیا کہ بیشک میری آرزو ہے کہ اللہ تعالیٰ میری مغفرت فرمائے میں مسطح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ جو سلوک کرتا تھا اب کبھی موقوف نہ کروں گا۔ میں امید کرتا ہوں کہ اگر مسلمانوں نے اس آیت کریمہ کے مضمون پر غور کیا تو اس شخص سے کبھی قلب میں کدورت کو راہ نہ دیں گے رہیں اُمّ المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سو وہ تو ماں ہیں اور ماں تو بچے کی طفلانہ

marfat.com

بے تمیزی دیکھتے ہوئے بھی اپنے سے جدا نہیں کرتی چہ جائیکہ بچہ رو رہا ہو اور گڑگڑا کر اپنی خطا کی معافی چاہ رہا ہو تو کس کی عقل میں آتا ہے کہ وہ دھتکار دیں گی۔ اور وہ بھی ایسے وقت کہ اپنے مولیٰ کی اُس پر عنایت ملاحظہ کر رہی ہوں اور جانتی ہوں کہ اب اس سے کبیدہ خاطر رہنا مولیٰ کو ناپسند ہے۔ غرض جب صاحبِ حق ہی معاف کر دے تو پھر ما و شما کو اس میں چون و چرا کی گنجائش نہیں۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو محض اس غلطی کی بنا پر اس شخص کی مخالفت سے بچائے کہ اس باب میں سخت سخت وعیدیں وارد ہیں ورنہ اُس کا کچھ نہ بگڑے گا اپنا نقصان کر بیٹھیں گے اور اور اُلٹے اس شخص کے مجرم ٹھہریں گے اور بچے رہے تو فائدہ ہی فائدہ متصور ہے۔ چنانچہ ایک طویل حدیث میں حقوقِ مسلم کا ذکر فرماتے ہوئے فرمایا کہ اگر تجھ سے کچھ بھی نہ ہو سکے تو اتنا ہی کر کہ لوگوں کو برائی تو مت پہنچا کہ یہ بھی تیری طرف سے صدقہ ہے۔ بلکہ جو لوگ غیر جانبدار ہیں اُن پر بھی لازم ہے کہ اصلاح میں کوشش کریں کہ یہ افضل صدقہ میں شمار ہو گا۔

لقولہٖ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ الصّلوٰۃ والسلام اَفْضَلُ الصَّدَقَۃِ اِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَیْنِ اور اگر اس واقعے میں اُس شخص نے کسی پر سب وشتم کیا ہو تو اس کو معاف کر دینا چاہیے اور اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰہُ لَکُمْ کے مضمون کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہیے فقط

وَاللّٰہُ تعالیٰ اعلم

محمد مظہر اللہ غفرلہ الالہٗ

marfat.com

فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینہم ثم لا یجدوا فی انفسہم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما

دار الافتاء
مسجد فتح پوری
دہلی

الجواب صحیح :- احقر مشرف احمد غفرلہٗ، نائب مفتی
مسجد فتح پوری دہلی

حج کعبۂ معظمہ و زیارتِ مدینہ طیبہ سے مشرف ہو کر بمبئی تشریف لانے والے

حضرات علمائے اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کا

مُبارک فتویٰ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے میں کہ **مولانا محبوب علی خان صاحب** حفظہٗ ربہٗ نے اپنے بار بار اعلانِ توبہ کے شائع فرمانے کے بعد یہ ضروری اعلان بھی اشتہاروں اخباروں میں شائع فرما دیا کہ ”حدائقِ بخشش حصہ سوم صـ۳ و صـ۳۸ میں بے ترتیبی سے اشعار شائع ہو گئے تھے اس غلطی سے بار بار اپنی توبہ فقیر شائع کر چکا ہے۔ خدا اور رسول جلّ جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فقیر

marfat.com

کی توبہ قبول فرمائیں۔ آمین ثم آمین۔ اور سُنّی مسلمان بھائی خدا و رسول کے لئے معاف فرمائیں۔ جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فقیر نے اس ورق کو صحیح ترتیب کے ساتھ چھپوادیا ہے اور سات شعروں کو بالکل نکال دیا ہے۔ جن صاحبوں کے پاس حدائق بخشش حصہ سوم ہو وہ مہربانی فرماکر صـ۳۷ و صـ۳۸ والا ورق نکال کر فقیر کو بھیج دیں۔ اور یہ صحیح چھپا ہوا ورق فقیر سے منگا کر کتاب میں لگا لیں اور جو صاحب کتاب واپس کرنا چاہتے ہوں وہ کتاب فقیر کے پاس پہنچا کر فقیر سے قیمت واپس لے لیں۔ والسلام علیٰ اہل الاسلام۔ فقیر ابوالظفر محب الرضا محمد محبوب علی خاں قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی (غفرلہٗ ربہٗ وحفظہٗ) پتا یہ ہے :۔ جامع مسجد۔ مدنپورہ بمبئی نمبر ۸

مولانا محبوب علی خان صاحب کے اس ضروری اعلان کے بعد شرعاً اُن پر کیا حکم ہے۔ اور جو لوگ اس کے بعد بھی اُن پر طعن و تشنیع کرتے ہیں۔ اُن کی توبہ کو ناقابلِ قبول بتاتے ہیں۔ ان کی اقتدا میں نماز ناجائز کہتے ہیں۔ وہ کس حکم شرعی کے مستحق ہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب بعون الوھاب :۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ حبیبہ الکریم وعلیٰ آلہ وازواجہ وصحبہ وابنہٖ ومن تبعھم اجمعین۔ صورتِ مُستفسَرہ میں حضرت مولانا محبوب علی خاں صاحب چونکہ حدائقِ بخشش حصہ سوم کے مصنف نہیں محض جامع و مرتب ہیں لہٰذا اُن کو مضمون کا ذمہ دار قرار دینا سراسر جہالت یا تعصب و عناد ہے یا معاذ اللہ حضرت ام المؤمنین صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وارضاہا عنا کو خواب میں دیکھ کر کمسن بی بی کے ملنے کی تعبیر جو اُن کے پیشوا تھانوی نے کی اس کو حجاب میں رکھنا ہے۔ بلکہ خود اُن کے زوج کریم رؤف و رحیم علیہ وعلیٰ آلہ افضل الصلاۃ والتسلیم کی شانِ اقدس میں گندی

marfat.com

گھنونی توہینیں کر کے اُن کے کبراء جو کفر متبین ومتعین کے مرتکب ہوئے اُس پر پردہ ڈالنا چاہتے ہیں حالانکہ ع۔ ایں خیال ست ومحال ست وجنوں

رہا جمع وترتیب تو اس کے وہ ذمہ دار ضرور ہیں۔ اس میں قلّتِ توجہ کی وجہ سے جو غلطی ہوگئی اس سے انہوں نے بار بار توبہ شائع کی۔ بلکہ ان اشعار کو کتاب سے نکال دیا۔ دوسرا ورق چھپوا کر شائع کر دیا۔ اب شرعاً ان کی پوری براءت ہوگئی۔ اور وہ اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَہٗ کے مصداق ہوگئے۔ اب اس کے بعد بھی جو لوگ اُن پر طعن وتشنیع کرتے ہیں اور ان کی توبہ کو ناقابلِ قبول بتاتے ہیں اور اُن کی اقتدا میں نماز ناجائز کہتے ہیں وہ لوگ یا تو جاہل ہیں یا متعصب ومعاند یا وہ لوگ ہیں جو اپنے مقتداؤں تھانوی ونانوتوی وغیرہما کے کفریات، وتوہینِ حضرت ام المومنین طیبہ طاہرہ محفوظہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وارضاہا عنا پر پردہ ڈالنا چاہتے ہیں۔ اور باوجود اس کے اتنی بڑی فتنہ انگیزی کہ الامان والحفیظ۔ اُن کو اَلْفِتْنَۃُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ اور فَاَفْتَوْا بِغَیْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا کی وعید شدید سے ڈرنا چاہیے، فقط وَاللّٰہُ سُبْحٰنَہٗ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُہٗ جل مجدہ اتم واحکم وھو التواب الرحیم وحبیبہ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْمُ ھُوَ الرَّءُوْفُ الرَّحِیْمُ۔

۹۶ ع قالہٗ بفمہ وامر برقمہ الفقیر محمد حبیب الرحمٰن القادری غفرلہٗ۔ ناظم مدرسہ مدینۃ العلم الہ آباد

۹۷ ع الجواب صحیح :۔ فقیر رفاقت حسین قادری غفرلہٗ (صدر المدرسین مدرسہ احسن المدارس قدیم کانپور)

۹۸ ع الجواب صحیح والمجیب نجیح :۔ عبدہ المذنب محمد سلیمان نانپاروی غفرلہٗ

۹۹ ع باسمہٖ تعالیٰ حامداً ومصلیاً ومسلماً: الجواب صحیح وصواب الاحقر محمد رجب علی القادری غفرلہٗ۔

marfat.com

۱۰۰ ذلک کذلک :۔ محمد نعمت اللہ قادری غفرلہٗ
۱۰۱ الجواب صحیح :۔ ساحقر محمد نعیم اللہ غفرلہٗ

حضرت محدّث اعظم ہند دام ظلہم العالی کے فتوائے مبارکہ پر دارالافتائے اہلسنّت پیلی بھیت کی حقانی تصدیق

حضرت بابرکت محدّث اعظم دامت معالیہم کا ارشاد گرامی بصورت فتویٰ مبارکہ بالکل حق و صحیح و صواب ہے۔ مولانا مولوی محمد محبوب علی خان صاحب نے جبکہ توبہ کر لی اور اعلان توبہ بھی شائع کر دیا تو پھر اُن کے خلاف محاذ قائم کرنا اور ان کو قابل امامت نہ سمجھنا اور ان سے امامت چھوڑ دینے کا مطالبہ کرنا خدا اور رسول جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے لڑائی کرنا ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ بلکہ اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَہٗ کے مصداق وہ پاک و صاف ہو چکے اُن کی امامت شرعاً جائز ہے۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ جس طرح وہ مولٰنا محبوب علی خاں صاحب کو اپنا امام و پیشوا مانتے چلے آئے ہیں مانیں اُن کا احترام کریں۔ یہ سمجھ لینا کہ مولٰنا محمد محبوب علی خاں صاحب سے حقوق العبد میں کوتاہی ہوئی اور وہ اس مؤاخذے میں گرفتار ہیں غلط ہے۔ اگر اسے صحیح مان لیا جائے تو پھر کوئی غیر مسلم کبھی مؤمن ہی نہ ہو سکے۔ مثلاً ایک غیر مسلم دشمن اسلام حالت کفر میں کفریات کے پھنکے اڑاتا رہا۔ اور پیشوایان اسلام کی شان میں نہیں معلوم کیا کیا گستاخیاں بکتا رہا۔ مگر جب وہ توبہ کر کے صاحب ایمان ہو جاتا ہے تو پھر اُس سے کوئی نہیں کہتا کہ تم حقوق العباد کے مؤاخذے میں گرفتار ہو۔ تم نے پیشوایان اسلام کی شان میں گستاخیاں کی ہیں وغیرہ۔ فلہذا مولوی محبوب علی خان صاحب

marfat.com

نہ تو حقوق العباد کے مؤاخذے میں گرفتار ہیں نہ اُن کی امامت پر شرعاً کوئی اعتراض۔
واللہ و رسولہ اعلم جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم۔

ع۱۰۲ فقیر ابوالوجاہتہ عبید الضیاء **محمد وجیہ الدین** قادری رضوی ضیائی امانی غازی پوری۔
غفرلہ المولی القوی ذنبہ الصوری والمعنوی (سجادہ نشینِ آستانہ عالیہ ضیائیہ۔ محلہ مسجدِ بھشتیاں پیلی بھیت)

یہ فتویٰ بیشک حق اور صحیح ہے۔ مولانا محبوب علی خاں صاحب نے جبکہ توبہ کرلی اور اعلانِ توبہ بھی شائع کردیا تو پھر اُن کے خلاف محاذ قائم کرنا اور ان کو ناقابلِ امامت سمجھنا اور ان سے امامت چھوڑنے کا مطالبہ کرنا یہ قطعی غلط اور شریعت کے خلاف ہے۔

ع۱۰۳ **بنّے میاں شیری** (سجادہ نشین آستانہ قادریہ شیریہ۔ محلہ مغیر خان پیلی بھیت شریف)

ع۱۰۴ **نوشہ میاں** (ولیعہد آستانہ قادریہ شیریہ۔ محلہ مغیر خان پیلی بھیت شریف)

دیگر علمائے کرام اہلسنّت کی تصدیقاتِ مبارکہ

ع۱۰۵ صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب:۔ **نظام الدین خان** مدرس دارالعلوم شاہ عالم احمد آباد

ع۱۰۶ الجواب صحیح **محمد صابر القادری نسیم بستوی** (مدرس مدرسہ اہلسنّت۔ راج پیپلا۔ گجرات)

ع۱۰۷ الجواب صحیح:۔ **محمد صدیق احمد**۔ چشتی قادری براؤنی۔ الحال وارد بمبئی (ولیعہد آستانہ مبارکہ) احاطہ فیض الرسول۔ براؤن شریف ڈاکخانہ سکھوی ضلع بستی)

marfat.com

۱۰۸ الجواب صحیح:۔ فقیر امجدی نثار احمد اعظمی خادم مدرسہ عربیہ غوثیہ چپخن ضلع تھانہ

ملک العلماء فاضلِ بہار حضرت مولٰنا ظفر الدین قادری رضوی دام ظلہم العالی کا مبارک فتویٰ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے میں کہ حضرت اُم المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان میں یہ شعر لکھنا ؎

تنگ و چست انکا لباس اور وہ جوبن کا اُبھار ... مسکی جاتی ہے قبا سر سے کمر تک لے کر

یہ پھٹا پڑتا ہے جوبن مرے دل کی صورت ... کہ ہوئے جاتے ہیں جامے سے بروں سینہ و بر

کیسا ہے۔ یہ حضرت ام المؤمنین کی تعظیم ہے یا توہین اور ایسا لکھنے والا سُنّی ہے یا شیعہ۔ بینوا توجروا۔ محمد اسحاق۔ الکریم منزل بلیٹن روڈ بمبئی ۱

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللہ رب محمد صلی علیہ وسلما ... و علی ذریہ وصحبہ ابد الدھور وکرما

الجواب:۔ خبثائے دیوبند اپنے اکابر کے کلماتِ توہینیہ کی کوئی توجیہ کر نہیں سکتے اور نہ ان کے بنائے بنتی ہے تو لاچار ہو کر حضرات اہلسنت کے کلام کو توڑ مروڑ کر چاہتے ہیں کہ کسی طرح کلمۂ توہین ثابت کر دیں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی توہین نہیں تو ازواجِ مطہرات (رضی اللہ تعالیٰ عنہن) کی توہین مشہور کریں۔ یہ دونوں شعر حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تعریف میں سرے سے نہیں ہیں۔ بلکہ یہ اشعار تشبیب کے ہیں چنانچہ اس کے بعد والا شعر خود اس پر دلیل ہے ؎

نامہ کس قصد سے اٹھا تھا کہاں جا پہنچا ... راہ تشبیب سے ہو جانبِ مقصود سفر

marfat.com

اُن کا کی ضمیر نور کی طرف پھرتی ہے جو اس شعر کے اوپر ہے ؎

نور رُؤیت کیلئے شوق سے آنکھیں دھولیں اسی سرکار کا مملوک ہے حوض کوثر

اس کو حضرت اُمّ المومنین (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کی تعریف کے اشعار سمجھنا خود غلط اور دوسروں کو غلطی میں پھنسانا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

دوبارہ سوال

۷ر نومبر ۱۹۵۴ء ۔ بِسْمِہٖ سُبْحٰنَہٗ ۔ حضرت فاضل جلیل القدر دامت برکاتہم۔ سلام مسنون ۔ جواب ملا شکر گزار ہوں ۔ آپ فرماتے ہیں یہ اشعار تشبیب کے ہیں اور منقبت بعد میں اور دلیل میں یہ شعر لکھتے ہیں ؎

خامہ کس قصد سے اٹھا تھا کہاں جا پہنچا راہ تشبیب سے ہو جانب مقصود سفر

حضور معاف فرمایئے ۔ میں تحریف نہیں کہوں گا ۔ تصرف فرمانے پر ضرور متوجہ کروں گا دوسرا مصرعہ وہ نہیں یہ ہے ع راہِ نزدیک سے ہو جانبِ تشبیب سفر

اگر تشبیب ہی مان لیا جائے تو کیا تشبیب میں وہ اشعار صحیح ہیں اور اس طرح کی تشبیب کا کوئی ثبوت مدائحِ رسول واہلِ بیت میں ملتا ہے ۔ نیز ص۳۷ پر بعض اشعار الگ سے تشبیب کا عنوان قائم کر کے لکھا گیا ہے اور یہ شعر جہاں ہے وہ نہیں ہے ۔ افسوس ہے آپ نے یہ تحریر نہیں فرمایا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا لباس کیسا ہوتا تھا ۔ بلکہ آپ کا علم مطاعن پر اتر آیا ۔ اور خبثائے دیوبند کے تذکرے پر آپ غضبناک ہو گئے ۔ حالانکہ یہ ایک بدگمانی تھی ۔ یہودیوں کا شیوہ تحریف نہیں معلوم ہم نے اختیار کیا یا آپ نے کہ مصرعہ ہی بدل دیا ۔ العیاذ باللہ والسلام ۔ محمد اسحٰق عفی عنہ ۔ الکریم منزل ۔ فلاٹ نمبر ۱۵ تیسرا مالہ ۔ پلٹن روڈ ۔ بمبئی نمبر ا۔

الجواب :۔ بعد ما ہو المسنون ۔ گرامی نامہ میرے خط کے جواب میں آیا تشکر

marfat.com

گنہگار ہوں جواباً گذارش ہے (۱) شعر میں فقیر نے نہ تصرف کیا ہے نہ معاذ اللہ تحریف۔ بلکہ مطبع والے کی بے توجہی سے مصرعہ غلط چھپ گیا تھا۔ اس کی تصحیح ہے۔ آپ خود خیال کر سکتے ہیں کہ (اگر اس شعر کو اسی موقع پر رکھا جائے جہاں چھپ گیا ہے تو) مصرعہ راہِ نزدیک سے ہو جانبِ تشبیب سفر، کا مطلب کیا ہوگا۔ جس مطبع کی بے احتیاطی کی یہ حالت ہو کہ صفحہ کا صفحہ غلط چھپ جائے اس مطبع میں مصرعہ کا غلط چھپ جانا کیا مستبعد ہے۔ آپ خود ملاحظہ فرمایئے۔ صفحہ ۱۷ کے بعد صفحہ ۱۸ و ۱۹ کا مضمون ہونا چاہیے۔ لیکن اس کی جگہ ص ۲۳ و ص ۲۴ کے اشعار ہیں۔ جس کی وجہ سے مضمون بالکل بے جوڑ ہو گیا ہے۔ صفحہ ۱۷ کا آخری شعر یہ ہے ؎

وہ لذت بھرے ہیں شہیدوں کے ماتم　　　کہ دوزخ بھی آئے تو بھولے مصائب

اور ص ۱۸ کا پہلا شعر یہ ہے ؎

آنکہ حج نا کردہ حج گردد حج بردے مراں　　　حج ہمیں یک گوہر درج رادہ گوہر میکنند

اسی طرح ص ۱۹ پھر ص ۱۸ چھپا ہے (۲) آپ کا فرمانا "اس طرح کی تشبیب کا ثبوت مداحانِ رسول و اہلبیت میں ملتا ہے؟" بہت۔ ملاحظہ ہو حضرت محسن کاکوروی کا وہ قصیدہ جس کا مطلع ہے ؎

سمتِ کاشی سے چلا جانبِ متھرا بادل　　　برق کے کاندھے پہ لاتی ہے صبا گنگا جل

نیز کتاب الاغانی ملاحظہ فرمایئے تو اس قسم کی تشبیبیں آپ کو بہت کثرت سے ملیں گی۔ زیادہ نہیں تو علامہ نبہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مجموعہ اشعار نعتیہ ملاحظہ فرمایئے تو ایسی تشبیب پر آپ کو استعجاب نہ ہوگا۔ اور جب نظائر ہی پر اختلافات کا فیصلہ ہے تو مہربانی کرکے صراطِ مستقیم کی عبارت "صرف ہمت بسوئے شیخ و امثالِ آن از معظمین گو جنابِ رسالت مآب باشند بچندیں مرتبہ بدتر از استغراق درصورت گاؤ و خرِ خود ست" اور عبارت حفظ الایمان "اگر بعض علوم غیبیہ مراد

marfat.com

ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علمِ غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے"۔ اور عبارتِ براہین قاطعہ "شیطان و ملک الموت کو یہ وُسعت نص سے ثابت ہوئی فخرِ عالم کی وُسعتِ علم کی کون سی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے" اور اشعارِ مرتبہ مولوی محمود حسن صاحب ؏

زباں پر اہلِ اہوا کی ہے کیوں اُعلُ ہُبَل شاید　　　اُٹھا عالم سے کوئی بانیِ اسلام کا ثانی

اور ؎

تمہاری تربتِ انور کو دیکر طور سے تشبیہ　　　کہوں ہوں بار بار اَرِنی مری دیکھی بھی نادانی

نیز ؎

مُردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے نہ دیا　　　اس مسیحائی کو دیکھیں ذری ابنِ مریم

وغیرہ وغیرہ اشعار و عبارات کی نظیریں کیا آپ علمائے اہلِ سنّت کی کتابوں میں دکھا سکتے ہیں (۳) قصیدہ مطالعہ کرنے والوں پر یہ امر اَظْهَرُ مِنَ الشَّمْسِ وَاَبْیَنُ مِنَ الْاَمْسِ ہے کہ یہ دو شعر حور کی صفت ہیں جن کا ذکر اس کے اوپر والے شعر میں ہے ؎

حورِ رُویت کے لئے شوق سے آنکھیں دھولیں　　　اسی سرکار کا مملوک ہے حوضِ کوثر

رہا یہ کہ حور کی تعریف میں ایسے الفاظ کا استعمال جائز ہے یا نہیں تو اس کی ممانعت کا ثبوت کیا ہے جو اس پر الزام ہو۔ قرآن شریف میں حوروں کی جو صفتیں مذکور ہیں اُن سے آپ غافل نہ ہوں گے۔ حُوْرٌ عِیْنٌ کَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَکْنُوْنِ ۝ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ لَمْ یَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ۝ کَوَاعِبَ اَتْرَابًا ۝ اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ۝ فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْکَارًا ۝ عُرُبًا اَتْرَابًا ۝ کاعب اُبھری ہوئی پستان والی لڑکی یا اُبھری

marfat.com

ہوئی پستان جمع کو کا عیب ہے (مصباح اللغات) یوسف زلیخا کا یہ مشہور شعر آپ کو ضرور یاد ہوگا ۔

دو پستاں داشت چوں دو قبۂ نور حبابے خاستہ از بحرِ کافور

یہ تو تشبیب نہیں خاص مدح کا شعر ہے۔ مولنا جامی کو کیا کہئے گا۔

(۴) آپ لکھتے ہیں۔ "نیز ص ۳۷ پر تشبیب کے بعض اشعار الگ سے تشبیب کا عنوان قائم کر کے لکھا گیا ہے" ص ۳۷ نہیں بلکہ ص ۲۸ پر یہ عنوان قائم کر کے قصیدۂ لامیہ کے بعض اشعار ہیں وہ الگ چیز ہے۔ الگ وزن ہے۔ الگ بحر ہے۔ الگ قافیہ ہے۔ الگ ردیف ہے اور یہ قصیدۂ رائیہ ہے۔ عموماً ہر قصیدے میں تشبیب لکھا کرتے ہیں نہ کہ ایک تشبیب تمام قصائد کے لئے کافی ہو۔

(۵) آپ کا لکھنا۔ "افسوس ہے کہ آپ نے یہ نہ لکھا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا لباس کیسا ہوتا تھا" جناب مجھے اس کے لکھنے کی ضرورت ہی کیا تھی۔ جب حضرت مصنف قدس سرہٗ نے خود تحریر فرما دیا اور آپ کے لئے افسوس کی جگہ باقی نہ رکھی۔ ملاحظہ ہو ۔

تنِ اقدس میں لباس: آیۂ تطہیر کا ہو سورۂ نور ہو سر پہ گُہر آما معجر
یا حُمَیرا کا تنِ پاک پہ گلگوں جوڑا کَلِمِینِی کے دُر آویزۂ گوش اطہر
ہیں کہاں مالنیں سرکار کی عفت حرمت کہد و مجرے کو بڑھیں پھولوں کا گہنا لے کر
چمنِ قدس کے بیلے کا جبیں پر جھمکا نَحنُ اَقرَبُ کی چنبیلی سے گلے کا زیور
باغ تطہیر کی کلیوں سے بنائیں کنگن آیۂ نور کا ماتھے پہ منور جھومر

(۶) آپ کا ارشاد "مگر آپ کا قلم مطاعن پر اتر آیا" سوال کے جواب میں مطاعن نہ میری عادت اور نہ میں نے طعن کیا۔ کاش آپ صفائی سے سوال کرتے کہ حضرت فاضل بریلوی نے قصیدۂ منقبت ام المؤمنین (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) میں یہ اشعار

marfat.com

لکھے ہیں یا حدائق بخشش جلد سوم میں یہ اشعار ہیں۔ تو میں ہرگز وہ الفاظ نہ لکھتا۔ مگر یہ طرز سوال کہ زید و عمر و بکر کے آپ نے سوال کیا اس سے مقصد صاف ظاہر ہے کہ نادانستگی میں اشعار کو حضرت ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی منقبت خیال کر کے کوئی اُن کے شاگرد و مرید و خلیفہ کا فتویٰ۔ اور یہ نہایت ہی سخیف اور نامنصفانہ حرکت ہے اس لئے میں نے وہ الفاظ لکھے۔

(۷) آپ لکھتے ہیں "حالانکہ یہ ایک بدگمانی تھی"۔ اگر واقعی ایسا ہو[1]۔ اور سائل صاحب درحقیقت سُنّی صحیح العقیدہ ہوں تو مجھے اس لفظ کے واپس لینے میں تامل نہ ہوگا۔ اس لئے کہ کسی سُنّی صحیح العقیدہ کے سوال کے جواب میں خُبثائے دیوبند کا ذکر بے معنی ہے۔

(۸) آگے آپ کا لکھنا۔ "یہودیوں کا شیوۂ تحریف معلوم نہیں ہم نے اختیار کیا یا آپ نے کہ مصرعہ ہی بدل دیا"۔ مہربانِ من! میں نے یہودیوں کا شیوۂ تحریف ہرگز نہیں اختیار کیا اس کی گواہی خود آپ نے دی۔ ابتدائی والا نامے میں آپ تحریر فرماتے ہیں "میں تحریف نہیں کہوں گا تصرف فرمانے پر ضرور متوجہ کروں گا"۔ آپ نے یہودیوں کا شیوۂ تحریف اختیار کیا اس کو خود آپ مجھ سے بہتر سمجھ سکتے ہیں کہ اشعارِ تشبیب کو اشعارِ منقبت قرار دے کر اعتراض کر دیا۔ حوروں کی تعریف کو حضرت ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تعریف قرار دے کر مصنف کو موردِ طعن قرار دے دیا۔ رہا مصرعہ بدلنے کا الزام ہر ادنیٰ عقل والا سمجھ سکتا ہے کہ یہ تبدیل نہیں بلکہ غلط طباعت کی تصحیح ہے۔

---

[1] لیکن واقع میں ایسا نہیں۔ سائل صاحب درحقیقت وہابی دیوبندی مولوی یونس خارجی کے اذناب میں سے ہیں۔

marfat.com

۱۰۹ ع والسلام علی اہل الاسلام محمد ظفر الدین قادری رضوی غفرلہٗ پرنسپل جامعہ لطیفیہ بحرالعلوم۔ کٹھیار۔ ضلع پورنیہ بقلم محمد عبدالرشید متعلم جامعہ لطیفیہ

ضروری تنبیہ :۔ حضرت ملک العلماء دامت فیوضہم العالیہ نے اس فتوائے مبارکہ میں اسی شق پر ماشاء اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ تحقیق کے دریا بہائے ہیں کہ حدائق بخشش حصہ سوم میں قصیدۂ مبارکہ کے اشعار جس بے ترتیبی سے چھپ گئے ہیں اسی کو صحیح ترتیب فرض کرلیا جائے تو بھی وہ اشعار حضرت سیدتنا ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے متعلق ہرگز نہیں بلکہ حورعین کے متعلق ہیں اور اس بے ترتیبی کو صحیح ترتیب فرض کرلینے کے بعد بھی حضرت سیدہ صدیقہ کبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی توہین اور شرعی عیوب سے قصیدۂ مبارکہ پاک ہے۔ وللہ الحمد لیکن اس صورت میں یہ ماننا پڑے گا کہ جس طرح حدائق بخشش حصۂ سوم میں اور بہت سے اغلاط شائع ہوگئے اسی طرح یہ مصرع راہِ نزدیک سے ہو جانب تشبیب سفر؛ بھی غلط چھپ گیا ہے اور صحیح مصرع یوں ہے :۔ راہِ نزدیک سے ہو جانبِ مقصود سفر؛ نیز واضح رہے کہ فتوائے مبارکہ تحریر فرماتے وقت حدائق بخشش حصۂ سوم کا وہ نسخہ حضرت فاضلِ بہار ملک العلماء دام ظلہم العالی کے پیش نظر ہے۔ جو حافظ افتخار ولی خاں صاحب پیلی بھیتی نے حضرت اسد السنہ مولانا محبوب علی خاں صاحب نصرہٗ وحفظہٗ ربہٗ کو بغیر خبر کئے بغیر اطلاع دیئے بغیر اُن سے اجازت لئے چھپوا لیا ہے۔ جس کے اول سے دس صفحات کا دیباچہ سرے سے نکال دیا ہے۔ اسی میں صفحات بے ترتیب چھپ گئے ہیں اُسی میں مدحتِ سیدتنا ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ قصیدۂ مبارکہ ص۲۶ و ص۲۷ و ص۲۸ پر چھپا ہے اسی میں قصیدۂ لامیہ کے بعض اشعار تشبیب ص۲۸ پر چھپے ہیں۔ فافہم ولا تکن من المعاندین

marfat.com

کیا سورج پچھم سے نکل چکا؟

مسلم شریف میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں مَنْ تَابَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِہَا تَابَ اللّٰہُ عَلَیْہِ کہ جو توبہ کرے پچھم سے سورج نکلنے سے پہلے تو خدا تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتا ہے۔ اس حدیث شریف سے یہ ثابت ہے کہ پچھم کی طرف سے آفتاب نکلنے کے پہلے جو گنہگار توبہ کرے۔ تو رب تبارک و تعالیٰ توبہ قبول فرمانے والا ہے۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ آج بے دینوں اور بدمذہبوں کو صرف توبہ قبول کرنے سے عار ہے۔ سالہا سال سے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی توہین و تنقیص کر رہے ہیں۔ لیکن توبہ کرنے کے لئے تیار نہیں۔ حالانکہ اسی وجہ سے اہل ایمان کی نگاہوں میں ہر بے دین ذلیل و خوار ہے۔ بخلاف اس کے سُنّی علمائے کرام کیا بلکہ سُنّی عوام کو بھی ہم دیکھتے ہیں کہ جہاں اُن کو اُن کی غلطی کی طرف توجہ دلائی گئی وہ فوراً علی الاعلان توبہ کرنے میں کبھی دریغ نہیں کرتے۔ اور لطف یہ کہ بدمذہب خود بھی شیطان کی طرح توبہ سے محروم ہیں۔ اور اگر کسی سُنّی سے کوئی غلطی بھولے چوکے سے ہوجائے اور وہ توبہ شرعی کرے تو اس کی توبہ اور معافی کو بھی تسلیم نہیں کرتے اور ہزاروں قسم کے حیلے حوالے نکالتے رہتے ہیں۔ ان مردودوں سے کوئی پوچھے کہ کیا توبہ کا دروازہ بند ہوچکا۔ اور سورج پچھم کی طرف سے نکل چکا؟ مگر بات یہ ہے کہ اگر اللہ و رسول (جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم) سے بُغض حسد اور ضد ہو تو معاذ اللہ کم از کم اس قدر تو ہو کہ جس بات کو خدا و رسول (جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم) جائز اور قابلِ عمل

marfat.com

فرمائیں اس سے انکار ہی کیا جائے اور جن باتوں کو کفر و الحاد و ارتداد فرمائیں ۔ ان پر بہم اصرار کیا جائے ۔ اور اصرار ہی نہیں بلکہ ان کفریات کو جائز اور صحیح ثابت کرنے کے لئے پشتارے باندھ باندھ کر مناظروں اور مباحثوں کے لئے دوڑتے گھومیں ۔ چاہے نتیجے میں آدھی رات کو جاگنا ہی کیوں نہ پڑے ۔

خود حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بھی توبہ و استغفار فرماتے تھے

بخاری شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ فِی الْیَوْمِ اَکْثَرَ مِنْ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً ۔ یعنی خدا کی قسم بیشک میں اللہ کے دربار میں استغفار کیا کرتا ہوں اور اس کے حضور توبہ کیا کرتا ہوں ۔ دن میں ستر بار سے زیادہ ۔ اس حدیث شریف میں مسلمانوں کو توبہ کی طرف ترغیب دی گئی ہے کہ دیکھو جب میں معصوم (بلکہ تمام معصوموں کا سردار) ہو کر توبہ و استغفار کیا کرتا ہوں تو تم کو اے میری امت کے لوگو گناہ کے بعد توبہ کرنے میں کیا عذر ہے مسلم شریف میں حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں لَوْ اَنَّکُمْ لَمْ تَکُنْ لَکُمْ ذُنُوْبٌ یَغْفِرُھَا اللّٰہُ لَکُمْ لَجَاءَ اللّٰہُ بِقَوْمٍ لَھُمْ ذُنُوْبٌ فَیَغْفِرُھَا لَھُمْ ۔ یعنی اگر تم سے گناہ سرزد نہ ہوتے جن کو وہ بخشتا تو ضرور اللہ تعالیٰ اس قوم کو لاتا جس سے گناہ سرزد ہوتے جن کو خدا بخشتا ۔ اس حدیث شریف میں یہ ثابت فرمایا گیا ہے ۔ کہ

marfat.com

گناہ کا صُدُور تو مسلمانوں سے ہر وقت ممکن ہے لیکن اس کی رحمت سے نا اُمید نہ ہونا چاہیے اور اُس سے توبہ کرنا چاہیے۔ شرعی و قرآنی فیصلہ جو علمائے اہلسنّت دامت برکاتہم نے صادر فرمایا ہے فقیر کی نظر سے گزرا اور فقیر نے بغور پڑھا بیشک ہمارے علمائے کرام نے جو فیصلہ فرمایا ہے وہ قرآنِ پاک کی روشنی میں بالکل صحیح و حق ہے فقیر اس شرعی قرآنی فیصلے سے حرف بحرف متفق ہے۔

۱۱۱:۔ فقیر ابو النصر عنایۃ الرسول **محمد عمر** قادری وارثی رضوی غفرلہٗ (مدیر ماہنامہ سُنّی محلہ آریہ نگر لکھنؤ)

۱۱۲:۔ الجواب صحیح، فقیر عبد الستار نقشبندی غفرلہٗ خطیب جامع مسجد مچھلی محال لکھنؤ۔

مولانا محبوب علی خان کی توبہ قرآن و حدیث کی روشنی میں

برادرانِ اسلام۔ مولانا محبوب علی خان صاحب نے حدائقِ بخشش حصۂ سوم میں جو قصیدہ غلط ترتیب سے شائع کر دیا تھا۔ جس پر مطلع ہو کر آپ نے توبہ نامہ شائع کر دیا اور سچے دل کے ساتھ توبہ کر لی۔ آپ کی توبہ عِندَ اللہ قبول ہے جس کا گواہ قرآن ہے۔ اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰہِ وَاَخْلَصُوْا دِیْنَھُمْ لِلّٰہِ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَسَوْفَ یُؤْتِ اللّٰہُ الْمُؤْمِنِیْنَ اَجْرًا عَظِیْمًا ○ مَا یَفْعَلُ اللّٰہُ بِعَذَابِکُمْ اِنْ شَکَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ وَکَانَ اللّٰہُ شَاکِرًا عَلِیْمًا ○

marfat.com

مگر جن لوگوں نے توبہ کرکے اصلاح کرلی اور اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑ لیا اور اپنے دین کو اللہ کے لئے خالص کرلیا وہ مؤمنوں کے ساتھ ہیں اور عنقریب اللہ مومنوں کو اجرِ عظیم دے گا۔ اللہ تمہیں عذاب دے کر کیا کرے گا۔ اگر تم شکر کرو اور ایمان لاؤ اور اللہ قدر دان جاننے والا ہے۔ مولنا محبوب علی خان صاحب کی توبہ کے بعد بھی آپ کو ملزم سمجھنا بڑا ظلم ہے اور حرام ہے۔ قرآنِ عظیم کے حکم کے آگے ہر مسلمان کی گردن جھک جاتی ہے مگر جو خارج از اسلام ہوں اور جن کا ایمان بے وفا ہوکر رخصت ہوگیا ہو، اور جو کذاب ہوں وہ کب قرآن پاک کے حکم کے سامنے سر جھکائیں گے۔ وہ تو اسی بات کی رٹ لگاتے رہیں گے کہ توبہ قبول نہیں ہوئی۔ اللہ پاک تو فرمائے کہ توبہ کرکے نیک اعمال کرے وہ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ کے زمرے میں داخل ہوجاتا ہے مگر انقلاب اور تحفظ والے کہتے ہیں کہ مولنا کی توبہ قبول نہیں ہوئی۔ مسلمانو! آپ ہی بتائیں کہ آپ قرآن کا حکم مانو گے یا انقلاب اینڈ پارٹی کا حکم مانو گے؟ اب آیئے حدیث شریف ہماری رہنمائی فرماتی ہے۔ عبداللہ بن ابی سرح مدینہ منورہ میں آکر مسلمان ہوتے ہیں۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے وحی کی کتابت کا کام آپ کے سپرد فرمایا۔ منافقین کی بعض باتوں نے اُن کے دل پر اثر کیا۔ مدینہ طیبہ سے بھاگ کر آپ مکہ معظمہ چلے گئے۔

حضرت رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے ان کے قتل کا حکم صادر فرمایا۔ مکہ مکرمہ فتح ہوگیا۔ عبداللہ بن ابی سرح چھپتے پھرے۔ کہیں جائے پناہ نہ ملی۔ ناچار اپنے برادرِ رضاعی حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آکر پناہ لی اپنی غلطی کا اقرار کیا۔ ندامت و شرمندگی کا اظہار کیا اور تائب ہوکر دربارِ نبوت میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سفارشی بناکر حاضر ہوئے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ میں نے عبداللہ بن ابی سرح کو پناہ

marfat.com

دی ہے۔ چونکہ جرم سخت تھا یعنی قرآن پاک کی وحی کے متعلق بے سروپا باتیں مشہور کی تھیں۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اپنے روئے مبارک کو پھیر لیا۔ پیشانیِ اقدس پہ شکن ظاہر ہوگئی۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ میرے ماں باپ حضور پر قربان ہوں۔ عبد اللہ بن ابی سرح تائب ہوکر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا ہے اور مجھے سفارشی لایا ہے میرے مولیٰ اس کی خطا معاف کر دیجئے۔ حضور سید عالم نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے تائب ہونا سُن کر فوراً دستِ مبارک بڑھایا۔ اور بیعت قبول فرمائی۔ پھر اہلِ محفل سے ارشاد فرمایا یہ شخص توبہ سے قبل واجب القتل تھا ہم اس لئے خاموش تھے کہ تم میں سے کوئی اس فرض کو انجام دے یعنی عبد اللہ کو قتل کر دے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی یا رسول اللہ ہم تو اشارے کے منتظر تھے اس کے قتل کے لئے تیار تھے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا۔ اشارہ دھوکا ہے نبی ہرگز ایسا نہیں کر سکتا۔ عبد اللہ بن ابی سرح نے دوبارہ مسلمان ہوکر جاں نثاری میں بڑا درجہ حاصل کیا۔ مصر میں بطور نائب سپہ سالار کے سالہا سال کام کیا۔ غزوات میں برابر کے شریک رہے۔ افریقہ کی فتوحات انہیں کے نام پر ہوئی ہیں۔

برادرانِ اسلام! قرآن وحدیث کی روشنی سے روز روشن کی طرح ظاہر ہوگیا کہ مولٰنا محبوب علی توبہ کرنے کے بعد گناہ وخطا سے بالکل پاک ہو گئے۔ اب بھی مولٰنا محبوب علی کو انقلاب اینڈ پارٹی یا کوئی جاہل گنہگار کہے۔ آپ پر کفر کا فتویٰ دے یا کہے آپ کے پیچھے نماز نہیں ہوتی ہے وہ خود قرآن وحدیث کا منکر ہے۔ میں اپنے دینی بھائیوں سے کہوں گا۔

ع بھاگ ان بردہ فروشوں سے کہاں کے بھائی

۱۱۳ع۔ خاکپائے علمائے اہلسنت وجماعت حکیم سید محمد مصطفٰے میاں گھوگھاری محلہ بمبئی۔

marfat.com

حضرت مفتی اعظم ایم۔ پی دامت برکاتہم العالیہ کا مبارک فتویٰ

تصدیق الجواب باللہ ابداھدایۃ الحق والصواب:

باسمہ سبحٰنہ وتعالیٰ والصلوٰۃ علیٰ حبیبہٖ سیدنا محمد والہٖ تعالیٰ:- حضرت محدث اعظم ہند مدظلہ کا فتوائے مبارکہ مولٰنا مفتی محبوب علی خان صاحب کے متعلق تصدیق کے لئے فقیر نے مطالعہ کیا۔ ازواجِ مطہرات امہاتُ مومنین علی محبھن ومحبوبھن وعلیھن الصلوٰۃ والسلام کی عزت ادب وتعظیم واحترام کی فرضیت میں مسلمان کی دو رائیں نہیں ہوسکتیں۔ مسئلہ زیرِ غور میں جس قدر شدتِ غلو اور نفسانیت وتعصب سے کام لے کر عوام کے جذبات کو مشتعل کر کے ایک عظیم فتنہ کھڑا کیا جا رہا ہے۔ یہ سب اُس وقت یقیناً حق بجانب ہوتا جبکہ وہ اشعار جن کی طرف سوال میں اشارہ کیا گیا ہے مولٰنا محبوب علی صاحب کی تصنیف ہوتے اور وہ بھی معاذاللہ سیدتنا ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے ہی ہوتے اور مولٰنا نے اپنی کسی تصنیف میں انہیں شائع کیا ہوتا۔ ان میں سے کوئی بات بھی نہیں۔ نہ وہ اشعار مولٰنا کے ہیں نہ مولٰنا نے سیدتنا صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے کسی سے نقل کئے۔

حدائقِ بخشش حصۂ سوم کی ترتیب اور طباعت میں مولٰنا نے صرف عقیدت سے کام لیا اور اس سلسلے میں غلطی یا لغزش جو کچھ بھی مولٰنا سے یہ ہوئی کہ اس کتاب کی کتابت اور طباعت میں اس کی تصحیح وتہذیب وترتیب کی طرف غالباً کاتب یا ناقل پر اعتماد کرتے ہوئے خود بالکل توجہ نہ دی۔ اور اس امر کا اہتمام نہ کیا کہ کتابت

marfat.com

میں کوئی ایسی خامی نہ رہ جائے جو کسی طرح بھی قابلِ اعتراض ہو۔ کیونکہ کتاب ایک ایسے امامِ وقت کی طرف منسوب ہے۔ جس کا مقام ہر پہلو سے بحمد اللہ تعالیٰ بہت ارفع ہے۔ مولانا نے یہ بھی نہ دیکھا کہ جن کی بیاض سے یہ اشعار نقل کئے جارہے ہیں انہیں اعلیٰحضرت علیہ الرحمۃ سے کتنا لگاؤ ہے۔ اور یہ بھی خیال نہ کیا کہ آج اعلیٰحضرت مجددِ دین وملّت کے خلاف شاطر حریف صرف ایک شوشے کا متلاشی ہے جسے پہاڑ بنا کر اُچھالے۔ اور یہ بھی نہ سوچا کہ شیر بیشۂ سنت مولانا حشمت علی خاں صاحب اور مولانا محبوب علی خاں صاحب کے نعرۂ حق اور جہادِ لسانی نے جن کا ناطقہ بند کر رکھا ہے اُن میں کا ہر معاند معمولی سے معمولی لغزش کو پہاڑ بنا کر عامۂ اہلسنت کو گمراہ کرنے کی راہ ڈھونڈھ رہا ہے۔

الیکشن کے موقع پر جس طرح اپنے مدِ مقابل کے خلاف دھوکا مکر و فریب دینے کے لئے ایک اسٹنٹ قائم کرلیا جاتا ہے کہ رائے عامہ کو اپنے مقابل کے خلاف اور اپنے موافق بنایا جائے اسی طرح آج شاطرِ حریف نے اہلسنت اور عامۂ مسلمین کو علمائے اہلسنت سے منحرف کرنے کے لئے بظاہر اشعارِ مشارٌ الیہا اور مولانا محبوب علی خان صاحب اور ان کی ادنیٰ اسی لغزش کو اسٹنٹ اور فریب کا منار بنا لیا ہے۔

انقلاب بمبئی چونکہ ایک روزانہ اخبار ہے اور اپنی اشاعت بڑھانے اور عامۂ مسلمین کے جذبات سے کھیلنے کے لئے اُس کے عدم تدبّر نے بظاہر اُسے اچھا موقع دکھایا۔ مگر اس کے خطرناک نتائج سے وہ بے خبر نہ ہوگا۔ چونکہ عقائد کے لحاظ سے وہ سُنی نہیں اس کے ہمنوا مولویانِ زمانہ بھی مِنھُم ہیں وہ یہ جانتے ہیں کہ اہلسنّت کا ہر فرد خود سیّدِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم و اہلِ بیتِ کرام اور امہات المومنین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی تعظیم وعزت واحترام

marfat.com

کو عینِ ایمان سمجھتا ہے۔ اور اُن کے حضور معاذ اللہ ادنیٰ سی گستاخی کو قطعی منافیِ ایمان و اسلام جانتا ہے۔ ام المؤمنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اہلسنت کو جو والہانہ عقیدت ہے اُس سے انقلاب اور اُس کے ہمنوا خوب واقف ہیں۔ انقلاب نے اپنی اخباری چال سے کام لے کر ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی توہین کا قصہ گڑھ کر اہلسنت کے جذبات کو ابھارا اور مولانا موصوف سے اپنی دیرینہ عداوت کو اس طرح نکالنے کی کوشش کی۔ ساتھ ہی عوام اہلسنت کو علمائے اہلسنت سے بدظن کرنے میں اسے کسی قدر کامیابی بھی ہوئی۔

انقلاب اور اُس کے ہمنوا وہ لوگ جن کے نام کے ساتھ مولویت کا لقب بھی چسپاں ہے انہیں نعت و مدح۔ منقبت سے عقیدۃً کوئی نسبت نہیں۔ یہ تو کرہاً و مصلحۃً نعت۔ مدح۔ منقبت۔ میلادِ مبارک صلوٰۃ و سلام سب برداشت کر لیتے ہیں۔ اس طرح طبع زاد قصہ توہین ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پردے میں ایک تیر سے کئی شکار کرنے کی تدبیر کر رہے ہیں۔

حدائق بخشش حصہ سوئم جو اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے نعت۔ مدح منقبت پر مشتمل منتشر و غیر مرتب اشعار کا مجموعہ ہے۔ محض ان تین ملحقہ اشعار کے سبب پورے مجموعے کو یا کم از کم اُس ورق کو جلا دیئے جانے کا مطالبہ۔ تاکہ نعت و مدح و منقبت کے اشعار و قصائد کو جو بدعقیدہ لوگوں کے لئے تیر و نشتر سے کم نہیں نذر آتش کر کے وہابیت کا کلیجا ٹھنڈا کیا جائے۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی توہین و تحقیر کا جو بیج اُن کے اسلاف نے بویا تھا اور جسے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے تیشہ زور قلم نے بیخ و بُن سے اکھاڑ پھینکا تھا۔ اب سیدہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی محبت کے پردے میں قصائدِ نعت و مدح و منقبت کو جلا کر معاذ اللہ پھر اُس تخم کی آبیاری کی جائے اور اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ سے

marfat.com

جو عناد مُضمر ہے اُسے اُن کی تصانیف مبارکہ کو جلا کر ٹھنڈا کیا جائے۔

مولنا محبوب علی خاں صاحب کو بدنام کر کے اپنی دیرینہ مذہبی عداوتِ قلبی نکالی جائے۔ مولنا موصوف کو امامت سے برطرف کرانے کے لئے قوت آزمائی کی جائے اگر اس میں کامیابی ہوئی تو آئندہ جس مسجد کے جس سُنّی امام کو چاہیں ایسے ہی بے سرو پا شوشے چھوڑ کر اُسے نکلوا سکیں۔

حدائقِ بخشش یا اُس کے اُس ورق کو جلانے کا مطالبہ جس میں یہ تین مُشارٌ الیہا اشعار درج ہیں عجیب مطالبہ ہے۔ ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ محبت کا یہ جوش اُسی حد تک ہے جہاں تک اُن کا ذہنی سرسام اِن تین ملحقہ اشعار میں طبع زاد توہین بتا رہا ہے اور اسے مولنا محبوب علی خان صاحب کے خلاف کام میں لایا جا رہا ہے۔ مگر سیدہ ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا اسم گرامی اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا نامِ مبارک جو اس ضمن میں نذرِ آتش ہوں گے۔ یہ توہین نہیں یہ تو ان کا عین ایمان ہے۔ العیاذ باللہ تعالیٰ۔

امامت سے نکلوانے کا سوال بھی عجیب سوال ہے۔ جو غلطی مولنا کی طرف سے منسوب کی جا رہی ہے اُس کی سزا امامت سے برطرف کرانا کس قانون اور کس اصول کے تحت ہے۔ شرعی حیثیت سے قتل کی سزا قصاص۔ چوری کی سزا قطعِ ید۔ قذف مُحصَنَہ کی سزا اسّی ۸۰ دُرّے۔ ارتداد کی سزا قتل یا توبہ وغیرہا ہیں۔ بشرطیکہ جرم شرعی معیار پر قطعی الثبوت ہو۔ مولنا موصوف کی طرف جو جرم منسوب کیا جا رہا ہے وہ تو محض بے بنیاد۔ اور ذاتی عناد پر مبنی ہے۔ پھر بفرضِ غلط یہ جرم ہو بھی تو اس کی یہ سزا کہ امامت سے عارضی طور پر سہی برطرف کر دیئے جائیں۔ یہ شریعت کے کس قانون کی رُو سے ہے۔

جو مراسلات حضرت مولنا کے خلاف انقلاب میں شائع ہو رہے ہیں۔ اُن

marfat.com

میں مولٰنا کے خلاف کیسے کیسے گندے اور نا ملائم الفاظ استعمال کئے جا رہے ہیں۔ جن پر تہذیب بھی ماتم کر رہی ہے۔ حیرت ہے کہ انقلاب اور اُس کے ہمنوا مراسلہ نگار اور اُس کے اِس فتنے کو ہوا دینے والے مولوی صاحبان جو ایسے کافروں کو جن کا کفر قطعی الثبوت ہے کافر کہنے پر چراغ پا ہونے کے عادی ہیں آج مولٰنا کو کھلے الفاظ میں کافر، مرتد، ملعون، معتوب وغیرہ کہہ کر خود اپنے سر کفر اوڑھ رہے ہیں۔

مولٰنا کے اہتمام سے مطبوع کتاب میں جو اُن کی تصنیف نہیں کچھ اشعار کا اُن کی جگہ سے ہٹ کر مولٰنا کی بے توجہی سے ایسی جگہ طبع ہو جانا جو جگہ ہرگز ان اشعار کے لئے نہیں ہو سکتی۔ زیادہ سے زیادہ مولٰنا کی لغزش کہی جاسکتی ہے جس پر مولٰنا کو اصرار نہیں۔ اس پر معاذ اللہ تکفیر کیسی۔ ایک ایسی بے بنیاد بات پر یہ ہنگامہ آرائی اور یہ فتنہ نعوذ باللہ من ذالک۔ یہاں تو توبہ کا سوال بھی کسی طرح پیدا نہیں ہوتا۔ اُن کے پیچھے نماز کے عدمِ جواز اور امامت سے برطرف کیا جانا تو بالکل خارج از بحث چیز ہے۔

کاش یہ انقلابی فتنے کو ہوا دیکر بھڑکانے والے مولوی ان مظاہرات اور اِس جوش کا صرف عشرِ عشیر ہی اُن کے خلاف دکھاتے جنہوں نے حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے تصورِ پاک کو نماز میں معاذ اللہ اپنے بیل اور گدھے کے تصور سے بدتر بتایا اور جنہوں نے حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے علمِ اقدس کو بچوں پاگلوں، جانوروں اور چوپایوں کے برابر ٹھہرایا۔ اور سرکارِ عظمت مدار علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام کی کھلی توہین اور تحقیر کی اور اللہ جل وعلا اور اُس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو ایذا دی۔ اور تمام ملک و ملکوت اور مسلمانانِ عالم کے دل دکھائے اور پھر ان توہین و تحقیر کے کلمات جن میں اَدنیٰ سی تاویل کی بھی گنجائش نہیں ان کفریات سے بھری ہوئی یہ کتابیں صراطِ مستقیم

imarifat.com

اور حفظ الایمان آج تک بھی ان کا دین و ایمان بنی ہوئی ہیں۔ اِن عبارتوں ان کے مصنفوں اور ان کتابوں کے خلاف ایک لفظ بھی نہ نکالا گیا نہ ان کفریہ عبارتوں کے ماننے والے ان پر ایمان رکھنے والے اماموں کو مسجدوں سے نکالنے کی تحریک کی گئی۔ اگر ان کفریات اور ایسے دوسرے کفریات پر ادنیٰ سی ادنیٰ ناراضی کا کبھی اظہار کیا ہوتا تو سمجھا جا سکتا تھا کہ اس موقع پر ان کا یہ جوش حضرت ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ محبت کے کسی صحیح جذبے کے تحت ہے۔ بخلاف اس کے جہاں صحیح جذبہ و جوش کی شدید ضرورت تھی وہاں حقیقۃً جذباتِ صحیحہ کے ظاہر کرنے والے اُن کی گمراہیوں کا پردہ فاش کرنے والے کافر گر کہلائے۔ کفر کی مشین قرار دیئے گئے۔ اور جہاں توہین کا ادنیٰ شائبہ بھی نہیں۔ کسی دوسرے کے اشعار اپنی جگہ سے ہٹا کر نادانستہ طور پر دوسری جگہ رکھ دیئے گئے۔ یہ معاذ اللہ کفر ہو گیا اور مہتمم طباعت جس کے نہ وہ اشعار نہ اُس نے لکھا نہ اُن اشعار پر اُسے اصرار ہے۔ معاذ اللہ کافر اور ناقابلِ امامت ٹھہرا۔ یہ سب بدنیتی اور بدطینتی کی علامت ہے۔ حق پرستی اور حق گوئی کا اس میں شائبہ بھی نہیں۔

مولانا محبوب علی خان صاحب کی توبہ کا سوال ہی بے محل ہے نہ یہ اشعار ان کی تصنیف ہیں نہ شاعر نے سیدتنا ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے لکھے۔ نہ مولانا نے وہ اشعار بہ نیتِ توہینِ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا ترتیب دیئے۔ تو توبہ کا کیا موقع ہے۔ جب توبہ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تو توبہ کی قبولیت یا عدمِ قبولیت کی بحث کا بھی کوئی موقع نہیں۔

ہاں کتاب کی ترتیب، کتابت، طباعت، کے وقت مولانا کی قلّتِ توجہ کے سبب غیر مناسب اشعار کا منقبتِ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ طبع ہو جانا ایک لغزش کہی جا سکتی ہے جس سے نہ سمجھنے والوں کے قلوب ضرور

marfat.com

بے چین ہوئے۔ اس لغزش پر مولانا کا معذرت کے ساتھ اُن اشعار کو نکال کر صحیح طور پر دوسرے اوراق طبع کرانا اور اس کا اعلان کر کے جن مسلمانوں کو قلبی تکلیف پہنچی اُس پر اُن سے معافی مانگنا اور پھر اپنی لغزش پر جنابِ باری میں توبہ کرنا بالکل کافی دافی ہے۔

حضرت محدثِ اعظمِ ہند مدظلہٗ نے فوائدِ مبارکہ میں واقعہ اِفک سے متعلق عفو کی آیتِ کریمہ تحریر فرمائی۔ اس واقعے سے متعلق حدیث میں ہے کہ ابن اُبی منافق کے اُٹھائے بہتانِ عظیم پر جو لغزش حضرت حسّان اور حضرت مِسطح رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہوئی ہشام نے اپنے والد سے روایت کی قَالَ ذَهَبْتُ أَسُبُّ حَسَّانَ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ لَا تَسُبَّهُ الحدیث۔ فرماتے ہیں میں حسّان کو ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نزدیک گالی دینے لگا۔ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا اُسے گالی نہ دو۔ دیکھیے سیدتنا ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت حسّان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خود معاف فرما کر گالی دینے سے منع فرمایا۔ حضرت مِسطح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معاف کر دینے کا اللہ عزوجل نے حکم دیا۔ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا اور حضرت صدیق والد سیدہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے معاف فرما کر اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد پر أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ فوراً سر جھکا دیا اور سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے حضور عرض کرنے لگے۔ بَلَىٰ أُحِبُّ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لِي فَرَدَّ إِلَىٰ مِسْطَحٍ نَفَقَتَهُ وَكَفَّرَ عَنْ يَمِينِهِ وَقَالَ وَاللَّهِ لَا أَنْزِعُهَا أَبَدًا۔ بے شک میری دلی تمنا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے مغفرت فرمائے۔ پھر آپ نے مِسطح کا نفقہ جو آپ نے بند کر دیا تھا اُسے جاری فرما دیا۔ اور مِسطح کو خوراک خرچ نہ دینے کی جو قسم کھائی تھی اُس کا کفارہ ادا کیا۔ اور فرمایا قسم اللہ کی اب کبھی اُسکا نفقہ بند نہ کروں گا۔

marfat.com

مسئلہ مَا نَحْنُ فِیْہِ کو اس واقعۂ اِفک سے دور کی بھی نسبت نہیں۔
وہ سیّدتنا ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر عبداللہ بن ابی کا نرا بہتان اور نہایت غلیظ بہتان تھا۔ اور اُس نے اپنی اُس عداوت قلبی کو جو سیّد اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے تھی اور جسے وہ منافقانہ طور پر چھپائے ہوئے تھا۔ موقع پا کر اس بہتان عظیم کے ساتھ ظاہر کر دیا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے دلوں کو سرکار اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے برگشتہ کر دے حضور پر نور اور حضرت سیّدہ صدیقہ علیہ وعلیہا الصلاۃ والسلام کے درمیان جو محبت والفت ہے۔
اس میں رخنہ ڈال دے۔ سیّدتنا ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو نسائے عالم پر جو فضیلت مالک کونین سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے بخش کر ارشاد فرمایا۔ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ اور فرمایا۔ لَا تُؤْذِيْنِيْ فِيْ عَائِشَةَ فَإِنَّ الْوَحْيَ لَا يَأْتِيْنِيْ وَأَنَا فِيْ ثَوْبِ امْرَأَةٍ إِلَّا عَائِشَةَ الْحَدِيْث۔ اس مبارک فضیلت اور برتری کو اپنے ملعون بہتان کا ہدف بنائے۔ اُس پر حد جاری کی گئی اور اللہ کے نزدیک وہ مردود ہوا۔
یہاں تو چند مشرکہ عورتوں کے بیان میں وہ تین اشعار ہیں جو ناقل یا کاتب کی نادانی کے سبب ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی منقبت کے ساتھ لکھ دیئے گئے۔ مولٰنا محبوب علی خاں کے وہ اشعار نہیں۔ مولٰنا نے اس جگہ اُنہیں لکھا نہیں۔ مولٰنا کے کہنے سے اس جگہ لکھا جانا ثابت نہیں اور شاعر نے وہ اشعار سیّدہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے لکھے نہیں باوجود اس بون بعید اور ایک بے بنیاد من گھڑت اور فتنہ سامانی کے جو صرف مولٰنا کے ساتھ ذاتی عناد پر مبنی ہے۔ مولٰنا کی حق پسندی تھی کہ اتنی سی غفلت پر سیّدتنا ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حضور عفو کے طالب ہوئے۔ مسلمانوں سے معذرت خواہ۔ اور خدا تعالیٰ کی جناب

marfat.com

میں تائب۔ بخاری شریف میں سیدتنا ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے انکے متعلق طویل حدیث میں ہے اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اعْتَرَفَ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللّٰہُ عَلَیْہِ الْحَدِیْث۔ یہ کتنا حوصلہ افزا اور عنادکش ارشاد ہے کہ یقیناً بندہ جب اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہے پھر توبہ کرتا ہے اللہ عزوجل اس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔

صورت مستفسرہ میں توبہ کا محل ہو یا نہ ہو۔ توبہ ضرور توبہ ہے۔ توبہ قبول فرمانا اللہ عزوجل کا کام ہے۔ اور توبہ کا مقصد فلاح دینی و دنیوی حاصل کرنا ہے۔ ارشادِ الٰہی ہے تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ جَمِیْعًا اَیُّہَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ اللہ کی جناب میں تم اے مسلمانو! توبہ کرو کہ فلاح پاؤ۔ اور بھی ارشاد قرآنی ہے۔ وَھُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَۃَ عَنْ عِبَادِہٖ وَیَعْفُوْا عَنِ السَّیِّاٰتِ۔ وہی ہے جو بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور گناہوں سے درگزر کرتا ہے۔ توبہ قبول فرمانے والا ربّ العزۃ تبارک و تعالیٰ ہے۔ انسان کو کوئی حق نہیں کہ وہ توبہ قبول کرنے یا نہ کرنے کا فیصلہ کرے۔ مولنا محبوب علی خاں صاحب کے توبہ نامے کو مسلمان مانیں یا نہ مانیں۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ضرور وہ توبہ مقبول ہے اور مولنا اس توبہ پر ماجور ہیں کیونکہ وعدۂ الٰہی ہے وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّہٗ یَتُوْبُ اِلَی اللّٰہِ مَتَابًا ۝ اور جو توبہ کرے اور اچھا کام کرے تو بیشک وہ اللہ کی طرف رجوع لایا جیسا چاہیے تھا۔ حاکم نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمْ اَنَّہٗ قَالَ مَا عَلِمَ اللّٰہُ تَعَالٰی مِنْ عَبْدٍ نَدَامَۃً عَلٰی ذَنْبٍ اِلَّا غَفَرَ لَہٗ قَبْلَ اَنْ یَّسْتَغْفِرَہٗ مِنْہُ۔ یعنی حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کسی بندے سے اس کے گناہ پر ندامت جان کر اسے اس سے پہلے

marfat.com

مغفرت فرما دیتا ہے کہ وہ اس گناہ کی مغفرت طلب کرے۔

جنہیں اس توبہ کی قبولیت سے انکار ہے یہ صرف حسد۔ بُغض۔ عناد کا اظہار ہے۔ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْغَفَّار۔

حضرت محدثِ اعظم ہند کا زیر مطالعہ فتویٰ بالکل حق و صواب ہے اور اس پر عمل مسلمانوں کے لئے واجب بلاارتیاب۔ اس میں شک نہ کرے گا مگر مرتاب وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ وَاِلَیْہِ الْمَرْجِعُ وَالْمَاٰب۔ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ وَنُوْرِ عَرْشِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلَی الْاٰلِ وَالْاَصْحَاب۔

۱۱۴ الجواب صحیح :- فقیر پُر تقصیر محمد عبدالباقی غفرلہٗ
(ناظم اعلیٰ مرکزی جماعت رضائے مصطفےٰ بریلی شریف)

الفقیر عبد الباقی
محمد
کتبہ برہان الحق القادری الرضوی
السلامی الجبلفوری غفرلہٗ
۱۰ صفر مظفر ۱۳۷۵ھ

۱۱۵ الجواب صحیح :- فقیر پر تقصیر محمد عبدالباقی غفرلہٗ

۱۳ ھ ۲۹
عبد الباقی
محمد
برہان الحق

حفیدِ حضرت مولٰنا الحاج حکیم صوفی شاہ محمد عبد الکافی قدس اللہ سرہ العزیز۔ بانی مدرسہ سبحانیہ الہ آباد۔ حضرت مولٰنا مفتی محبوب علی خاں صاحب کے توبہ ناموں کو صحیح مانتے ہوئے میں حضرات علمائے اہلسنت کے منفقہ شرعی قرآنی فیصلے کی حرف بحرف تصدیق کرتا ہوں۔

۱۱۶ - فقیر ربانی وجود القادری غفرلہٗ

marfat.com

استفتاء

بخدمتِ اقدس مرجع العلماء امام الفقہاء سیدنا المفتی الاعظم سندنا المولی الاکرم دامت برکاتہم القدسیہ۔ السلام علیکم ورحمۃ وبرکاتہ۔ مولٰنا محبوب علی خاں صاحب حفظہم ربہم کے توبہ نامے پر جو استفتاء بریلی شریف حاضر خدمت کیا گیا تھا اس پر مسلمانانِ اہلسنّت کے مرکزی دار الافتائے عالیہ سے جو فتوائے مبارکہ صادر ہوا وہ بہت ہی مدلّل ومفصل ومکمل ہے اُس میں اُن تینوں اشعار معترض علیہا کے متعلق تین احتمالوں پر جو حکم شرعی صادر فرمایا گیا ہے وہ بالکل حق وصحیح ہے لیکن ادب ونیاز کے ساتھ عرض یہ ہے کہ وہ تینوں احتمال واقع نہیں بلکہ واقع اُن تینوں احتمالوں کے سوا چوتھا احتمال ہے کہ مولٰنا صاحب موصوف نے اُن اشعار کو اُمّ زرع اور اس کی سہیلیوں کے متعلق حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کلام سمجھا "تنگ و چست اُن کا لباس" کو حدیث شریف کے لفظ مِلْءُ کِسَاءِھا کا مفہوم سمجھا اور جیسا کہ قرآنِ عظیم میں سیدنا نوح نجی اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان مذکور ہے اِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُوْنَ اور مثنوی شریف میں بھی فسق پر استہزاء کئی جگہ موجود ہے مثلاً "گہ شہید سے دیدۂ از ..... خر ؤ اور جانِ من ..... تادیدی وکدو راندیدی" (ملفوظات مبارکہ اعلحضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حصہ اول ص۳۸ و ص۳۹) اور خالص الاعتقاد شریف کے حواشی میں بھی ارتداد دیوبندیت پر استہزاء جا بجا موجود ہے وقعات السّنان شریف و اِدخالُ السنان شریف میں بھی جا بجا کفریات تھانویہ پر استہزاء موجود ہے۔ ان تینوں اشعار کو بھی کافر عورتوں پر استہزاء تصور کرتے ہوئے حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شانِ تقدس کے خلاف نہ سمجھا اور پریس میں کتابت وطباعت کے

marfat.com

لئے دیئے جانے والے مُسّدس میں ساتوں اشعار کو مدحتِ سیدتنا ام المومنین
رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اشعار سے قطعاً علیحدہ لکھا۔ لیکن کاتب کی حماقت یا خیانت
کہ اُن ساتوں شعروں کو حضرت سیدتنا صدیقۂ کبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مدحت کے
اشعار کے درمیان دو جگہ درج کر دیا۔ مولٰنا موصوف کو جب اس غلطی پر اطلاع ہوئی تو
پریشانیوں کی بنا پر نیز یہ سمجھ کر کہ کنکروں پتھروں کو اگر کوئی شخص جواہرات میں خلط کر دے
تو کنکر پتھر خود ہی بتا دیں گے کہ ہم جواہرات نہیں مسلمانوں کو ان تینوں اشعار کا مضمون
خود ہی بتا دے گا کہ ہم بارگاہِ حضرت ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہرگز کچھ تعلق
نہیں پھر بھی اگر بفرضِ غلط کسی کو کچھ شبہ بھی ہوگا تو حضرات علمائے اہلسنّت اس کو سمجھا
دیں گے کہ یہ اشعار ہرگز اُم المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان میں نہیں بلکہ اُنہیں
کافرہ عروسانِ حجاز کے متعلق ہیں اِن اشعار کی صحیح ترتیب شائع کرنے میں جو تساہل و
تغافل برتا تھا اُس سے کھلم کھلا علی الاعلان صاف لفظوں میں توبہ شائع فرما دی (رسالہ
سُنّی ذی الحجہ ۱۳۷۴ھ صہ ۱۷ و صہ ۱۸) استفتاء یہ ہے کہ جبکہ مولٰنا موصوف نے
اپنے اس تساہل و تغافل کو اپنا گناہ مانتے ہوئے اس سے کھلم کھلا کئی بار زبانی
و تحریری توبہ شائع فرما دی اور صحیح ترتیب کے ساتھ ورق چھپوا کر بار بار اعلان شائع
فرما دیا کہ جس کے پاس کتاب مذکورہ ہو چاہے وہ کتاب میرے پاس بھیج کر مجھ سے
قیمت واپس لے لے ورنہ اُس کے صہ ۳۷ و صہ ۳۸ والا ورق نکال کر میرے پاس
بھیج کر یہ صحیح ترتیب کے ساتھ چھپا ہوا ورق مجھ سے طلب کر کے کتاب میں لگا
لے جس میں سے اُن ساتوں اشعار کو قطعاً نکال دیا ہے۔ صورت مستفسرہ میں
مولٰنا موصوف کو اپنا امام و خطیب ماننا اُن کی اقتدا میں نماز ادا کرنا جائز ہے یا
نہیں اور اُن پر سب و شتم و طعن و تشنیع سے پرہیز کرنا شرعاً ضروری ہے یا نہیں۔
المستفتین بہ مصلیان جامع مسجد مذکورہ۔ بمبئی ۸ ۔ ۱۷ صفر مظفر ۱۳۷۵ھ روز

marfat.com

سہ شنبہ ۴، اکتوبر ۱۹۵۵ء۔

الجواب :۔ صورت مستفسرہ میں جبکہ واقعہ یہ ہے کہ مولٰنا سلمۂ ربہٗ وحفظہٗ
واَنجامہٗ نے اُن اشعار کو اُم زرع اور اس کی سہیلیوں کے لئے سمجھا اور اسی لئے
ان کو مدحتِ حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے علٰحدہ لکھا تو
اُن پر الزامِ اہانت اصلاً نہیں ہو سکتا۔ وہ اِس سے قطعاً بری۔ قصدی توہین سے
تو وہ بری ہیں ہی۔ ایسے فعل سے بھی بری ہیں جو موجبِ اہانت ہو اگرچہ قصدِ اہانت نہیں
قصد مدحت ہی کا ہو۔ مولٰنا کا مسلمانوں کے ساتھ یہ حسن ظن تو بجا تھا مگر عوام کا لحاظ
پھر بھی ضرور تھا کہ وہ خود تو اُن اشعار کو یہ نہ سمجھیں گے کہ وہ متعلق ام المومنین ہیں مگر
عوام بہکانے سے بہک سکتے ہیں۔ اُلٹی پٹی پڑھانے والے بہکانے والے کچھ کا
کچھ بتانے والے بہت ہیں خصوصًا وہابیہ ملاعنہ مولٰنا سلمہٗ کو اُن کی دشمن دوزی کے
لئے جیسے ہی اُنہیں اطلاع ملی تھی ویسے ہی فوراً بے تاخیر صحت نامہ چھاپ دینا
چاہیے تھا۔ مولٰنا سلمہٗ نے جو مسلمانوں کے ساتھ حُسن ظن فرمایا وہ صحیح۔ اسی سلئے
برسہا برس گزرے حدائقِ بخشش حصہ سوم کو چھپے ہوئے کسی مسلمان نے اب سے
پہلے کبھی تحریراً تقریراً نہ جلوت میں نہ خلوت میں کچھ لکھ کر نہ زبانی کہا حتیٰ کہ اتنا بھی نہ کہا کہ یہ
اشعار بے موقع درج ہو گئے ہیں لہٰذا صحت نامہ چھاپ دیجئے۔ یہاں تک کہ مولٰنا
سلمہٗ کے جو سُنّی مخالفین معاندین ہیں جن سے آج اس بارے میں (بے قصد موافقت
ومعاونتِ وہابیہ) ہمنوائی واعانتِ وہابیہ ملاعنہ تحریراً تقریراً صادر ہو رہی ہے انہوں
نے بھی اس حال سے پہلے کچھ نہ کہا صحت نامہ چھاپ دینے کا بھی مطالبہ نہ کیا مجھے
جہاں تک معلوم ہوا ہے غالباً کاظم علی دیوبندی نے کانپور میں اپنی تقریر میں اسے ذکر
کر کے فتنہ اُٹھانا چاہا۔ پھر جگہ جگہ وہ اور اُس سے سُنکر اور وہابی اُسے دہراتا رہا جب
بھی لوگوں کو اس کا خیال نہ ہوا۔ یہی سمجھا کیے کہ وہابیہ جیسے اور افتراءات دن رات

marfat.com

کرتے پھرتے ہیں ویسے ہی یہ ہے۔ کاش اُس وقت ہی مولنا خود صحت نامہ چھاپ دیتے یا اُنہیں وہابیہ کی اِس افترا بازی فتنہ پردازی کی اطلاع نہ ہوئی تھی تو کوئی سُنّی صاحب اُس وقت مطالبۂ تصحیح فرماتے خصوصاً مولنا کے مخالف لوگ۔ مولنا سلمہٗ نے چھاپنے میں تساہل کیا تغافل برتا تو وہ صاحبان جنہیں اس پر اطلاع ہوئی اُنہوں نے بھی مطالبے میں تساہل تغافل کیا نہ کسی اُن کے خاص عنایت فرما الہ آبادی کو امسال سے پہلے یہ توفیق ہوئی نہ اُن کے خاص الخاص مارہروی بزرگ یا بزرگ زادے نے اب سے پہلے کچھ فرمایا نہ اب سے پہلے اُن بزرگ اور بزرگ زادے نے حدائقِ بخشش حصہ سوم کے اُس مسودے کے اپنے یہاں ہونے سے انکار فرمایا جس کا مارہرہ شریف سے ملنا مولنا محبوب علی صاحب نے ظاہر فرمایا جسے برسیں گزریں۔ مولنا سلمہٗ ربہٗ وحفظہٗ عن شرورِ اعدادِہٖ کو محض اس لئے کہ وہ برادر ہیں شیر بیشۂ اہلسنت مولنا حشمت علی صاحب سلمہٗ کے مطالبے میں معتوب ہوئے کئی سال گزر گئے اُن پر عتاب کی اور وجہ تو کوئی خیال میں آتی نہیں اگر اِس کا انکارع فرض یا واجب تھا تو جب ہی فرمایا جاتا یا پہلے فرض نہ تھا۔ پہلے اِس سے دینی دنیاوی اپنے اور اپنے خاندان کے لئے ضرر پیشِ نظر نہ ہوئے تھے اب کسی مصلحت کے

ع اُن کے اس انکار کی صحت کا مجھے انکار نہیں وہ اپنے علم و یقین سے اس کا انکار فرما رہے ہیں ان کی دانست میں یہی ہے کہ اُن کے کتب خانے میں نہیں فہرست کتبخانہ میں عاریت کی کتاب کیوں ہوگی مگر یہ کہ مثلاً حضرت فقیر عالم میاں صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بدایوں وغیرہ کہیں سے یا کوئی اور صاحب زادے لے گئے اور پھر کسی طرح مثلاً بھول سے یا کتابوں میں مخلوط ہو کتے ہیں رہ گیا پھر کسی صاحبزادے کے ذریعے سے مولوی محبوب علی خان صاحب کو ملا اس کا انکار کیسے کیا جا سکتا ہے۔

marfat.com

پیشِ نظر اس سے انکار فرض یا واجب ہو گیا۔ اگرچہ اس سے دین و مذہب کو کیسا ہی ضرر ہو کتنا ہی صدمہ پہنچے وہابی اور ہر مخالف بغلیں بجائے۔ مولٰنا سلمہٗ کے جھوٹ اور محض بے فائدہ جھوٹ کی دستاویز اس کے ہاتھ آجائے کچھ ہو مگر اپنے معتوب کو نقصان پہنچ جائے وہ بے اعتبار ہو جائے۔ سُنّی عالمِ دین رسوائے عام ہو جائے اس کی پرواہ نہیں یوں ساری سُنّی قوم بدنام ہو کہ اس کے علما کا یہ حال ہے اس کا لحاظ نہیں فرمایا گیا۔ مولوی محبوب علی صاحب نے جب یہ حصہ چھاپا ہے ضرور حاضرِ خدمت کیا ہو گا کہ جب وہ معتوب نہ تھے محبوب تھے۔ اور ان کے برادران سے زیادہ اگر اُس زمانہ اظہارِ محبت و کرم و عنایت و وداد از جانبِ بزرگ و اظہارِ غلامی و انقیاد از جانبِ مولٰنا سلمہٗ میں صحت نامہ چھاپنے کا حکم فرمایا جاتا تو مولٰنا سلمہٗ ضرور فوری تعمیل فرماتے اگر اُس زمانے میں یہ اشعار اس طرح غلط جگہ ان بزرگ اور بزرگ زادے کو نظر آئے اور جب سے اب تک انہوں نے مطالبۂ صحت نہ کیا تنبیہ نہ فرمائی تو کیوں؟ کیا ان حضرات نے انہیں مدحِ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا جانا اور اسے صحیح سمجھا یا یہ سمجھا کہ یہ ہیں تو متعلق اُمِّ زرع وغیرہا یہاں غلط درج ہو گئے ..... فافھموا و تدبروا) اور ہم نے جو کہا کہ عوام کا لحاظ ضرور تھا اس کی صحت خود ظاہر ہے بہکانے والوں کے بہکانے میں کیسا آ گئے انقلابیوں کے پروپیگنڈے کا کون کون شکار ہو گئے یہ سچ ہے کہ اگر محض انقلابی وہابی چیختے رہتے اپنے گلے پھاڑ ڈالتے تو بھی فتنہ اتنا نہ پھیلتا، شدنی وہ جو بے ہوئے نہ رہے یہ غفلت یا سہل انگاری ہونا تھی ہو کر رہی ہو سکتا ہے کہ وہ شعر اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کے متعلق اُمِّ زرع وغیرہا عروسانِ حجاز ہوں کہ وہ ابتدائی کلام ہے بعض باتیں کسی موقع پر خلافِ تقدس سمجھی جاتی ہیں اور وہی بعض موقع پر کچھ منافیِ تقدس نظر نہیں آتیں سوال میں حضرت مولٰنا روم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی مثنوی کے بعض الفاظ مذکور ہوئے انہیں مثنوی میں سینکڑوں برس سے دیکھتے

marfat.com

والوں میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہ سُنا گیا جو حضرت مولانا رومی قدس سرہٗ کے تقدس پر کوئی حرف رکھتا۔ افضل الصحابہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اغزوہ حدیبیہ میں عروہ بن مسعود ثقفی سے جبکہ وہ حالتِ کفر میں کفار قریش کے سفیر بن کر آئے تھے) فرمایا تھا اُمْصُصْ بَظْرَ اللَّاتِ۔ پھر زبان زبان کا بھی فرق ہوتا ہے۔ عربی میں وہی بات اتنی معیوب نہیں ہوتی اردو میں اُس کا ترجمہ جتنا مکروہ و معیوب ہوتا ہے۔ یونہی عربی فارسی اردو کو سمجھیے ایسے ہی اُمْصُصْ بَظْرَ اللَّاتِ کا ٹھیٹ اردو ترجمہ نہ آپ کر سکیں گے نہ مہذب دنیا اُسے سننا گوارا کرے گی۔ حدیث کے لفظ مِلْءُ کِسَاءِهَا کے متعلق عمدۃ القاری میں امام عینی نے فرمایا قَوْلُهٗ مِلْءُ کِسَاءِهَا کِنَایَۃٌ عَنِ امْتِلَاءِ جِسْمِهَا وَ سِمَنِهَا اس صورت میں حدیث کے اس لفظ کو دیکھنے کے بعد اگر اس شعر کو متعلق حضرت دختر اُم زرع اعلیٰ حضرت کا شعر سمجھا تو مولانا سلمہٗ پر کوئی حرف نہیں آتا۔ اس صورت میں اُن پر کوئی اور الزام تو نہیں۔ بس یہی کہ انہوں نے تساہل کیا تغافل برتا جو نہیں ہونا چاہیے تھا۔ جب انہوں نے اس سے کھلم کھلا توبہ بھی کرلی تو اب اُن پر یہ الزام بھی نہ رہا۔ سب دشتم و لعن و طعن کا حرام ہونا خود ظاہر۔ سب دشتم و لعن تو کسی صورت میں بھی جائز نہ تھا۔ طعن کا بھی کوئی موقع نہ رہا۔ اُن کی اس توبہ کا قبول واجب ہے جو لوگ اُن کی توبہ کے بعد بھی اُن پر طعن کرتے ہیں وہ حد سے بڑھتے ہیں۔ حق اللہ اور حقِ العبد میں گرفتار ہوتے ہیں۔ وہ ظالم جفا کار جائر ستمگار ہیں۔ قہرِ قہار و غضب منتقم جبار سے ڈریں۔ وہ لوگ جو اپنی ضد پر اڑے ہوئے ہیں طرح طرح گنہگار حرام کار ہیں وہ ارشادِ الٰہی اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِکَ وَ اَصْلَحُوْا سے، وہ فرمانِ رسالت پناہی اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَہٗ سے نیز ارشادِ نبوی ھَلَّا شَقَقْتَ قَلْبَہٗ سے غافل یا متساہل ہیں والعیاذ باللہ تعالیٰ وہ بدگمانی

marfat.com

کے جرمِ عظیم میں مبتلا ہیں جو اُن کی بار بار کی توبہ کو توبہ کہہ کر یہ سمجھ کر رد کرتے کرلتے ہیں کہ اُنہوں نے یقیناً توہین کی اور یہ توبہ محض نمائشی ہے۔ عزلِ امامت کے خوف سے ہے۔ تفسیرات احمدیہ میں حضرت علّامہ عارف باللہ سیدی ملّا احمد جیون قدس سرّہٗ زیر آیۂ کریمہ لَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰی اِلَیْکُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا فرماتے ہیں قَالَ الْاِمَامُ الزَّاھِدُ (الی)، قَالَ اُسَامَۃُ اِنَّہٗ اَسْلَمَ مُتَعَوِّذًا مِّنْ سَیْفِیْ فَقَالَ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ ھَلَّا شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِہٖ فَقَالَ لَوْ شَقَقْتُ قَلْبَہٗ ھَلْ وَجَدْتُ تَرَ الَّا دَمًا غَلِیْظًا فَقَالَ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَبَّرَ بِلِسَانِہٖ عَمَّا فِیْ قَلْبِہٖ۔ یہ لوگ اُن صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے متعلق بھی یہی اَوہام پکاتے جن پر توبہ فرض ہوئی اُنہوں نے توبہ کی یا صحابہ ہی کے ساتھ حُسنِ ظن لازم ہے۔ اُنہیں کے ساتھ بدگمانی حرام ہے اور مسلمانوں کے ساتھ بدگمانی حلال ہے وَالْعِیَاذُ بِاللّٰہِ تعالیٰ۔ کسی مسلم کی طرف کسی گناہ کی نسبت بے ثبوت صحیح شرعی نہیں کی جاسکتی۔ دل کا حال یہ کیسے جانتے ہیں کہ اُنہوں نے یہ بناوٹی توبہ امامت کے لئے کی ہے حقیقی توبہ نہیں کی اخلاص نہیں یہ تو لوگوں پر توبہ کا دروازہ بند کرنا ہے پھر کوئی مسلمان ہونے آئیگا تو یہ اُسے دھکا دے دیں گے کہ یہ تو فلاں غرض سے اسلام لانا ظاہر کرنا چاہتا ہے یہ مسلمان نہیں کیا جاسکتا وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَھُوَ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔ فقیر **مصطفےٰ رضا قادری** غفرلہٗ شب جمعہ بستم صفر ۱۳۷۵ھ

الجواب صحیح فقیر سید محمد احمد اصابتی دہلوی

صح الجواب واللہ اعلم بالصواب فقیر ابوالظفر محمد عزیز الرحمٰن بھاولپوری قادری رضوی غفرلہٗ

بریلی
جمعیت اہلسنت تبلیغ و اصلاح و ترقی

الجواب صحیح۔ فقیر عبدالغفار صدیقی۔ کچھوچھوی۔ غفرلہ القوی

marfat.com

خاتمہ رزقنا اللہ حسن الخاتمہ

مسلم شریف جلد دوم صفحہ ۲۸۷ مطبوعہ مطبع انصاری دہلی ۱۳۰۹ھ میں حدیث شریف ہے۔ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ جَلَسَ اِحْدٰی عَشْرَۃَ امْرَأَۃً فَتَعَاھَدْنَ وَتَعَاقَدْنَ اَنْ لَّا یَکْتُمْنَ مِنْ اَخْبَارِ اَزْوَاجِھِنَّ شَیْئًا۔ قَالَتِ الْاُوْلٰی زَوْجِیْ لَحْمُ جَمَلٍ غَثٍّ عَلٰی رَأْسِ جَبَلٍ وَعْرٍ لَّا سَھْلٍ فَیُرْتَقٰی وَلَا سَمِیْنٍ فَیُنْتَقٰی قَالَتِ الثَّانِیَۃُ زَوْجِیْ لَا اَبُثُّ خَبَرَہٗ اِنِّیْ اَخَافُ اَنْ لَّا اَذَرَہٗ اِنْ اَذْکُرْہُ اَذْکُرْ عُجَرَہٗ وَبُجَرَہٗ۔ قَالَتِ الثَّالِثَۃُ زَوْجِیَ الْعَشَنَّقُ اِنْ اَنْطِقْ اُطَلَّقْ وَاِنْ اَسْکُتْ اُعَلَّقْ۔ قَالَتِ الرَّابِعَۃُ زَوْجِیْ کَلَیْلِ تِھَامَۃَ لَا حَرَّ وَلَا قُرَّ وَلَا مَخَافَۃَ وَلَا سَآمَۃَ قَالَتِ الْخَامِسَۃُ زَوْجِیْ اِنْ دَخَلَ فَھِدَ وَاِنْ خَرَجَ اَسِدَ وَلَا یَسْأَلُ عَمَّا عَھِدَ۔ قَالَتِ السَّادِسَۃُ زَوْجِیْ اِنْ اَکَلَ لَفَّ وَاِنْ شَرِبَ اشْتَفَّ وَاِنِ اضْطَجَعَ الْتَفَّ وَلَا یُوْلِجُ الْکَفَّ لِیَعْلَمَ الْبَثَّ قَالَتِ السَّابِعَۃُ زَوْجِیْ غَیَایَاءُ اَوْ عَیَایَاءُ طَبَاقَاءُ کُلُّ دَاءٍ لَہٗ دَاءٌ شَجَّکِ اَوْ فَلَّکِ اَوْ جَمَعَ کُلًّا لَّکِ۔ قَالَتِ الثَّامِنَۃُ زَوْجِیَ الرِّیْحُ رِیْحُ زَرْنَبٍ وَالْمَسُّ مَسُّ اَرْنَبٍ قَالَتِ التَّاسِعَۃُ زَوْجِیْ رَفِیْعُ الْعِمَادِ طَوِیْلُ النِّجَادِ عَظِیْمُ الرَّمَادِ قَرِیْبُ الْبَیْتِ مِنَ النَّادِ۔ قَالَتِ الْعَاشِرَۃُ زَوْجِیْ مَالِکٌ وَمَا مَالِکٌ مَالِکٌ خَیْرٌ مِّنْ ذٰلِکَ لَہٗ اِبِلٌ کَثِیْرَاتُ الْمَبَارِکِ قَلِیْلَاتُ الْمَسَارِحِ اِذَا سَمِعْنَ صَوْتَ الْمِزْھَرِ اَیْقَنَّ اَنَّھُنَّ ھَوَالِکُ۔ قَالَتِ الْحَادِیَۃَ عَشْرَۃَ زَوْجِیْ اَبُوْ زَرْعٍ وَّمَا اَبُوْ زَرْعٍ اَنَاسَ مِنْ حُلِیٍّ اُذُنَیَّ وَمَلَأَ مِنْ شَحْمٍ عَضُدَیَّ

marfat.com

وَجَّحَنِي فَبَجِحَتْ إِلَيَّ نَفْسِي وَجَدَنِي فِي أَهْلِ غُنَيْمَةٍ بِشِقٍّ فَجَعَلَنِي
فِي أَهْلِ صَهِيلٍ وَّأَطِيطٍ وَّدَائِسٍ وَّمُنَقٍّ فَعِنْدَهُ أَقُولُ فَلَا أُقَبَّحُ وَأَرْقُدُ
فَأَتَصَبَّحُ وَأَشْرَبُ فَأَتَقَنَّحُ أُمُّ أَبِي زَرْعٍ فَمَا أُمُّ أَبِي زَرْعٍ عُكُومُهَا
رَدَاحٌ وَّبَيْتُهَا فَسَاحٌ۔ اِبْنُ أَبِي زَرْعٍ فَمَا ابْنُ أَبِي زَرْعٍ مَضْجَعُهُ
كَمَسَلِّ شَطْبَةٍ وَّتُشْبِعُهُ ذِرَاعُ الْجَفْرَةِ۔ بِنْتُ أَبِي زَرْعٍ طَوْعُ أَبِيهَا
وَطَوْعُ أُمِّهَا وَمِلْءُ كِسَائِهَا وَغَيْظُ جَارَتِهَا جَارِيَةُ أَبِي زَرْعٍ فَمَا
جَارِيَةُ أَبِي زَرْعٍ لَا تَبُثُّ حَدِيثَنَا تَبْثِيثًا وَّلَا تُنَقِّثُ مِيرَتَنَا تَنْقِيثًا
وَّلَا تَمْلَأُ بَيْتَنَا تَعْشِيشًا قَالَتْ خَرَجَ أَبُو زَرْعٍ وَالْأَوْطَابُ تُمْخَضُ
فَلَقِيَ امْرَأَةً مَعَهَا وَلَدَانِ لَهَا كَالْفَهْدَيْنِ يَلْعَبَانِ مِنْ تَحْتِ خَصْرِهَا
بِرُمَّانَتَيْنِ فَطَلَّقَنِي وَنَكَحَهَا فَنَكَحْتُ بَعْدَهُ رَجُلًا سَرِيًّا رَكِبَ شَرِيًّا
وَّأَخَذَ خَطِّيًّا وَّأَرَاحَ عَلَيَّ نَعَمًا ثَرِيًّا وَّأَعْطَانِي مِنْ كُلِّ رَائِحَةٍ زَوْجًا
قَالَ كُلِي أُمَّ زَرْعٍ وَّمِيرِي أَهْلَكِ فَلَوْ جَمَعْتُ كُلَّ شَيْءٍ أَعْطَانِي مَا
بَلَغَ أَصْغَرَ آنِيَةِ أَبِي زَرْعٍ۔ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَ
لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ لَكِ كَأَبِي
زَرْعٍ لِأُمِّ زَرْعٍ۔

یعنی حضرت ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ گیارہ عورتیں بیٹھیں تو انہوں نے باہم عہد و پیمان کیا کہ اپنے اپنے شوہروں کے حالات میں سے کچھ بھی نہ چھپائیں گی۔ پہلی نے کہا میرا شوہر دبلے اونٹ کا گوشت ہے۔ جو سخت چڑھائی والے پہاڑ کی چوٹی پر ہے نہ تو سہل ہے کہ اس تک چڑھ کر پہنچا جائے نہ فربہ ہے کہ اس کا مغز حاصل کیا جائے۔ دوسری نے کہا کہ میرا شوہر ایسا ہے کہ میں اس کی خبر شائع نہیں کرتی ہوں بیشک میں ڈرتی ہوں کہ میں اس کو چھوڑ نہ دوں اگر میں اس کا ذکر کروں تو اس کی پیٹھ کا کوڑا اور اس کی ناف کی بلندی بیان کردوں۔

marfat.com

تیسری نے کہا میرا شوہر بہت لمبا بدخُلق ہے اگر میں بولوں تو طلاق دے دی جاؤں۔ اور اگر چپ
رہوں تو معلق چھوڑ دی جاؤں۔ چوتھی نے کہا میرا شوہر مدینہ طیبہ کی رات کی طرح ہے کہ نہ اُس میں
شدید گرمی ہے نہ سخت سردی ہے۔ نہ خوف ہے نہ ملال ہے۔ پانچویں نے کہا میرا شوہر اگر گھر میں آتا
ہے اپنے مال و متاع سے بے خبر ہو کر چیتے کی طرح لیٹ کر سوتا ہے۔ اور اگر گھر سے نکلتا ہے شیر
کی طرح بہادر اور دشمنوں کا خونریز بن کر نکلتا ہے اور جو مال و متاع میرے سپرد کیا اُس کو نہیں
پوچھتا۔ چھٹی بولی میرا شوہر اگر کھائے گا تو مختلف قسم کے کھانے سب چٹ کر جائے گا اور اگر پیئے
گا سب پی جائے گا۔ اور اگر لیٹے گا تو چادر میں اکیلا لیٹ جائے گا اور ہتھیلی کپڑوں میں نہیں داخل
کرتا ہے کہ میری محبت جو اُس سے ہے اور اُس کی بے التفاتی کے سبب جو غم مجھ کو ہے۔ وہ معلوم
کرے۔ ساتویں بولی میرا شوہر شرارتوں میں غرق ہے نامرد ہے اُس کے سب کام حماقت کی وجہ
سے چوپٹ ہیں۔ ہر ایک بیماری اُسی کی بیماری ہے۔ تیرا سر پھوڑے یا تیرے جسم کو زخمی کرے۔ یا
تیرے لئے سب اکٹھا کرے۔ آٹھویں بولی میرا شوہر اُس کی خوشبو زرنب کی خوشبو ہے اُس کا چھونا
خرگوش کا سا نرم و نازک چھونا ہے۔ نویں بولی میرا شوہر بلند ستون والا ہے لمبے پر تلے والا ہے اُس
کی راکھ کے ڈھیر پڑے بڑے ہیں۔ قوم کی نشستگاہ کے قریب اُس کا گھر ہے۔ دسویں بولی
میرا شوہر مالک ہے اور کیسا مالک ہے۔ مال کا مالک ہے اُس کے اونٹ ہیں جن کے بیٹھنے
کی جگہیں بہت ہیں۔ اُن کے چھوٹے پھرنے کی جگہیں کم ہیں۔ جب مزہر (ایک قسم کے باجے) کی
آواز سنتی ہیں تو وہ اونٹنیاں یقین کر لیتی ہیں کہ اب وہ ذبح ہونے والی ہیں۔ گیارھویں بولی میرا شوہر
ابوزرع ہے اور کیسا ابوزرع ہے اُس نے میرے دونوں کانوں کو زیوروں سے بھاری کر دیا۔
اور چربی سے میرے دونوں بازوؤں کو پُر کر دیا۔ اُس نے مجھ کو مقام شق میں تھوڑی سی بکریوں والوں
کے اندر پایا تو اُس نے مجھ کو اُن میں رکھا جو گھوڑوں اور اونٹوں اور کھیتوں اور چوپایوں کے مالک
ہیں تو اُس کے پاس میں بات کرتی تو برا نہیں کہی جاتی۔ رات کو سوتی تو صبح تک نیند بھر کر سوتی اور
پانی جی بھر کر اطمینان سے سیراب ہو کر پیتی۔ ابوزرع کی ماں تو کیسی ابوزرع کی ماں ہے اسکے

marfat.com

برتن بڑے بڑے ہیں اُس کا گھر بہت کشادہ ہے۔ ابوزرع کا بیٹا تو کیسا ابوزرع کا بیٹا ہے اُس کی خوابگاہ کھجور کی لکڑی کا چکنا تختہ ہے اور بھیڑ کے چار ماہ بچے کی ایک دست اُس کو شکم سیر کر دیتی ہے۔ ابوزرع کی بیٹی تو کیسی ابوزرع کی بیٹی ہے۔ اپنے باپ کی فرمانبردار ہے۔ اپنی ماں کی اطاعت گزار ہے اپنی چادر کو اپنے جسم سے بھر دینے والی ہے اور اپنی سَوت کی جلن کا باعث ہے۔ ابوزرع کی کنیز اور کیسی ابوزرع کی کنیز ہے۔ ہماری بات کو پھیلاتی نہیں۔ ہمارے کھانے کو خراب نہیں کرتی ہمارے گھر کو کوڑے سے بھرا نہیں رہنے دیتی۔ وہ بولی ابوزرع ایسے وقت نکلا کہ گھی نکالنے کے لئے دودھ کے مشکیزوں میں دہی جمایا جا رہا تھا تو ایک ایسی عورت سے اُس کی ملاقات ہوئی جس کے ساتھ اُس کے دو بچے تھے جو اُس کی پشت کے درمیانی حصّے کے نیچے دو چیتوں کی طرح دو اناروں سے کھیل رہے تھے۔ تو اُس نے مجھ کو طلاق دے دی اور اُس سے نکاح کر لیا۔ تو میں نے اُس کے بعد ایک شریف سردار مرد سے نکاح کر لیا۔ جو عمدہ تیز رفتار گھوڑے پر سوار ہوا اور نیزۂ خطی اُس نے لیا اور میرے پاس بہت سے چارپائے لایا اور ہر قسم کی راحتیں مجھے دوگنی دوگنی دیں۔ اور کہا کہ اے اُمّ زرع تو خود کھا اور اپنے میکے والوں پر بھی بخشش اور احسان کر، تو اگر میں اُن تمام چیزوں کو جمع کرتی جو اُس نے مجھے دیں تو وہ ابوزرع کے سب سے چھوٹے برتن بھر بھی نہ ہوتیں۔

حضرت اُمّ المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہارے لئے ایسا ہوں جیسے اُمّ زرع کے لئے ابوزرع۔ یہ حدیث شریف بخاری شریف میں بھی ہے۔ ترمذی شریف میں بھی ہے۔ نسائی شریف میں بھی ہے دیگر کتب احادیث میں بھی ہے۔ عبارات مختلفہ کے ساتھ روایت کی گئی ہے۔ یہ حضور اکرم سید العٰلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا کمالِ تواضع ہے کہ حسنِ معاشرت میں اپنی ذاتِ اقدس کو ابوزرع کی طرح فرما رہے ہیں فَتَنَبَّهْ وَلَا تَكُنْ مِنَ الْمُعَانِدِيْنَ۔ چنانچہ بعض روایات میں ان الفاظ کا اضافہ ہے۔

marfat.com

اِلَّا اَنَّہٗ طَلَّقَھَا وَ اِنِّیْ لَا اُطَلِّقُكِ فَقَالَتْ عَائِشَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا بِاَبِیْ اَنْتَ وَ اُمِّیْ لَاَنْتَ خَیْرٌ لِّیْ مِنْ اَبِیْ زَرْعٍ لِاُمِّ زَرْعٍ۔

یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے حضرت سیدہ ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا میں تیرے لئے ایسا ہوں جیسا اُمِّ زرع کے لئے ابو زرع۔ مگر یہ کہ ابو زرع نے اُمِّ زرع کو طلاق دی اور بیشک میں تجھ کو طلاق نہ دوں گا۔ تو حضرت اُمُّ المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی بیشک حضور میرے لئے اُس سے بہتر ہیں۔ جیسا اُمِّ زرع کے لئے ابُو زرع تھا۔

قصیدۂ مُبارکہ بترتیبِ صحیح

علیحدہ در ذکرِ عُروسانِ حجاز کہ در حدیث بخاری و ترمذی و مسلم مذکورند

یاد وہ مجمعِ رنگینِ عروسانِ حجاز
اور پیماں کہ چھپائیں گی نہ حالِ شوہر

تنگ و چست اُنکا لباس اور وہ جوبن کا اُبھار
مسکی جاتی ہے قبا سر سے کمر تک لیکر

یہ پھٹا پڑتا ہے جوبن مرے دل کی صورت
کہ ہوئے جاتے ہیں جامے سے بُروں سینہ و بر

خوف ہے کشتیِ اَبرو، نہ بنے طوفانی
کہ چلا آتا ہے حُسن اہلے کی صورت بڑھکر

مادرِ زرع کی شاداب و کشتِ اُمید
برقِ خرمن وہ طلاق اور نکاحِ دیگر!

رنگِ عشرت سے کسی گل پہ نکھرتا جوبن
خارِ حسرت سے کسی پھول کا پہلو مضطر

داغِ حرماں کا کوئی چاند کا ٹکڑا شاکی
مصلحت تھی کہ توجہ نہ ہوئی اُن کی اِدھر

علیحدہ اشعارِ تشبیب

خامہ کس قصد سے اُٹھا تھا کہاں جا پہنچا
راہِ نزدیک سے ہو جانبِ تشبیب سفر

marfat.com

آج فردوس میں کس کانِ حیا کا ہے گذر — حکم ہے سبزۂ بیگانہ کو باہر باہر
بخیۂ تارِ نگہ و سوزنِ مژگاں سے کرے — آج آنکھوں میں ہے اک بلبلِ بیباک نظر
نہ لگے آنکھ رہے اپنی طرف آج نگاہ — ہے یہ خود بینی خدا بینی کی جانب منجر
پتلی اندھا نہ بنا سب ہیں فلک سے شفاف — سات پردے ہیں نمائش کے کُھل سان تجھ پر
مردمِ دیدہ نظر بند ہیں۔ اب لے کے عصا — پہرہ دیتا رہے دنبالۂ سرمہ در پر
تھیں جو بے پردہ عنادل میں عروسانِ چمن — شرم سے لیتی ہیں دامانِ صبا اب مونھ پر
چلمنیں چھوڑ دو پلکوں کی چکیں ڈال دو جلد — کہہ دو مردم کو کہ دامانِ نگہ لے مونھ پر
نیل ڈھل جائیگا آنکھوں کا فلک یاد رہے — وا اگر یوں ہی رہی آج بھی چشمِ اختر
آنکھیں ہو جائینگی اے ماہ جہاں دیدہ سپید — چشمِ بد دُور ہوا تو کبھی بہت شوخ نظر
گرچہ دستِ ہوسِ دہر سے دامن ہے بری — مگر آوارۂ ہر جا ہے عروسِ خاور
روحِ معشوقہ مہ بے غش تھی پر اب دخل نہیں — بار پائے مزے آغوشِ بدن میں لے کر
شوخ دیدہ کو رکھیں اہلِ چمن آنکھوں میں — نرگس از بس ہے پریشاں نظری کی خوگر
خاک اڑاتی پھری آوارہ بہ دشت و چمن — اب حضوری کی ہوا سر میں ہے اے بادِ سحر
خدمتِ گشت معاف آج رہے گوشہ نشیں — حکم سرکار ہے او بندۂ داغیِ قمر
روشیں آئنہ چرخ آئنہ پرتو کا ہجوم — سرِ اشجار شجر ہیں تہِ اشجار شجر
غمِ صیاد سے فارغ ہیں عنادل کہ یہاں — سب زمیں آئنہ ہے دام چھپے گا کیونکر
عکسِ باہم سے عجب لطف صفا نے بخشا — سبز ہیں لالہ و گل سبزہ و اوراق احمر
یہ بنا تختِ زمرد وہ بنا افسرِ لعل — واہ کیا سبزہ و گل نے ہیں دکھائے جوہر

marfat.com

علٰیحدہ در مدحتِ اُمّ المومنین محبوبۂ سیّد المرسلین حضرت سیّدتنا صِدّیقہ بنت الصدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حورِ رُؤیت کیلئے شوق سے آنکھیں دھولیں ۔۔۔ اِسی سرکار کا مملوک ہے حوضِ کوثر
ہیں کہاں مالنیں سرکار کی عفّت حرمت ۔۔۔ کہدو مجرے کو بڑھیں پھولوں کا گہنا لیکر
چمنِ قدس کے بیلے کا جبیں پر جھپکا ۔۔۔ نَحْنُ اَقْرَبُ کی چنبیلی سے گلے کا زیور
باغِ تطہیر کی کلیوں سے بنائیں کنگن ۔۔۔ آیۂ نور کا ماتھے پہ منوّر جھومر!!
تنِ اقدس میں لباس آیۂ تطہیر کا ہو ۔۔۔ سورۂ نور کا سر پر گھر آما معجر!!
یا حُمیرا کا تنِ پاک پہ گلگوں جوڑا ۔۔۔ کلِّمینی کے دُر آویزۂ گوشِ اطہر
بانو! تیرا سراپردۂ عفّت وہ رفیع ۔۔۔ جس میں لے اذن نہ ہو روحِ قدس کا بھی گزر
بس کہ جز حضرتِ شہ دل میں نہیں اور کی جا ۔۔۔ شاہزادوں سے بھی خالی ہے کنارِ اطہر
سورۂ نور نے کالے کئے مونھ اعدا کے ۔۔۔ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰی كُلِّ شَقِيٍّ اَكْفَر
تیری تدقیق پہ غش حیدر و نجلِ ہاشم ۔۔۔ تیری تحقیق کے قائل عمر و ابن عمر
کوئی خاتون تری طرح کہاں سے لائے ۔۔۔ باپ صدیق سا اور ختمِ رُسُل سا شوہر
تیرے جلوے سے رہی مسندِ افتا روشن ۔۔۔ عہدِ صدیق سے تا دورِ جناب حیدر
جبرئیل اور تجھے تسلیم بایں قدرِ جلیل ۔۔۔ وزراءِ مجری بالوئے سلطاں ہیں مگر
عاق وہ ناخلفِ کور نمک ناحق کوش ۔۔۔ تجھ سے جو دل میں رکھے سوءِ عقیدت تل بھر
غم رسانی ہے جب ان ماؤں کی خارِ رہِ خلد ۔۔۔ دائے اُس پر کہ غمیں جس سے ہے تجھ سی مادر
قبل بھی خوب ہی نکلے گا تپِ محشر میں ۔۔۔ آج جس دل میں تِرا سوئے ادب ہے تل بھر

marfat.com

گو سیہ کار ہے لیکن کلمے سے ہے امید
تیرے بیٹوں میں گنا جائے یہ ننگِ مادر

اس کے بعد کے اشعار دستیاب نہیں ہوئے۔

تمت

وَبِعَوْنِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَبِعَوْنِ حَبِیْبِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی
عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمْ
وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن

marfat.com

سلسلۂ اشاعت نمبر ۲۶

اظہارِ حقیقت

بر ماتم اوراقِ غم

جس میں اسباب مخالفت اوراق غم اور حقیقتِ جماعت المسلمین دکھاتے ہوئے اعتراف حق کر کے مخالفین کی حق پوشی کا پردہ کھولا ہے + ۔

از

علامہ حکیم ابو الحسنات سید محمد احمد خطیب مسجد وزیر خان لاہور

پبلشر

بزمِ تنظیم (شعبۂ اشاعت مرکزی انجمن حزب الاحناف ہند و پاک) متصل مسجد وزیر خان لاہور

(مقبول عام پریس ریلوے روڈ لاہور) (کتبہ شاہ محمد خوشنویس مسجد وزیر خان لاہور)

marfat.com

سلسلہ اشاعت نمبر ۲۶

اظہارِ حقیقت

بر ماتم اوراقِ غم

جس میں اسباب مخالفت اوراق غم اور حقیقتِ جماعت المسلمین دکھاتے ہوئے اعترافِ حق کر کے مخالفین کی حق پوشی کا پردہ کھولا ہے +۔

از

علامہ حکیم ابو الحسنات سید محمد احمد خطیب مسجد وزیر خان لاہور

پبلشر

بزمِ تنظیم (شعبہ اشاعت مرکزی انجمن حزب الاحناف ہند لاہور) متصل مسجد وزیر خان لاہور

(مکتبہ شاہ محمد خوشنویس مسجد وزیر خان لاہور) (مقبول عام پریس ریلوے روڈ لاہور)

marfat.com

خدا شرے برانگیزد کہ خیرے دران باشد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سنگ بدگوہر اگر کاسۂ زرین شکند — قیمت سنگ نیفزاید و زر کم نشود۔

عرض حال

اوراق غم میری ایک تاریخی کتاب ہے۔ جسے تالیف کئے آج سات سال ہو جاتے ہیں۔ اور یہ میری پہلی تالیف ہے جو فن تاریخ میں لکھی تھی۔ چونکہ مجھے ریاست الور کے قیام میں روافض کی حقیقت اتنی ظاہر تھی۔ کہ یہ جماعت قرآن کی منکر ہے خلفاء راشدین کو گالیاں دیتی ہے۔ میں نے قیام الور میں ان کا رد شروع کیا عوام جہلا محرم میں تعزیہ داری وغیرہ اس کثرت سے وہاں کرتے تھے کہ روافض کے صرف دو یا تین تعزیہ نکلتے تھے۔ اور سنیوں کے سینکڑوں کی تعداد میں۔ مجالس ماتم میں زیادہ اجتماع سنیوں کا ہی ہوتا تھا۔ مہندی جتنی زیادہ تعداد میں نکلتیں۔ وہ عام طور پر سنی جہال کی طرف سے غرضکہ اس کا سدباب کرنے میں اسقدر مساعی کی گئیں۔ کہ عشرہ کے جلسے مقرر کئے جس سے بفضلہٖ سنی راہ راست پر آئے لیکن پھر بھی تعزیہ داری کا سلسلہ باقی رہا۔ اُسی حالت میں مجھے فرمائش کی گئی۔ کہ ایک کتاب تاریخ شہادت پر لکھوں چنانچہ جو کتابیں مجھے وہاں میسر آئیں۔ اُن سے میں نے اس کتاب کو جمع کیا جس کی فہرست دیباچہ کتاب میں لکھ چکا ہوں۔ اُس کے ساتھ معذرت

marfat.com

بھی پیش نظرین کی ہے. کہ اگر کسی مقام پر کہیں غلطی یا لغزش ملاحظہ فرمائیں تو از راہ کرم سے اُسے مخفی فرما کر زبان طعن دراز نہ کریں۔ بلکہ فقیر کو اس غلطی سے مطلع فرما کر مشکوریت کا موقعہ بخشیں.

چنانچہ اس پر اگر عمل کیا تو دہلی سے میرے ایک مخلص دوست نے کہا کہ مجھے برادران یوسف علیہ السلام اور فضائل صحابہ کے اندر ایک عبارت کی اصلاح کے لیے لکھا۔ اس واقعہ کو دو سال گزر جاتے ہیں۔ یہ وہ وقت ہی جب کہ مفتی عبدالقادر عبدالحمید کے پردہ میں مجھے الوری رافضی لکھ رہے تھے میں نے اسی وقت ایک دو ورقہ میں عبدالحمید وغیرہ کی شر انگیزی دکھاتے ہوئے اپنی غلطی کا اعتراف کیا۔ اور اوراقِ غم کے ساتھ وہ پرچہ جلنے لگا۔ ان کی حد پروری کی سزا خدا نے انہیں دی۔ اور وہ انجام ہوا۔ جو اہالیانِ لاہور نے دیکھا.

پھر ہاشم علی نامی ایک شخص نے شاہی جنتری والد قبلہ کو لا کر دکھائی جلسہ سالانہ کے موقعہ پر علماء احناف سے اس پر ریویو کرایا چونکہ اس جنتری میں کوئی بیدینی نہ تھی۔ سب نے ریویو کر دیا۔ پھر ۳۳ء اور ۳۴ء کی جنتری میں وہ کھیل کھیلا اور اس نے غلط حوالہ کتابوں کے لکھ کر صدیق و فاروق رضی اللہ عنہما کے ایمان پر چوٹ کی۔ حضرت امیر المومنین معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان میں وہ گستاخیاں کیں۔ العیاذ باللہ۔ حتی کہ حضرت علی کو مجسم اللہ علی لکھ مارا۔ بڑھتے بڑھتے یہاں تک بڑھا کہ حضور سے حضرت علی کو افضل لکھ گیا۔ اس پر والد قبلہ نے اس کا رد کیا۔ پھر کیا تھا۔ وہ والد قبلہ کے منہ آتے آتے مجھ پر بھی حملہ کرنے لگا۔ حالانکہ

marfat.com

مجھے نہ اس کی جنتری کا علم تھا۔ نہ میں اُسے جانتا تھا۔ لیکن جب "باپ بیٹا" عنوان کا پرچہ نظر سے گذرا تو اُس کی جنتری دیکھی۔ تو ظاہر ہوا کہ یہ تو کوئی رافضی ہے لیکن اُس کے حملوں پر سکوت کیا گیا کیونکہ بہت سے اعتراضات محض لایعنی تھے۔ اور ایسے لایعنی کہ اردو خوان خود انہیں دیکھکر اس کی جہالت کا اندازہ کر سکتا تھا منجملہ اُس کے اُس نے لکھا تھا۔ کہ اوراق غم کے صـ۱۱۱ پر وفات سید المرسلین میں تمہیدی مضمون جو میں نے لکھا ہے۔ اسے کاٹ کر لکھا۔ اور اصل مضمون یہ ہے :۔

"جس سرو سہی نے چمن وجود میں بلندی حاصل کی۔ اُسے ارہ فنا نے بیخ و بن سے کاٹا۔ جس نہال تازہ نے گلشن حیات میں نشو و نما پائی تیر ممات نے اُسے فنا کیا۔

کدامی سر درا داد او بلندی — کہ بادش خم نہ کرد از دردمندی"

اس پر آپ جہالت میں آکر مجھے لکھتے ہیں"۔ موذی مفتری مؤلف اوراقِ غم سن اور کان کھولکر سن۔ تیرا امام اہلسنت ہونیکا دعوی جھوٹا ہے۔ تو کذاب دریدہ دہن ہے۔" الخ۔ غرضکہ ایسی ایسی بیہودہ چیزیں وہ لکھ کر اپنی جہالت دکھاتا رہا۔ میں نے التفات نہ کیا۔ اور اذا خاطبھم الجاھلون قالوا سلاماً پر عمل کیا۔

پھر جب فیصلہ کن مناظرہ مسجد وزیر خان میں ہوا۔ اور تمام مسلمانانِ لاہور پر واضح ہو گیا۔ کہ فرقہ وہابیہ اور دیوبندیہ اور ثنا اللہ امرتسریہ یہ سب ایک ہی تھیلے کے چٹے بٹے ہیں۔ اور اثنا مناظرہ میں مولوی ثناءاللہ

marfat.com

کو جب مولوی حشمت علی کی جماعت نے اسٹیج پر براجمان کرایا تو لوگوں نے علی الاعلان کہہ دیا کہ جمعیت الاحناف حقیقتاً جمعیۃ الشتائمیہ ہے۔

اسمیں میرا کیا قصور تھا جیسا کیا ویسا پایا !!

دوسرے جمعیۃ الاحناف کے سکریٹری نے تحریری لکھا تھا۔ کہ مناظرہ کیلئے مولوی اشرف علی کو لائیں گے۔ یا اُن کے وکیل مناظرہ کو۔ اور مناظرہ حفظ الایمان۔ براہین قاطعہ مولوی خلیل احمد۔ صراط مستقیم اور تحذیر الناس کی عبارات کفریہ پر ہوگا۔ مگر مولوی اشرف علی کو نہ آنا تھا نہ آئے اور چونکہ وہ کم از کم عالم ہی سمجھتے تھے کہ میں اپنے کفر کا وکیل کیسے بنا سکتا ہوں انہوں نے بہت کچھ ٹالا جب نمائندے مصر ہوئے تو مجبوراً انہوں نے ایک رقعہ لکھ دیا جسمیں لکھا کہ حفظ الایمان کی عبارت کی تفہیم کیلئے فلاں فلاں کو میں بھیجتا ہوں۔ چنانچہ اسی معاملہ میں دو دن نکل گئے تھے۔ اخیر میں مولوی ثناء اللہ کی معیت نے ان کا رہا سہا بھرم خاک میں ملا دیا۔ کافی رسوائی ہوئی۔ میں بوجہ بیماری اہلیہ اپنی پریشانی میں تھا۔ اس وجہ سے ایام مناظرہ میں میں شریک مناظرہ بھی نہ ہو سکا۔ اور ناظم جمعیۃ الاحناف نے جب بات بگڑتی دیکھی۔ فوراً کوتوال صاحب سے کہا۔ کہ اب نقض امن کا خوف ہے۔ انہوں نے قانوناً جلسہ بند کر دیا۔

پھر کیا ہوا ؟

یہ سب جماعت مذبوحی حرکات کے لئے رضیۃ کی متلاشی رہی۔ کہ حشمت علی کی آواز جو ہمارے خلاف سنی۔ بلا خوف مذہب اس کی بھبھی جا چھوڑی جب

marfat.com

دیکھا کہ اس پر بھی ہمارا کام نہ بنا اور سمجھا کہ جمعیتہ الاحناف کا نام تو بدنام ہو چکا ہے فوراً جماعت المسلمین نام رکھ کر چند خوارج شریک کر کے اُس کے پردہ میں مجھ پر حملہ شروع کر دیئے۔ لیکن ان حملوں میں یہ ضرور کہونگا کہ بعض حملے میرے حق میں مفید ہوئے کہ مجھے میری غلطی پر اطلاع ملی۔

اس امر میں میں جماعت المسلمین کا مشکور ہوں۔

اس لئے کہ نہ صرف میں بلکہ ہماری جماعت بفضلہ ہمیشہ سے حق گو اور حق نوش و حق نیوش رہی ہے۔ قبول حق میں ہمیں کبھی عار نہ ہوئی اور خدا کرے کہ کبھی مثل مولوی اشرفعلی یا دیوبندی وہابیوں کے ہمیں ضد آئے۔ خدا حق نوشی حق گوئی حق نیوشی پر ہی خاتمہ فرمائے۔ آمین۔

یہ حملہ کیوں کیا اور اوراق غم کیوں اٹھایا؟

محض اس خیال خام میں کہ اُسمیں تقریظین مولوی سید احمد اور حضرت قبلہ کی ہیں وہ بدنام ہوں اور خاک بدہن بدخواہ حزب الاحناف کو قوی صدمہ پہنچے جس میں اس وقت کافی تعداد منتہی طلباء کی دورہ حدیث کر رہی ہے اور ستر کے قریب دیگر علوم منطق فلسفہ دینیات کے طلباء ہیں مگر ے

این خیال است و محال است و جنون

اور یہ خبر نہیں کہ وہ اپنی تقریظوں میں صاف لکھ رہے ہیں۔ کہ اگرچہ من اولہ الی الاخر نہ دیکھ سکا۔ مگر بعض مضامین مختلف مقامات سے دیکھے۔ عمدہ تحقیق کی ہے۔ اور مخالفین بد آئین کو دندان شکن جواب دیئے ہیں۔ پھر آگے تحریر فرمایا ہے۔ اس کتاب میں بوجہ رعایت فصاحت و بلاغت و طرز نادل جو

marfat.com

فی زمانہ عام پسند ہے۔ مسلک ادب عالمانہ کا البتہ بعض جگہ خیال نہیں رہا۔
ہے۔ رہیں وہ روایتیں جن میں حضرت خاتون جنت سیدنا فاطمۃ الزہرا رضی اللہ
عنہا کی گریہ وزاری کا فراق رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور ذکر گریہ وزاری اہل بیت
کرام کا حضرات حسنین رضی اللہ عنہما کے غم میں کیا گیا ہے وہ روایتیں اول
تو مختلف فیہ ہیں۔ الخ

اسی طرح عزیز از جان مولوی ابو البرکات سید احمد لکھتے ہیں۔ اس
کتاب کو فقیر نے چند روز تک اپنے پاس اس غرض سے رکھا کہ میں اس کو
از اول تا آخر بغور پڑھوں۔ اور خطا لکھا دوں۔ اور اگر بعض امور میرے فہم ناقص سے
بالاتر ہوں تو حضرت مؤلف ممدوح کی خدمت میں گذارش کروں۔ لیکن ایک
جانب تو دار العلوم مرکزی انجمن حزب الاحناف ہند لاہور کی مفوضہ اسباق دوسری
جانب فتویٰ نویسی الخ

غرضکہ ہر دو حضرات بالاستیعاب نہ دیکھ سکے۔ لہٰذا ان پر اعتراض بیجا ہے
اور مخلصانہ تحقیق ہوتی تو مری ابتدائی معروض کے مطابق مجھے مطلع کرتے مگر
جہاں اپنی رسوائی کا انتقام لینا مقصود ہو وہاں حقائقِ حق کہاں۔ اور چونکہ میں
زمانہ تالیف میں انسداد فتنۂ ارتداد میں بھی مشغول تھا جلدی جلدی مسودہ لکھ
کر یہاں لاہور بھیجا۔ اور یہاں کی عدیم الفرصتی اس کے مطالعہ سے مانع رہی۔

افسوس ہے مہ نور می فشاند و سگ بانگ می زند
سگ را بپرس خشم تو با ماہتاب چیست

خیر مختصر یہ کہ مجھے قبول حق میں کبھی عار نہیں۔ میں اُن غلطیوں کا اعتراف

marfat.com

کرتا ہوں جو اوراقِ غم میں ہوئیں۔ **شعر**

بندہ ہمان بہ کہ ز تقصیرِ خویش　　عذر بدرگاہ خدا آورد۔

ناظرین کرام کو چاہیئے۔ کہ مندرجہ ذیل مقامات پر اوراقِ غم میں اصلاح فرمالیں:-

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٢	٧	شکار تیر مذلت	مزلت ز سے ہے۔ فازلہما الشیطان کی طرف اشارہ ہے۔
٦٣	٣	آنا لیتی سینہ کوٹتا ہوا آیا۔	روتا ہوا آیا۔
١٧١	١٧	تو اب نظر سفلا میں اس کا زوال لازمی ہوا	تو اب ہماری نگاہوں سے اوجھل ہو کر اسکا اپنے مبدء اصلی کیطرف لوٹنا ضروری ہوا۔
١٧١	٨	ولادت علی کرم اللہ وجہہ	یہ ایک روایت ہے معلوم کہاں تک صحیح ہے اسے بھی کاٹ دیں
١٧٢	١	عمل علماء سے مشتق ہے	اس میں کوئی بھی نہیں بلند ہی کے معنی ہیں ناپسند ہو تو کاٹ دیں
٣٠	٤ - ١٧	بیوقوفوں۔ بیرحموں	انہوں نے لکھے ہیں۔
١٧٦	١٧	خلافت پر اُترے الخ	اس سے اوپر کی عبارت یوں پڑھیں صاحب حدیقۃ المذاہب نے رافضیوں کے مذہب کی تردید میں اپنی مسدس میں خوب لکھا ہے۔
٢٩٤	٥	زہر ماتم آل محمد	اس شعر کو کاٹ دیں۔
٣٠٨	سطر اول سے	ہم تو سر ننگے ہیں	یہ کسی کا مسدس رقت آمیز لکھ دیا تھا۔ اس سارے مسدس کو نہ پڑھیں۔

غرضکہ جماعت المسلمین کے پمفلٹ کو ہمارے اوراق غم کا غلط نامہ سمجھیں

marfat.com

اور اصلاح کریں۔ دوسرے ایڈیشن میں ہم کافی تحقیق کے ساتھ خود مضامین بدل دیں گے۔ اور جماعت المسلمین نے اپنے بدعت کے جام جم میں سلسلہ حنفی کے متعلق جو اعتراض کیا ہے۔ اُس سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ جماعت المسلمین درحقیقت الملک ناشنی نام ہے۔ ورنہ یہ وہی ہیں جو تنقیص شان سید اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کرنے والوں کی پردہ پوشی کرتے ہیں۔ مگر ہمارے عقیدہ میں حضور سید اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعطاء الہی مختار عالم ہیں اور یہی تمام اہلسنت و جماعت کا عقیدہ ہے۔

اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ اوراق غم کی غلطیاں جن سے جماعت المسلمین مجھے شیعہ لکھ رہی ہے۔ اس سے مجھ پر کیا حکم لگتا ہے۔ علماء احناف سے اگر استفتاء کیا جائے گا۔ تو غایت مافی الباب ان اغلاط کی صحت پر اصرار کرنے والے کو گنہ گار کہہ سکیں گے۔ اور میں تو اُن غلطیوں کو تسلیم کر رہا ہوں کیا اس قسم کا غلط پروپیگنڈا پھیلانے سے وہ اپنے دیوبندی مولویوں کے کفر کو اٹھانا چاہتے ہیں۔

مجھے رافضی لکھ کر

تو رافضی کہنے والے خود رافضی بنے۔ اس لئے کہ رافضی وہ ہے جو سب شیخین کرے۔ قرآن کریم کو محرف مانے۔ ماتم کرنے والا۔ تعزیہ نکالنے والا گنہ گار ہو گا۔ نہ کہ خالص رافضی بیدین ہو جائے۔ اس لئے کہ یہ افعال کرنے والا عاصی اور سخت گنہگار ہے۔ روافض کا کفر تو ان کے اعتقادات کی وجہ سے ہے۔ خیر اب دعا ہے۔ کہ جس طرح ہم نے اپنی غلطیاں تسلیم کیں

marfat.com

خدا کرے کہ اسی طرح

مولوی اشرف علی تھانوی وغیرہ ان کے علماء حفظ الایمان وغیرہ کی عبارتوں سے رجوع کا اعلان کردیں۔ اور ہمیشہ کے لیئے تائب ہوکر زمرہ مسلمین میں داخل ہوجائیں۔ آمین ثم آمین۔ اور خدا کرے۔ کہ مولوی ثناء اللہ امرتسری بھی اب آخری وقت اپنے چالیس وجہ کے کفر سے توبہ کریں۔ جو ان کے اساتذہ اور نجدی مولویوں کی طرف سے شائع ہوچکا ہے۔ اب

آخری عرض یہ ہے کہ

اوراقِ غم محض ایک تاریخی کتاب ہے۔ اُس کو اعتقادات سے کوئی تعلق نہیں یہی وجہ ہے کہ میں نے جماعت المسلمین کے پمفلٹ کو اپنے اوراقِ غم کا غلط نامہ تسلیم کیا ہے۔ اس واسطے کہ اگر اس کی تمام روایات کی بھی کوئی مخالفت کرے تو کرے ہمیں اُس پر کوئی اعتراض نہیں۔ ہاں شرکیہ تعلیم کی سرخی جو بدعت کے جام جم میں قائم کی ہے۔ اور ہمارے سلسلہ دینیات کے پہلے نمبر پر حملہ کیا ہے۔ اس کے متعلق ہم بتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ جو کچھ ہم نے لکھا ہے۔ وہی ہمارا مذہب ہے۔ اور ان کا اعتراض بالکل غلط ہے۔ باقی صرف اوراقِ غم کے متعلق جو بھی لکھیں۔ اُس پر ہمیں عذر نہیں۔ مگر انصاف یہ چاہتا تھا کہ وہ انصاف سے کام لے کر جہاں بعض اشعار میں سے چند الفاظ

marfat.com

لے کر نقل کر دیئے ہیں۔ وہاں اوراق غم کی وہ عبارتیں بھی درج کر دیتے
ہمن میں رافضیوں کا میں نے رد کیا ہے۔ جو مشتے نمونہ از خروار ے
درج ذیل ہیں :-

اوراق غم صفحہ ۱۰۱ "اے پسر عوف محض آنسوؤں سے رونا تو سبب
رحمت ہے۔ میں نے جو منع کیا ہے وہ منہ اور سینہ کو ٹنے کپڑے پھاڑنے
کو کیا ہے"۔ آگے حدیث ہے۔

اوراق غم صفحہ ۱۰۶ "اس کے (خلافت) متعلق حضرات شیعہ نے جو کچھ
لکھا ہے۔ وہ اپنی عداوت باطنی کی وجہ سے بہت لمبا چوڑا قصہ بنا گئے ہیں"

اوراق غم صفحہ ۱۰۹ "مگر ہاں سب و شتم کی وہی جرأت کر سکتا ہے جو
رفض امر شیر خدا کرے اور حضرت علی کو اپنا پیشوا زبان سے ہی
مانتے اور دل میں ان کی کوئی وقعت نہ رکھے"۔

اوراق غم صفحہ ۱۱۸ "اب وہ حضرات جو سب شیخین کو اپنا ایمان سمجھتے
ہیں۔ ان کے متعلق ہم اس رسالہ میں کچھ لکھ کر لطف مضمون کو خراب
کرنا نہیں چاہتے۔ مگر ہاں اتنا کہنا بے جا بھی نہیں سمجھتے کہ وہ شیر
خدا کو دروازہ عرفان سمجھکر اس محل عرفان کی دو دیواریں منہدم کر کے اس
محل کو غیر محفوظ کر چکے ہیں۔ جس مکان جس قلعہ میں دروازہ مستحکم ہو اور
دیواریں منہدم وہ قلعہ کبھی محفوظ نہیں رہ سکتا۔ یہی سبب ہے۔ کہ ان
حضرات نے اس ضد میں کہ جامع قرآن عثمان رضی اللہ عنہ بھی ہیں
قرآن کریم تک سے انحراف کر کے قرآن کریم کو محرف مانکر اپنا حصہ

marfat.com

اسلام سے بھی چھوڑ دیا۔"

اس قسم کے بہت سے مضامین تھے

جو اوراقِ غم میں ہیں۔ مگر جہاں حسد و عناد ہو۔ وہاں حق گوئی سے کیا تعلق۔ فدک کے مسئلہ پر میں نے اوراق غم کے صفحہ ۱۶۳ میں کافی بحث کی ہے۔ مگر جہالت و حسد کا بُرا ہو۔ کہ محض باقتضائے مضمون جو اشعار رقت آمیز لکھے۔ انہیں جوشِ انتقام میں فتوی بناکر عوام میں فتنہ پھیلا دیا۔

اب ذرا جماعت المسلمین اور دیوبندی جماعت کے عقائد کو بھی ملاحظہ فرمالیں:۔

شیطان و ملک الموت کو حضور سے زیادہ علم تھا

براہین قاطعہ[1] ص۵۲۔ شیطان اور ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی۔ فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے۔ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرنا ہے۔

صحابہ کرام کو معاذ اللہ کافر کہنے والا سنی ہے۔

فتاوی رشیدیہ[2] حصہ دوئم ص۱۲۔ جو صحابہ کرام میں سے کسی کی تکفیر کرے۔ وہ ملعون ہے۔ ایسے شخص کو امام مسجد بنانا حرام ہے۔ اور

---

[1] مصنفہ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی۔ [2] مصنفہ مولوی رشید احمد گنگوہی۔

marfat.com

وہ اپنے اس کبیرہ کے سبب سنت وجماعت سے خارج نہ ہوگا۔

حضور جیسا علم معاذ اللہ بچے پاگلوں اور جانوروں کو ہے۔

حفظ الایمان[1] ص۷۔ پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا۔ اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے۔ کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل۔ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علم غیب تو زید وعمر بلکہ ہر صبی ومجنون بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے لئے بھی حاصل ہے اور اگر تمام علوم غیبیہ مراد ہیں۔ تو اس کا بطلان دلیل عقلی ونقلی سے ثابت ہے۔

خدا معاذ اللہ جھوٹ بول سکتا ہے

براہین[2] قاطعہ ص۳۔ امکان کذب کا مسئلہ تو اب جدید کسی نے نہیں نکالا ہے۔ بلکہ قدما میں اختلاف ہوا ہے۔ اور بہت سی کتابوں میں اس مسئلہ کو بڑے شدومد سے لکھا ہے۔

رحمۃ للعالمین حضور کی صفت خاص نہیں

فتاوی[3] رشیدیہ حصہ دوم ص۱۳۔ رحمۃ للعالمین صفت خاصہ

---

[1] مصنفہ مولوی اشرف علی تھانوی۔ [2] مصنفہ خلیل احمد انبیٹھوی۔ [3] مصنفہ رشید احمد گنگوہی

marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں ہے۔
علاوہ اس کے ان حضرات کی بہت سی ایسی چیزیں ہیں۔ جو

کفر و اسلام کا سوال۔

پیدا کرتی ہیں۔ جو انشاء اللہ کسی اور موقعہ پر نذر ناظرین کی جائیں گی۔

آخری معروض

ہم بفضلہ تعالیٰ حنفی سنی ہیں۔ رہی غلطی تو الانسان مرکب من الخطاء والنسیان۔ ہمارا یہ کام نہیں کہ قبول حق میں عار کی جائے۔ اب اس جماعت والوں کو بھی اللہ توفیق توبہ دے جو دیوبندی مولویوں کی طرف داری میں ایمان کی طرف سے بے پرواہ ہیں۔ میں نے اراکین دائرۃ الاصلاح کو حقیقت حال سے مطلع کر دیا ہے۔ اور میری تصدیق پر انہوں نے اپنا اطمینان کر کے ایک اشتہار بعنوان "عزاداری حسین کی حقیقت" شائع بھی کر دیا ہے جس سے حق پسند طبائع حقیقت حال معلوم کر لیں گی۔ اور آئندہ میری نسبت غلط فہمی میں نہ پڑیں گی۔

فقیر قادری ابوالحسنات سید محمد احمد
خطیب مسجد وزیر خان لاہور۔

marfat.com

عرض ضروری

انجانب سکریٹری بزم تنظیم مسجد وزیرخان لاہور

چونکہ ہاشم علی کی اقتباساتِ اوراقِ حسین میں نہایت چالاکی سے کام لیا گیا تھا۔ یعنی مشتہر کا نام نہایت باریک قلم سے لکھکر عوام کو جلی خط سے حضرت مولانا کا نام دکھا دیا۔ لیکن الحمد للہ اُس کی فریبکاری بہت جلدی ظاہر ہوگئی اور دائرۃ الاصلاح نے اُس کا رد چھاپ دیا۔

اب بالخصوص برادرانِ ملت سے گذارش ہے۔ کہ اس پروپیگنڈا میں سکریٹری جمعیت الاحناف اور وہ جماعت جو مناظرہ میں زک اٹھا کر گئی ہے شریک ہیں جنہوں نے خود جمعیت الاحناف کے سکریٹری کو ہاشم علی کیساتھ سازباز کرتے دیکھا ہے۔ لہٰذا انکے دام میں آکر آپ اپنا قیمتی وقت ضائع نہ کریں لہٰذا بغرض اطلاع پمفلٹ حاضر کر دیا ہے۔ ممکن ہے کہ ہاشم علی کے پردہ میں اس پمفلٹ پر بھی انہیں صبر نہ آئے۔ اور پھر بھی زہر اگلتے رہیں۔ تو ہم مطلع کر دینا چاہتے ہیں۔ کہ جو جاہیں لکھیں ہم آئندہ جواب دیکر قوم کا پیسہ برباد اور حضرت مولانا کا قیمتی وقت ضائع کرنا نہیں چاہتے۔ ہم وہ کام کرنا چاہتے ہیں جس سے قوم کا بھلا ہو اور عنقریب اوراقِ غم کا دوسرا ایڈیشن آپ کے سامنے حاضر کیا جائے گا۔ جس کے مطالعہ سے آپ اس نتیجہ پر پہنچیں گے۔ کہ جس سنی کے پاس اوراقِ غم ہوگی۔ وہ اپنے آپ کو مذہب حنفیہ کا بہترین مناظر سمجھے گا۔ اس لیئے کہ دوسرے ایڈیشن میں تمہیدی مضمون

marfat.com

خصوصیت سے رد شیعہ کا علیحدہ لکھا جائیگا۔ یہ ایڈیشن زیادہ سے زیادہ ڈیڑھ دو ماہ میں انشاء اللہ مکمل ہو جائیگا۔ اور

ہاشم علی کی جنتری ۱۳۴۶ء

میں اس قدر بد اعتقادیاں ہیں۔ جن کے پڑھنے سے ایک سنی مسلمان اس نتیجہ پر پہنچ سکتا ہے۔ کہ یہ جنتری والا یقیناً رافضی ہے۔ اگر ملاحظہ کرنا ہو۔۔ تو دفتر بزم تنظیم میں تشریف لاکر ملاحظہ فرمالیں والسلام

(سیکریٹری بزم تنظیم)

اہلسنت کو بدعاتِ محرم سے اجتناب کرنا چاہیئے

اس لئے کہ جس مذہب والے ان بدعات کے مرتکب ہیں وہ آپکے پیشوا خلفاء راشدین کو سب وشتم کرنا اپنا مذہب سمجھتے ہیں لہٰذا آپ حضرات کو غیرت مذہبی کرتے ہوئے ان کے جلوسوں جلسوں سے اجتناب چاہیئے۔

اوراقِ غم کا دوسرا ایڈیشن بعد ترمیم تام عنقریب تیار ہونے والا ہے۔ شائقین مطلع رہیں۔

(سیکریٹری بزم تنظیم لاہور)

مقبول عام پریس لاہور میں باہتمام منشی ذاکر حسین سیکرٹری چھپکر دفتر بزم تنظیم متصل مسجد وزیر خان لاہور سے شائع ہوا۔

marfat.com

عقل واستدلال کی روشنی میں مودودی جماعت پر ایک تنقیدی جائزہ

جماعتِ اسلامی

علامہ ارشد القادری جمشید پور
بریڈ فورڈ لندن الادارۃ الاسلامیۃ العالمیۃ

نوریہ رضویہ پبلشنگ کمپنی

marfat.com

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت اور دو سو سال میں ہونے والے شعراء کا فن شاعری پر تقابلی جائزہ

اور

فن شاعری کے بے شمار اصولوں پر نادر و نایاب تحریر

فن شاعری اور حسان الہند

مصنف

علامہ عبدالستار ہمدانی مصروف

برکاتی نوری

النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی

لاہور - پاکستان

marfat.com

علمیت، روحانیت اور معرفت کا خزینہ

اصل عربی فارسی کتب کا مرکز

المعتمد فی المعتقد
علامہ تورپشتی

کلیات جامی (فارسی)
ملا عبدالرحمان جامی

مثنوی مولوی معنوی (فارسی)
مولانا روم

نادر المعراج (فارسی)
محمد عالم آبادی

شرح فتوح الغیب
شیخ سید عبدالقادر جیلانی

نصب الرایہ (عربی)
تخریج احادیث الھدایہ

مدارج النبوۃ (فارسی)
شیخ عبدالحق محدث دہلوی

اشعۃ اللمعات (فارسی)
شیخ عبدالحق محدث دہلوی

معارج النبوۃ (فارسی)
علامہ معین الدین کاشفی الہروی

شرح سفر سعادت (فارسی)
شیخ عبدالحق محدث دہلوی

اخبار الاخیار مع مکتوبات
شیخ عبدالحق محدث دہلوی

جذب القلوب فی دیار المحبوب
شیخ عبدالحق محدث

عینی شرح کنز (عربی)
علامہ بدرالدین عینی

المسامرہ (عربی)
امام ابن ہمام

ہشت بہشت
دیوان امیر خسرو (فارسی)

سبع سنابل (فارسی)
علامہ عبدالواحد بلگرامی

کیمیائے سعادت (فارسی)
امام غزالی

تحفہ نصائح
(فارسی)

سوانح شیر بیشہ سنت

اردو کتب

فیصلہ مقدسہ

کرامات مفتی اعظم ہند

توسل کا ثبوت

عمامے کا ماثور رنگ

فن شاعری
حسان الہند

مکاشفۃ القلوب

شمع شبستان رضا

سامان بخشش

تجلیۃ السلم

مجموعہ نعت
(اول) (دوم)

گلستان شریعت

منتخب حدیثیں

ذکر حبیب

نعت حبیب

جماعت اسلامی

ضرورت تقلید

الوظیفۃ الکریمہ
اور اوراد و وظائف

تقسیم کار...... دارالنور...... مرکز الاویس دربار مارکیٹ لاہور

دارالنور
اہل السنۃ و جماعۃ
042-37247702

النور رضویہ پبلشنگ کمپنی

لاہور پاکستان